www.KitaboSunnat.com

جنت بلا رہی ہے

تالیف

حافظ فیض اللہ ناصر

نعمانی کتب خانہ
NOMANI
KUTAB KHANA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

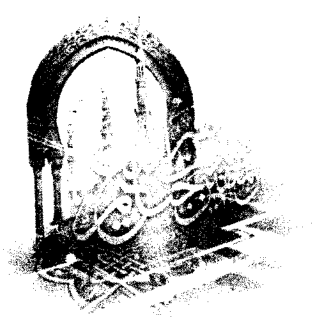

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب

جنّت بُلا رہی ہے

از قلم

حافظ فیض اللہ ناصر

تاریخ اشاعت

دسمبر 2014ء

مطبوعہ

پرنٹرز لاہور

ناشر

نعمانی کتب خانہ

لاہور

e-mail: nomania2000@hotmail.com

NOMANI

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by nomani kutab khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated,reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کی مغفرت، بلندی درجات اور جنت میں داخلے کا باعث بننے والے صحیح اور مستند احادیث سے ماخوذ مختصر اعمال

جنت بلا رہی ہے

تالیف
حافظ فیض اللہ ناصر

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
042 37321865
NOMANI

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے

جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

والدہ مرحومہ

کی قبر کی مٹی سے اُٹھنے والی

اس خوشبو کے نام!

جو میرے ذہن کی تختی پہ ثبت ماں کی یادیں محو نہیں ہونے دیتی،
بلکہ تب تب انہیں معطر کر دیتی ہے جب جب میں لکھنے کو قلم تھامتا ہوں۔
کیونکہ ان کی اسلام سے وارفتگی ہی اس بات کا باعث بنی کہ میں حفظِ قرآن سے
اس سفرِ سعادت کا آغاز کر کے آج اس مقام پر پہنچ پایا کہ کچھ 'قلم طرازی' کر لیتا ہوں!

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَبْرَهَا رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ۝

[آل عمران: 133]

”اس راہ کی طرف دوڑے چلے آؤ جو تمہارے رب کی مغفرت اور اس جنّت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، وہ پرہیز گار لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

حرفِ اوّل	17
۞ جنت کے پُر کیف مناظر!	19
قرآنِ کریم سے جنت کا تعارف	19
احادیثِ مبارکہ سے جنت کا تعارف	24
۞ اطاعت بجالائیے، جنت میں داخلہ پائیے	31
۞ ذرہ بھر ایمان بھی جنت میں لے جائے گا	31
۞ آسمان کے دروازے کھول دِیے جاتے ہیں	33
۞ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہیں داخل ہوں	33
۞ جنت کے قریب اور جہنم سے دُور کر دینے والا عمل	34
۞ جنت لینی ہے تو کبائر سے اجتناب کریں	35
۞ شرک سے اجتناب پر جنت ملتی ہے	36
۞ اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے!	37
۞ جو انہیں یاد کرلے گا، جنت میں جائے گا	38
۞ اللہ ورسول سے محبت کا انعام	39
۞ ایک درود کے بدلے ڈھیروں اجر و ثواب	40
۞ نبی ﷺ کی شفاعت کے حقدار بن جائیے	40
۞ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل کونسا؟	41
۞ ربِ رحیم کی رحمت دیکھیے!	42
۞ اچھے کام کے اجراء سے اجر و ثواب کا اجراء	42

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ حصولِ علم کے بدلے میں انعاماتِ الٰہیہ	44
۞ اس کے لیے جنت کی راہ آسان ہو جاتی ہے!	44
۞ وضوء کے ساتھ جسم کا ہر عضو گناہوں سے پاک	45
۞ مسنون طریقے پر وضوء اور نماز سے گزشتہ گناہ معاف	46
۞ چلتے زمین پر، قدموں کی آہٹ جنت میں!	49
۞ گناہوں کی معافی اور بلندئ درجات کے موجب اعمال	50
۞ جنت کے آٹھوں دروازے کھول دِیے جاتے ہیں!	51
۞ دو رکعت ادائیگی سے جنت واجب ہو جاتی ہے	51
۞ اللہ کا گھر بنایئے، اللہ جنت میں تمہارا گھر بنائے گا	52
۞ اذان کے وقت اللہ دو انعام فرماتا ہے	52
۞ جنت کے وجوب کے علاوہ ڈھیروں نیکیاں بھی!	53
۞ پہلی صف والوں اور مؤذن کے لیے اجر و ثواب	53
۞ میں نے اپنے بندے کو معاف کر کے جنت دے دی!	54
۞ اذان و اقامت کا درمیانی وقت؛ قیمتی وقت	55
۞ پچیس اور پچاس نمازوں کا ثواب پایئے	55
۞ اذان کا جواب دینے سے جنت کا حصول	55
۞ مانگو؛ تمہیں عطا کیا جائے گا!	56
۞ اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائے گی!	56
۞ پانچ اعمال کیجیے، بدلے میں جنت لیجیے	57
۞ نمازِ پنجگانہ کے اہتمام پر جنت دینے کا وعدہ	57
۞ دو ہلکی سی رکعتوں کا اجر و ثواب	58
۞ نمازِ فجر اور نمازِ عصر کا خاص اہتمام کیجیے	59
۞ نمازِ اشراق کے بدلے جنت میں گھر!	60

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ کسی بھی پہر مسجد میں آنے کی فضیلت	61
۞ آپ جتنا اللہ کے قریب ہوں گے اللہ اس سے بڑھ کر ہو گا	61
۞ فرضی و نفلی نماز کے لیے جانے کا اجر و ثواب	62
۞ رات کے اندھیرے میں مسجد جانے کی فضیلت	62
۞ ہر قدم کے بدلے گناہ کی معافی اور نیکی کا ثواب	63
۞ دُور سے مسجد میں آنے کی فضیلت	63
۞ آتشِ جہنم اور مرضِ نفاق سے برأت پایئے	64
۞ روزِ قیامت نُور، بُرہان اور نجات کا حصول	64
۞ فجر و عصر کے اہتمام سے جنت کا حصول	65
۞ اللہ کے ہاں تمام نمازوں سے افضل نماز	66
۞ آدھی اور پوری رات کے قیام کا ثواب پایئے	66
۞ جماعت چھوٹ جانے پر بھی جماعت کا ثواب	67
۞ نماز کے بعد اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہنے کی فضیلت	67
۞ فجر کے بعد سے طلوعِ آفتاب تک ذِکرِ الٰہی کرنے کی فضیلت	68
۞ جنت میں گھر اور بلندیٔ درجات	68
۞ گزشتہ گناہوں کی مغفرت کرانے والا عمل	69
۞ جس عمل کا ثواب تیس فرشتے لکھتے ہیں!	69
۞ ہر سجدے کے بدلے ایک درجہ بلند اور ایک گناہ معاف	70
۞ سجدے کی جگہ کو جہنم کی آگ جلا نہیں پائے گی	71
۞ سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف	71
۞ دو آنکھیں جہنم کی آگ کو دیکھ بھی نہیں پائیں گی!	72
۞ ایک جمعہ سے اگلے جمعہ تک کے گناہ معاف	72
۞ دس دِن کے گناہ معاف کروائیں!	73

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

74	۞ ہر قدم کے بدلے ایک سال کی نمازوں اور روزوں کا ثواب
74	۞ جتنا جلدی آئیں؛ اتنا زیادہ ثواب پائیں
75	۞ امام کے قریب ہو کر بیٹھئے
76	۞ لوگوں سے چھپ کر نماز پڑھنے کی فضیلت
76	۞ بارہ رکعات کے بدلے جنت میں گھر پائیں
77	۞ دنیا و مافیہا سے بہتر دو رکعتیں
77	۞ لمبے قیام والی نماز؛ افضل نماز
77	۞ آتشِ جہنم کو حرام کر دینے والا عمل
78	۞ نمازِ تہجد کے برابر عمل
78	۞ نبی ﷺ کی دعائے رحمت کے مستحق بنیں!
78	۞ جس گھڑی آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں
79	۞ کھڑے، بیٹھ اور لیٹ کر نماز پڑھنے کا اجر
79	۞ جنت میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت پایئے!
80	۞ رب تعالیٰ کی قربت کا وقت
81	۞ نمازِ تہجد کے خواص اور فوائد
81	۞ افضل نفلی نماز اور افضل نفلی روزے
82	۞ نمازِ تہجد کے ارادے کا ثواب
82	۞ دعا کرو یا نماز پڑھو؛ قبول ہو گی
83	۞ قیام میں دس، سو اور ہزار آیات پڑھنے کا اجر
84	۞ ساری رات کے قیام کا اجر و ثواب پائیں
84	۞ فرشتے کی دعائیں حاصل کیجیے
85	۞ دنیا و آخرت کی بھلائیاں پایئے
85	۞ قدیم و جدید، عمداً و سہواً اور علانیہ و پوشیدہ؛ سب گناہ معاف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

86	ایک گناہ معاف، ایک درجہ بلند اور ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے
86	جنت کے ریشمی لباس کے حقدار بنیں
87	اُحد پہاڑ سے زیادہ اجر و ثواب پائیں
87	اللہ تعالیٰ قبر کی آزمائش سے بچالیتا ہے!
88	جائے ولادت سے جائے وفات تک کے بقدر جنت میں جگہ
88	جنت میں 'بیت الحمد' نام کا ایک گھر بنا دیا جاتا ہے
89	مجھے تیرے لیے جنت سے کم ثواب پسند نہیں!
90	جنت سے کم کوئی جزا نہیں!
90	بچوں کی وفات پر صبر کرنے پر جنت کا انعام
90	روزِ قیامت شان و شوکت والا شاندار لباس
91	چار، تین اور دو گواہیوں سے جنت کا حصول
91	اس کو جنّت ملے گی!
92	میت کو فائدہ پہنچانے والی تین چیزیں
92	اولاد کی نیک تربیت کیجیے؛ تاکہ آخرت سنور جائے
93	قبر کی گرمی دُور اور روزِ قیامت سائے کا حصول
94	صدقے سے ستّر شیطانوں کے جبڑے ٹوٹ جاتے ہیں
94	صبح سویرے فرشتوں کی دعائیں لیجیے
95	کونسا صدقہ افضل ہے؟
95	بہترین صدقہ کونسا ہے؟
96	صدقہ گناہوں کی آگ بجھاتا ہے
96	اللہ کا محبوب ترین بندہ کون؟
97	رشتہ دار پر صدقے کا دوہرا اجر
98	خرچ ایک کرے، ثواب دو کو ملے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ گزشتہ گناہوں کو بخش دِیا جاتا ہے!	98
۞ جنت کا ایک دروازہ صرف روزے داروں کے لیے خاص	99
۞ اس عمل کی جزا میں ہی دوں گا!	99
۞ اللہ کی رحمت اور فرشتوں کی دعائیں پائیے!	100
۞ روزے دار کو افطاری کرانے کا اجر و ثواب	100
۞ سال بھر کے روزوں کے برابر اجر و ثواب پائیں	101
۞ پچھلے اور اگلے سال کے گناہوں کا کفارہ	102
۞ اس جیسا کوئی عمل نہیں!	102
۞ وہ شخص جنت میں جائے گا!	103
۞ ایک ہزار اور ایک لاکھ نمازوں کا ثواب	103
۞ ان دِنوں کا عمل جہاد سے بھی افضل	104
۞ ستّر سال کی مسافت تک جہنم سے دُوری	104
۞ غربت اور گناہوں کا خاتمہ کیجیے	105
۞ اس کی جزا تو بس جنت ہی ہے!	105
۞ اس کے لیے جنت واجب ہو گئی!	106
۞ رنج و غم کو دُور کر دینے والا عمل	106
۞ اس کو جنت سے ہوا دی جاتی ہے!	107
۞ زخم سے کستوری کی مہک اور زعفران سا رنگ!	107
۞ مجاہد جہنم میں نہیں جائے گا	107
۞ ایک سو سال کی مسافت کے بقدر جنت کا درجہ	108
۞ مجاہد کو تیار کرنے سے مجاہد کے برابر اجر	108
۞ شہداء کا مقام و مرتبہ پائیے!	109
۞ مجاہدین کے لیے جنت میں سو درجے	109

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ شہید پر اللہ تعالیٰ کے چھے انعامات	110
۞ جنت میں جانے والا قاضی	110
۞ وہ نُور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے!	111
۞ سات قسم کے لوگوں کو اللہ اپنے سائے میں جگہ دے گا	111
۞ قرض دینے والا جنتی شخص	112
۞ عرش کا سایہ اور اُخروی پریشانیوں سے نجات پایئے	112
۞ یہ بھی صدقہ ہے!	113
۞ دنیا و آخرت میں آسانیوں کا سامان کیجیے	114
۞ دو چیزوں کی ضمانت سے جنت کی گارنٹی	114
۞ وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گی داخل ہو گی!	114
۞ وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جائیں گی	115
۞ قرآن جنت کی راہ دِکھاتا ہے	115
۞ صاحبِ قرآن کے لیے ڈھیروں انعامات	116
۞ ایک حرف کے بدلے دس نیکیاں	117
۞ موت آتے ہی جنت میں داخلہ	117
۞ عرش کے نیچے پڑا ہوا خزانہ حاصل کیجیے	118
۞ وہ فتنۂ دجال سے محفوظ رہے گا	118
۞ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک نُور ہی نُور	118
۞ یہ سورت عذاب قبر نہیں ہونے دے گی	119
۞ یہ جنت میں لے جا کر ہی رہے گی	119
۞ ایک تہائی اور چوتھائی قرآن کی تلاوت کا ثواب	119
۞ جنت میں محل پایئے!	120
۞ یہ تجھے جنت میں لے جائے گی!	120

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ عذابِ الٰہی سے نجات کا سامان کیجیے	120
۞ سب سے عظیم درجے کا حامل شخص	121
۞ تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دِیا گیا!	121
۞ ذکرِ الٰہی پر اس قدر عنایات؟!	122
۞ چھوٹا سا عمل؛ سمندر کی جھاگ جتنے گناہ معاف	122
۞ میزان میں بھاری اور رب کو محبوب دو کلمے	123
۞ اپنے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگوائیے	123
۞ ایک بار پڑھنے سے جنت میں ایک درخت	124
۞ یہ جنت کا خزانہ ہے!	124
۞ دس گناہ معاف، دس نیکیوں کا حصول اور دس غلام آزاد کرنے کا اجر	125
۞ اللہ اپنے بندے کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا!	125
۞ اللہ تو خود بخشش کے لیے بلاتا ہے!	126
۞ تین افراد کی دعاؤں کو رَد نہیں کیا جاتا	126
۞ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دعا قبول ہو!	127
۞ کسی کے لیے دعا کرنے پر فرشتہ آپ کو دعا دے گا	127
۞ دعا کرے گا تو قبول ہو گی، مانگے گا تو عطا کیا جائے گا	128
۞ اس شخص کے لیے جنت کی بشارت ہے!	129
۞ یہ کلمات پڑھنے سے بڑے بڑے گناہ معاف	129
۞ ہر مومن مرد و عورت کے بدلے میں ایک نیکی!	129
۞ ماں کے قدموں تلے جنت ہے!	130
۞ عمر میں اضافہ اور جنت کی بشارت	130
۞ جنت کے درمیانی دروازے کی حفاظت کیجیے!	131
۞ جنت میں نبی ﷺ کا ساتھ پائیے	131

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ مجاہد، روزے دار اور قیام کرنے والے کا اجر پائیں	132
۞ میں نے اس کو بخش دِیا!	132
۞ اس کا ہر عضو جہنم سے آزاد کر دِیا جاتا ہے	133
۞ میزانِ عمل میں اس سے بھاری کوئی عمل نہیں	133
۞ عظیم درجات اور عزت و شرف کی منازل پائیں	133
۞ جنت کے تمام حصوں میں ایک ایک گھر پائیں	134
۞ اچھی گفتگو کیجیے، اللہ سے جنت لیجیے!	135
۞ خود کو جہنم کی آگ سے بچائیے!	135
۞ تین کاموں سے اجتناب پر جنت ملے گی	136
۞ چالیس ہزار سال پہلے جنت میں داخلہ	136
۞ ان پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے	137
۞ اس شخص پر جہنم کی آگ حرام ہے!	137
۞ سچ جنت کی راہ پر چلاتا ہے	138
۞ جو حُور پسند ہو گی وہی مل جائے گی	138
۞ اس کے بدلے تجھے جنت ملے گی!	139
۞ دنیا میں بھلا کرو؛ اللہ آخرت میں صلہ دے گا	139
۞ چھے کاموں کی ضمانت دے کر جنت کی ضمانت لیں	140
۞ سلامتی سے جنت میں داخل ہو جائیں!	140
۞ دس، بیس اور تیس نیکیاں کمائیں	141
۞ تین لوگوں کے جنت میں داخلے کا ضامن اللہ ہے	142
۞ سُوکھے پتوں کے مثل گناہ جھڑنے لگتے ہیں!	142
۞ جو شخص چاہتا ہو کہ اسے جنت مل جائے	143
۞ دس سال کے اعتکاف کا ثواب اور جہنم سے بچاؤ	143

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

144	۞ ادنیٰ سے عمل پر بھی جنت!
144	۞ جس میں یہ خصلتیں ہوں؛ وہ جنتی ہے!
145	۞ جنتی لوگوں کی پہچان
145	۞ مرض اور تکلیف کے بدلے بھی گناہ معاف
147	۞ جنت کے پھل چُننے والا عمل
147	۞ تُو نے جنت میں گھر بنا لیا!
148	۞ جس کو بینائی نہ ملی، اسے جنت ملے گی
148	۞ ستّر ہزار لوگ بغیر حساب جنت میں جائیں گے
149	۞ میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں!
149	۞ کثرت سے جنت مانگو، ضرور ملے گی!
150	۞ جنت سے محرومی کے اعمال نہ کیجیے
150	۞ کس عمل میں نجات مضمر ہے؟
151	۞ گناہ کی آسانی سے معافی
151	۞ اس کے لیے جنت کی بشارت ہے!
152	۞ توبہ کا دروازہ تب تک کھلا رہتا ہے۔۔۔!
153	۞ اس مہلت سے فائدہ اٹھائیے!
153	۞ جسے کلمہ نصیب ہو گیا؛ وہ جنتی ہے!
155	حُسنِ خاتمہ! عظیم دولت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَرف اوّل

اللہ تعالیٰ نے جن واِنس کو صرف ایک ہی مقصد کے لیے پیدا فرمایا ہے۔۔۔ اور وہ ہے صرف اور صرف اس کی بندگی۔۔۔ اپنے بندوں کو اس مقصد سے روشناس کرانے کے لیے اس نے انبیاء ورُسل کو مبعوث فرمایا۔۔۔ جو اپنی اپنی قوم کو ایک الٰہ کے ہی آگے سر بہ سجود نے کی دعوت دیتے رہے۔۔۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بندوں کو دعوتِ حق کی جانب راغب کرنے کے لیے اپنے پیغامبروں کو 'اِنذار' اور 'تبشیر' کا اسلوب دیا۔۔۔ یعنی لوگوں کو دعوت دیتے ہوئے انہیں اللہ کی بات نہ ماننے کی سزا سے ڈرانا اور مان لینے کی صورت میں اچھی جزا کی بشارت دینا۔۔۔ جس سے انسان میں فطری طور پر کسی بات کو قبول کرنے کی رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔۔۔ بالفرض اگر وہ قبول نہ بھی کرے تو وہ بات اس کے دل میں جگہ ضرور بنا لیتی ہے۔۔۔ جو شعوری ولاشعوری طور پر اس کے نہاں خانۂ دل میں دستک دیتی رہتی ہے۔۔۔ صرف ان ہی کے لیے نہیں بلکہ اس دعوت کو ماننے والوں کی اصلاح وتربیت اور انہیں جملہ عبادات کی بجاآوری کے لیے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے یہی اسلوب اپنایا۔۔۔ نبی ﷺ اپنے پیروؤں کو جہاں اللہ کے عذاب سے ڈراتے تھے وہاں انہیں رحمتِ الٰہی سے پُر امید رہنے کا درس بھی دیتے تھے۔ فطرتِ انسانی میں یہ بات شامل ہے کہ جب اسے کسی کام سے ڈرایا جاتا ہے اور اس کا نقصان اس کو باور کرایا جاتا ہے تو وہ اس سے احتراز کرنے لگتا ہے۔۔۔ اسی طرح جب اسے کسی کام کے فوائد وثمرات بتلائے جاتے ہیں تو اس کے دل میں وہ کام کرنے کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔۔۔ آپ کے زیرِ نگاہ یہ کام بھی راقم نے اسی ثانی الذکر اسلوب پر کرنے کی ناتمام سی سعی کی ہے۔۔۔ تاکہ بندگانِ خدا میں رب تعالیٰ کے انعامات کے حصول کا شوق پیدا ہو سکے اور وہ اس کی جنتوں کے مہمان بن سکیں۔۔۔!

جنت۔۔۔ اللہ کے محبوب بندوں کا آخری مقام۔۔۔ اطاعت گزاروں کے لیے رب تعالیٰ کا عظیم انعام۔۔۔ جنت اور اس کی لازوال نعمتیں ایسی چیز ہیں کہ جو نہ کسی آنکھ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھیں، نہ کسی کان نے سُنیں اور نہ ہی کسی دل میں ان کا تصور آ سکتا ہے۔۔۔ جنت کا حصول بہت آسان ہے!۔۔۔ یہ ہر اس شخص کو مل سکتی ہے جو صدقِ نیت سے اس کے حصول کے لیے کوشش کرے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے بندوں کے لیے ہی بنایا ہے۔۔۔ اور یقیناً اس نے اپنے بندوں کو ہی عطا کرنی ہے۔۔۔ لیکن ضرورت صرف اس اَمر کی ہے کہ ہمیں کماحقہٗ اس کا 'بندہ' بننا پڑے گا۔۔۔ صرف اتنی سی زحمت ہمیں جنت کا مہمان بنا سکتی ہے۔۔۔!! میں نے اس کتاب میں صحیح اور مستند احادیث سے ماخوذ ایسے ہی اعمال کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے جو بہت مختصر بھی ہیں اور بیش بہا اجر و ثواب کے موجب بھی۔۔۔ ان چھوٹے چھوٹے اعمال سے اللہ تعالیٰ کے اتنے بڑے بڑے انعامات حاصل ہو سکتے ہیں کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت اور بے حساب مغفرت دیکھ کر ورطہ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔۔۔ اور اسے یقین ہو جاتا ہے کہ۔۔۔ دیر تو بس ہماری طرف سے ہے۔۔۔ ورنہ۔۔۔ جنت تو ہمیں خود بُلا رہی ہے۔۔۔!

میں شکر گزار ہوں جناب ضیاء الحق نعمانی کا، کہ جنھوں نے کتاب کے باطنی حسن کو ملحوظ رکھتے ہوئے تزئین وطباعت کا ظاہری حسن بھی اس میں خوب سمو دیا ہے۔ ان کے علاوہ ممنون ہوں برادرم رانا ابو بکر کا، کہ جنھوں نے اس کتاب کو فنی مراحل سے گزار کر اس کارِ خیر میں اپنا حصہ ڈالا۔ باری تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کی طرف سے اس کاوش کو اپنی بارگاہِ میں سندِ قبول سے نوازے اور ناچیز کے رقم کردہ ان چند ٹوٹے پھوٹے لفظوں کی قدر کرتے ہوئے اسے میری والدہ مرحومہ کے لیے رفعتِ درجات کا باعث بنا دے۔۔۔ آمین یا الٰہ العالمین!

خواستگارِ دُعا

حافظ فیض اللہ ناصر بن محمد نصر اللہ

(مرضی پورہ، خانیوال)

hfnasir@yahoo.com

0321-4697056

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت کے پُر کیف مناظر!

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلاَ خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ)).[1]

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے (ایسی نعمتیں) تیار کر رکھی ہیں کہ جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہیں اور نہ کسی کان نے سُنی ہیں، بلکہ کسی دِل میں ان کا خیال تک بھی نہیں گزارا۔"

گویا ذہن میں جنت کا تصور لانا بھی محال ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے جو مناظر اور انعامات بیان کیے ہیں، انہیں ہم زینتِ قرطاس کیے دیتے ہیں۔

قرآنِ کریم سے جنت کا تعارف

◉ اس جنت کی صفت جس کا وعدہ پرہیز گاروں سے کیا گیا ہے؛ یہ ہے کہ اس کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، اس کا میوہ اور اس کا سایہ ہمیشگی والا ہے، یہ پرہیز گاروں کا انجام ہے۔ [الرعد:35]

◉ جس جنت کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے؛ اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبو مارنے والا نہیں ہے، دودھ کی نہریں ہیں جن کا ذائقہ نہیں بدلتا، شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے بڑی لذیذ ہیں اور شہد کی نہریں ہیں جو انتہائی صاف

---

[1] صحيح بخارى، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ح: 3244، صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، ح: 2824

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وشفاف ہیں، ان کے لیے وہاں ہر قسم کے میوے ہیں اوران کے رب کی طرف سے مغفرت ہے۔[محمد:15]

◉ (اے مومنو!) تم اور تمھاری بیویاں ہشاش بشاش جنت میں داخل ہو جاؤ، ان کے چاروں طرف سے سونے کی رکابیاں اور گلاسوں کا دور چلایا جائے گا اور جس چیز کی ان کے دِل خواہش کریں گے اور جس چیز سے ان کی آنکھیں لذّت پائیں گی؛ سب وہاں ہو گا اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ یہی وہ جنت ہے کہ جس کے تم اپنے اعمال کے بدلے وارث بنائے گئے ہو، یہاں تمہارے لیے بکثرت میوے ہیں جنہیں تم کھاتے رہو گے۔[الزخرف:70-73]

◉ جنتی تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، نہ وہاں سورج کی گرمی ہو گی اور نہ جاڑے کی سردی، ان جنتوں کے سائے ان پر جھکے ہوں گے، ان کے خوشے ان سے نیچے لٹکائے ہوئے ہوں گے، ان پر چاندی کے برتنوں اوران جاموں کا دور کرایا جائے گا جو شیشے کے ہوں گے، شیشے بھی چاندی کے؛ جنہیں اندازے سے ناپ رکھا ہو گا اور انہیں وہاں وہ جام پلائے جائیں گے جن کی آمیزش زنجبیل کی ہو گی، جنت کی ایک نہر جس کا نام سلسبیل ہو گا؛ وہ اس کے اِرد گرد گھومتے پھریں گے، وہ کم سِن بچے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں؛ جب تُو انہیں دیکھے تو سمجھے کہ وہ بکھرے ہوئے سُچے موتی ہیں، تُو وہاں جہاں کہیں بھی دیکھے گا سبز باریک اور موٹے ریشمی کپڑے ہوں گے، ان (جنتیوں) کو چاندی کے کنگن کا زیور پہنایا جائے گا اور انہیں ان کا پروردگار پاک وصاف شراب پلائے گا۔[الدھر: 12-21]

◉ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ہیشگی والی جنتیں ہیں؛ جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہاں انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور یہ سبز رنگ کے نرم وباریک اور موٹے ریشم کے لباس زیب تن کریں گے اور تختوں کے اوپر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے، بہت خوب ثواب اور کسقدر آرام گاہ ہے۔ [الکھف:31]

◉ بلاشبہ جنتی لوگ آج (یعنی قیامت) کے دِن اپنے (دِلچسپ) مشغلوں میں ہشاش بشاش ہوں گے، وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے لیے جنت میں ہر قسم کے میوے ہوں گے اوروہ سب کچھ جو وہ طلب کریں گے، مہربان پروردگار کی طرف سے انہیں سلام کہا جائے گا۔[یٰس:55 -58]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ نعمتوں والی جنت میں ہر طرح کے میوے ہوں گے اور وہ (جنتی) وہاں باعزت ہوں گے، تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے، جاری شراب کا ان پر دور چل رہا ہو گا، جو صاف وشفاف اور پینے میں لذیذ ہو گی، نہ اس سے دردِ سر ہو گا اور نہ ہی وہ اسے پی کر بہک جائیں گے، ان کے پاس نیچی نظروں اور بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں ہوں گی، اور وہ ایسی ہوں گی جیسے چھپائے ہوئے انڈے ہوتے ہیں۔ [الصافات: 42-49]

◉ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے امن وسکون کی جگہ میں ہوں گے، جنتوں اور چشموں میں، باریک اور دبیز ریشم کے لباس پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے، یہ اسی طرح ہے اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں سے ان کی شادیاں کر دیں گے، دِل جمعی کے ساتھ ہر طرح کے میووں کی فرمائش کرتے ہوں گے۔ [الدخان: 51-55]

◉ یقیناً پرہیز گار لوگ جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے، جو انہیں ان کے رب نے دے رکھی ہوں گی اس پر خوش ہوں گے، اور ان کے پروردگار نے انہیں جہنم کے عذاب سے بھی بچالیا ہو گا، تم مزے سے کھاتے پیتے رہو؛ ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے تھے، برابر بچھے ہوئے شاندار تختوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے اور ہم ان کی شادیاں بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں سے کر دیں گے، جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی؛ ہم ان کی اولاد کو ان تک پہنچادیں گے اور ان کے عمل سے ہم کچھ بھی کم نہیں کریں گے، ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا گروی ہے، ہم ان کے لیے میوے اور مرغوب گوشت کی ریل پیل کر دیں گے، (خوش طبعی کے ساتھ) ایک دوسرے سے جام (شرابِ طہور) کی چھینا جھپٹی کریں گے، جس شراب کے سرور میں نہ تو بے ہودہ گوئی ہو گی اور نہ کوئی گناہ، ان کے اِرد گرد ان کے نو عمر غلام چل پھر رہے ہوں گے اور وہ ایسے ہوں گے کہ جیسے ڈھک کر رکھے ہوئے موتی ہوتے ہیں۔ [الطور: 17-24]

◉ یہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، ان کے پاس ہمیشہ رہنے والے لڑکے آب خورے اور جگ لے کر اور ایسے جام لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے بھرے ہوں گے؛ چکر لگاتے رہیں گے، (ایسی شراب کہ) جس سے نہ تو سر درد ہو گا اور نہ ہی عقل میں فتور آئے گا اور (وہ لڑکے) ایسے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میوے اور پرندوں کے گوشت لیے ہوئے ہوں گے جو ان (جنتیوں) کی پسند ہوں، اور (ان کے لیے) بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں ہوں گی جو چھپے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں، یہ ان کے اعمال کا صلہ ہے، نہ وہاں بے ہودہ گوئی سنیں گے اور نہ کوئی جھوٹی بات، بلکہ صرف سلام ہی سلام کی آوازیں سنیں گے۔ اور داہنے ہاتھ والوں کے کیا ہی کہنے ہیں، وہ بغیر کانٹوں کی بیریوں، تہ بہ تہ کیلوں، لمبے لمبے سایوں، بہتے ہوئے پانیوں، کبھی نہ ختم ہونے والے بکثرت پھلوں اور اونچے اونچے فرشوں میں ہوں گے، ہم نے ان (کی بیویوں) کو خاص طور پر بنایا ہے، ہم نے انہیں کنواریاں؛ محبت کرنے والیاں اور ہم عمر بنایا ہے۔[الواقعة:15-37]

◉ اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا؛ دو جنتیں ہوں گی، سو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (وہ دونوں جنتیں) بہت سی ٹہنیوں اور شاخوں والی ہیں، تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں (جنتوں) میں دو بہتے ہوئے چشمے ہیں، پس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں (جنتوں) میں ہر قسم کے میووں کی دو قسمیں ہوں گی، سو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ جنتی ایسے فرشوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے جن کے اَستر دبیز ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں جنتوں کے میوے بالکل قریب ہوں گے، پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ وہاں نیچی نگاہ والی حُوریں ہوں گی جنہیں ان (جنتیوں) سے پہلے جِن واِنس میں سے کسی نے ہاتھ تک نہ لگایا ہو گا، تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ وہ حُوریں مثلِ یاقوت اور موتی کے ہوں گی، پس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ احسان کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے، سو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اور ان کے علاوہ دو جنتیں اور ہیں، تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ جو گہری سیاہی مائل ہیں، سو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں دواُبلنے والے چشمے ہیں، پس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں (جنتوں) میں میوے، کھجور اور انار ہوں گے، سو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں نیک سیرت اور خوب صورت حُوریں ہوں گی، تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو جھٹلاؤ گے ؟ وہ حُوریں جنتی خیموں میں رہنے والیاں ہیں، سو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ان (جنتیوں) سے پہلے کسی انسان اور جِن نے انہیں چھُوا تک نہیں ہے، تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ سبز مسندوں اور عمدہ فرشوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے، سو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ تیرے پروردگار کا نام بابرکت ہے جو عزت وجلال والا ہے۔ [الرحمٰن:46-78]

◉ یقیناً پرہیز گاروں کے لیے بڑی کامیابی ہے، باغات ہیں اور انگور ہیں، نوجوان؛ کنواری؛ ہم عمر عورتیں ہیں اور چھلکتے ہوئے جام ہیں، وہاں وہ نہ تو کوئی بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ انہیں کوئی جھوٹی بات سنائی دے گی۔ [النباء:31-35]

◉ یقیناً نیک لوگ بڑی نعمتوں میں ہوں گے، مسہریوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے، تُو ان کے چہروں سے ہی تروتازگی کو پہچان لے گا، یہ لوگ سر بہ مہر خالص شراب پلائے جائیں گے، جس پر مُشک کی مہر ہو گی، سبقت لے جانے والوں کو اسی میں سبقت لے جانی چاہیے، اس کی آمیزش تسنیم کی ہو گی؛ وہ چشمہ جس کا پانی مقرّب لوگ پئیں گے۔ [المطففین:22-28]

۞ ۞ ۞

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیثِ مبارکہ سے جنت کا تعارف

ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جنت کا فاصلہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک کا فاصلہ چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے، اور یقیناً ایک دِن آئے گا کہ جنت لوگوں سے بھری ہو گی۔"[1]

جنت کے دروازے

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، جن میں ایک دروازہ ایسا ہے جس کا نام باب الرّیان ہے، اس میں سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔[2]

ایک روایت میں ہے کہ نمازی کو باب الصلاۃ سے جنت میں داخلے کی آواز دی جائے گی، مجاہد کو باب الجہاد سے اور صدقہ و خیرات کرنے والے کو باب الصدقۃ سے بلایا جائے گا۔[3]

جنت کی عمارتیں کیسی ہوں گی؟

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں جنت کے متعلق بتلایئے کہ اس کی عمارتیں کیسی ہوں گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک اینٹ سونے کی ہو گی اور ایک چاندی کی، جس کے درمیان چنائی کستوری کی ہو گی۔ ان کی بجری لؤلؤ اور یاقوت کی ہو گی اور اس کی مٹی زعفران کی ہو گی۔ ان میں رہائش رکھنے والے خوش حال

---

① صحیح مسلم: 7361

② صحیح بخاری: 3257

③ صحیح بخاری: 1897، صحیح مسلم: 1027

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہیں گے، کبھی مفلس نہیں ہوں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے، انہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ نہ ان کے لباس بوسیدہ ہوں گے اور نہ ان کی جوانی ختم ہو گی۔[1]

جنت کے کمرے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے کمروں کی کیفیت یہ ہو گی کہ ان کے باہر سے اندرونی مناظر دیکھے جاسکیں گے اور اندر سے باہر کا نظارہ کیا جاسکے گا۔[2]

جنت کے خیمے

نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جنت میں جو خیمہ ہو گا وہ ایک خولدار موتی ہو گا، جو اوپر کو تیس میل تک بلند ہو گا۔ اس کے ہر کونے میں مومن کی بیویاں ہوں گی، جنہیں دوسرے جنتی نہیں دیکھ سکیں گے۔[3]

جنت کے بازار

رسالتِ مآب ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے جس میں جنتی لوگ جمعہ کے روز جمع ہوا کریں گے۔ پھر شمالی ہوا چلے گی تو وہاں کا گردو غبار (جو کستوری اور زعفران ہو گا) ان کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا، تو ان کا حسن و جمال اور بھی زیادہ ہو جائے گا۔[4]

جنت کی نہریں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک نہر ہے، جس کے کنارے سونے کے ہیں، اس کی گزر گاہ ہیرے و جواہرات کی، اس کی مٹی کستوری سے بھی زیادہ عمدہ، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہو گا۔[5]

---

① مسند أحمد: 7983
② المعجم الكبير للطبراني: 3466
③ صحيح بخارى: 3243، صحيح مسلم: 2838
④ صحيح مسلم: 2833
⑤ سنن ابن ماجه: 4334

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: جنت کی نہریں کستوری کے ٹیلوں اور پہاڑوں سے نکلیں گی۔[1]

اور ایک روایت میں ہے کہ جنت میں ایک سمندر پانی کا ہے، ایک دودھ کا، ایک شہد کا اور ایک شراب کا ہے، پھر اس سے متعدد نہریں نکلتی ہیں۔[2]

جنت کا درخت

نبی ﷺ کا فرمانِ ذی شان ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے، جس کے سائے میں تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سو سال تک چلتا رہے تب بھی سایہ ختم نہیں ہو گا۔[3]

جنت کا کھانا اور پینا

نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے جب جنت کو دیکھا تو جنت کے میوے کا خوشہ لینا چاہا، اگر میں لے لیتا تو تم اسے تب تک کھاتے رہتے جب تک یہ دُنیا باقی رہتی۔[4]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہلِ جنت میں سے کوئی شخص جب جنت کے کسی مشروب کی خواہش کرے گا تو اس مشروب کا بھرا ہوا جام خود بہ خود اس کے ہاتھ میں آ جائے گا، پھر اس کے پینے کے بعد وہ اپنی جگہ پر لوٹ جائے گا۔ اور جب اہلِ جنت میں سے کوئی شخص جنت کے کسی پرندے کا گوشت کھانے کی خواہش کرے گا تو فوراً بھُنا ہوا وہ پرندہ اس کے سامنے آ جائے گا۔[5]

کھانا ہضم ہونے کا انداز

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی کھائیں گے اور پیئیں گے، لیکن نہ تو انہیں تھوک

---

① صحیح ابن حبان: 7408
② سنن ترمذی: 2571
③ صحیح بخاری: 6553، صحیح مسلم: 2828
④ صحیح بخاری: 1052، صحیح مسلم: 907
⑤ صحیح الترغیب والترھیب: 3738، 3841

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے گی، نہ پیشاب و پاخانہ کی انہیں حاجت ہو گی اور نہ ہی انہیں ناک کی ریزش آئے گی۔ صحابہ نے عرض کیا: کھانے کا کیا ہو گا؟ (یعنی وہ کہاں جائے گا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ڈکار آئے گا اور کستوری کی مانند پسینہ آئے گا (جس سے کھانا ہضم ہو جائے گا)۔[1]

جنت کی مسہریاں

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ﴾ [الرحمان: 54] ”وہ ایسے بچھونوں پر ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے اَستر دبیز ریشم کے ہوں گے۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب ان کے اَستر اتنے شان دار ہوں گے تو پھر ان کے ابرہ کا کیا کمال ہو گا!۔[2]

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ﴾ [الواقعة: 15، 16] ”اہلِ جنت سونے کی تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔“ نیز فرمایا: ﴿مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا﴾ [الرحمان: 54] ”وہ (جنتی) وہاں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، نہ وہاں گرمی محسوس کریں گے اور نہ سردی۔“

جنت کی سواری

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے گھوڑے بہت پسند ہیں، کیا جنت میں بھی گھوڑے ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تجھے جنت میں داخل کر دیا گیا تو تجھے یاقوت کا ایک گھوڑا دیا جائے گا، جس کے دو پَر ہوں گے، تو اس پر سوار ہو جائے گا اور پھر تو جہاں جانا چاہے گا وہ تجھے اُڑا کر وہاں لے جائے گا۔[3]

---

① صحيح مسلم: 2835
② المستدرك للحاكم: 516/2
③ سنن ترمذى: 2533

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ جنت کی بیویاں

نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ ہر جنتی شخص کو موٹی آنکھوں والی دو حُوریں بطورِ بیویاں عطا کی جائیں گی۔ ہر بیوی کپڑوں کے ستّر جوڑے زیب تن کیے ہو گی۔ اس کی پنڈلی کے اندر کا گُودا اس کے کپڑوں اور گوشت کے ورے سے اس طرح صاف نظر آئے گا جس طرح صاف شفاف شیشے کے گلاس میں شراب نظر آ رہی ہوتی ہے۔[1]

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو آسمان سے لے کر زمین تک کو روشن کر دے اور خوشبو سے بھر دے۔ اس کا صرف دوپٹہ اس ساری دُنیا اور اس میں موجود تمام تر چیزوں سے بہتر ہے۔[2]

سب سے ادنیٰ درجے کے جنتی کی بادشاہت!

نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے پوچھا: جنت میں سب سے کم درجے کا (جنتی) کون ہو گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ ایسا آدمی ہو گا جو تمام اہلِ جنت کو جنت میں بھیج دِیے جانے کے بعد آئے گا تو اس سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا: میرے رب! کیسے؟ لوگ اپنی اپنی منزلوں پر قیام پذیر ہو چکے ہیں اور جو جو انہیں لینا تھا وہ سب لے چکے ہیں (میرے لیے تو کچھ بچا ہی نہیں ہو گا)۔ تو اس سے کہا جائے گا: کیا تم اس پر راضی ہو جاؤ گے کہ تمہیں دنیا کے کسی بادشاہ کی بادشاہت کے برابر مل جائے؟ وہ کہے گا: میرے پروردگار! میں راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (اس کی بادشاہت جتنا) سب کچھ تمہارا ہوا، پھر اتنا ہی اور (تمہارا ہوا)، پھر اتنا اور، پھر اتنا اور، پھر اتنا اور۔ پانچویں بار وہ آدمی (بے اختیار) کہے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہو گیا ہوں۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: یہ (سب بھی) تجھے ملے گا اور اس سے دس گُنا مزید بھی تجھے عطا ہو گا۔ نیز وہ سب کچھ بھی تجھے ملے گا جو تیرا دِل چاہے اور جو تیری آنکھوں کو اچھا لگے۔ وہ کہے گا: اے میرے

---

① المعجم الكبير للطبراني: 8864

② صحيح بخاري: 6568

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب! میں راضی ہو گیا ہوں۔[1]

ایک روایت میں ہے کہ جب سب سے کم تر درجے والا جنتی خوشی سے اُچھلتا کُودتا جنت میں داخل ہو گا تو اسے اپنے سامنے ہیروں سے بنا ہوا ایک عظیم الشان محل نظر آئے گا، جسے دیکھ کر یہ سجدے میں گر جائے گا اور سمجھے گا کہ شاید اس کا پروردگار جلوہ افروز ہے۔ لیکن اسے اٹھا کر بتلایا جائے گا کہ یہ تیرا محل ہے۔ پھر ایک نہایت نورانی وجاہت والا اس کے سامنے آئے گا تو وہ اسے بھی اپنا رب سمجھ کر سجدے میں گر جائے گا۔ وہ کہے گا: جناب اُٹھیے، میں تو آپ کا خادم ہوں اور میرے ماتحت میرے جیسے ایک ہزار خادم ہیں جو فقط آپ کی خدمت پر مامور ہیں۔ پھر وہ اپنے اس شان دار محل میں داخل ہو گا تو دیکھے گا کہ اس محل کی چھتیں، دروازے، تالے اور چابیاں، سب کے سب ہیرے کے بنے ہوئے ہیں۔ اس کے سامنے ایک اور سبز رنگ کا ہیرا ہو گا جس کا اندرونی حصہ سُرخ ہو گا، اس کے ستّر دروازے ہوں گے، ہر دروازہ اندر سے سبز ہیرے جواہرات کے محل کی طرف کھلے گا اور ان جواہرات کے بنے ہوئے ان اندرونی کمروں میں سے ہر کمرے کا رنگ دوسرے سے مختلف ہو گا۔ ہر کمرے کے اندر مسہریاں بچھی ہوں گی اور خوبصورت بیویاں اور خادمائیں وہاں چشم براہ ہوں گی۔ ان میں سے سب سے کم ترین بیوی سیاہ و سفید آنکھوں والی حُور ہو گی، جو ستّر لباس زیب تن کیے ہو گی اور ان لباسوں کے اندر سے بھی اس کی پنڈلی کا گُودا صاف نظر آ رہا ہو گا۔ اس حُور کا جگر اس جنتی کے لیے آئینے کے مانند ہو گا اور اس جنت کا جگر اس حُور کے لیے آئینے کے مثل ہو گا۔ جب یہ جنتی ایک بار اس سے رُخ موڑے گا تو اس کی نظر میں اس حُور کا حسن پہلے سے ستّر گُنا اور بڑھ جائے گا، اور جب یہ حُور ایک بار رُخ ادھر کرے گی تو اس جنتی کا حسن حُور کی نظر میں ستّر گُنا اور بڑھ جائے گا۔ پھر اس جنتی پر مزید انعام کرتے ہوئے کہا جائے گا کہ جہاں تک تیری نگاہ جاتی ہے وہاں تک تیری بادشاہت ہے۔[2]

---

① صحیح مسلم: 464

② صحیح الترغیب والترھیب: 3704

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ جنت بڑی شان سے جنت میں داخل ہوں گے!

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: سب سے پہلے جو جماعت جنت میں جائے گی ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے، پھر جو ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے آسمان میں روشن ستارے کی طرح تابناک ہوں گے۔ جنتیوں کو نہ تو بول و براز کی حاجت ہو گی، نہ انہیں تھوک آئے گی اور نہ ہی ناک سے ریزش نکالیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ کستوری کی طرح مہکے گا۔ ان کی اَنگیٹھیوں میں عُود سُلگتا رہے گا، یہ نہایت پاکیزہ، خوشبودار عُود ہو گا۔ ان کی بیویاں موٹی موٹی سیاہ آنکھوں والی ہوں گی۔ سب جنتیوں کی شکل و صورت ایک جیسی ہو گی، یعنی اپنے والد حضرت آدم علیہ السلام کے قد و قامت کے مطابق ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچے ہوں گے۔[1]

اہلِ جنت کے لیے عظیم ترین نعمت!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنت والے جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب تمہاری کوئی اور خواہش ہے جو میں تمہیں مزید عطا کروں؟ جنتی جواب دیں گے: کیا تو نے ہمیں عزت نہیں بخش دی؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخلہ نہیں دے دیا؟ کیا تو نے ہمیں جہنم سے نجات نہیں دے دی؟ (اب اس سب کے بعد ہمیں کس چیز کی ضرورت ہو سکتی ہے؟) تو اللہ تعالیٰ پردہ اُٹھادے گا (اور انہیں اپنے دیدار سے نوازے گا) پھر جنتیوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے دیدار سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں ہو گی۔[2]

❁ ❁ ❁

---

① صحیح بخاری: 3327، صحیح مسلم: 7078
② صحیح مسلم: 448

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطاعت بجالایئے، جنت میں داخلہ پایئے

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَنْ يَأْبٰى؟ قَالَ: ((مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبٰى)). [1]

"میری اُمت کے تمام لوگ جنت میں جائیں گے، سوائے اس کے جس نے (جنت میں جانے سے خود ہی) انکار کر دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (بھلا جنت میں جانے سے) کون انکار کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے (گویا جنت میں جانے سے) انکار کر دیا۔"

گویا جو شخص نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری والے کام کرتا ہے وہ حقیقت میں اپنے لیے جنت میں جانے کی راہ ہموار کرتا ہے اور جو شخص معصیت و نافرمانی کے کاموں کا ارتکاب کرتا ہے وہ گویا خود ہی اپنے لیے جنت کا راستہ بند کر دیتا ہے۔ کل قیامت کے روز اگر ایسا شخص اللہ تعالیٰ سے جنت میں جانے کی اجازت نہ پا سکے گا تو وہ اس کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہو گا۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا شخص کہ جو گناہوں اور نافرمانیوں پر مُصر رہتا ہے وہ گویا خود ہی جنت میں جانے سے انکار کر دیتا ہے۔

ذرہ بھر ایمان بھی جنت میں لے جائے گا

● سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① صحيح بخارى، كتاب الإعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله صلي الله عليه وسلم، ح:7280

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ)). [1]

"جس شخص کے دِل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنّت میں نہیں جائے گا اور جس کے دِل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔"

- سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُدْخِلُ اللهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ بِرَحْمَتِهِ، وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُولُ: انْظُرُوا مَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا حُمَمًا قَدِ امْتَحَشُوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ، أَوِ الْحَيَا، فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ إِلَى جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَوْهَا كَيْفَ تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟)). [2]

"اللہ تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں داخل کرے گا، جسے چاہے گا اپنی رحمت کے ساتھ (جنت میں) داخلہ عطا فرمائے گا۔ اور جہنم والوں کو جہنم میں ڈال دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دیکھو! جس شخص کے دِل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اس کو جہنم سے نکال لو۔ سو وہ جہنم سے ایسے کوئلے کی صورت میں نکالے جائیں گے کہ جنہیں آگ نے جلا کر راکھ کر دیا ہو گا۔ پھر وہ نہرِ حیات میں ڈالے جائیں گے تو اس طرح اگیں گے کہ جس طرح سیلاب کی جانب دانہ اُگتا ہے۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ کس طرح زرد لپٹی ہوئی جڑی بوٹیاں نکلتی ہیں؟"

یہ دونوں روایات دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی تشریح و توضیح ہیں کہ جس شخص نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ پڑھ لیا؛ وہ جنت میں جائے گا۔(سنن ترمذی: 2638) یعنی اصل ٹھکانہ اس کا جنت ہی ہے، جیسا کہ کافر کا اصل ٹھکانہ جہنم ہے۔ دوسری روایت سے یہ بات

---

① صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب تحریم الکبر وبیانه، ح:91

② صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ح:6560-صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب إثبات الشفاعة وإخراج الموحدین من النار، ح:184

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احاطہ علم میں آتی ہے کہ جو بھی کلمہ گو مسلمان جہنم میں جائیں گے وہ اپنے اپنے گناہوں کی سزا کاٹنے کے بعد بالآخر جنت میں آ جائیں گے، یہاں تک کہ اگر کسی شخص کے دِل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا اور اس نے صرف کلمہ ہی پڑھا ہو گا، اس کے علاوہ کوئی عمل نہ کیا ہو گا، تو وہ جنت میں ضرور جا کر رہے گا۔ بشرطیکہ اس نے ذاتِ باری تعالیٰ کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کیا ہو۔

آسمان کے دروازے کھول دِیے جاتے ہیں

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، حَتّٰى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ، مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ)). [1]

"جو بھی بندہ جب بھی خلوصِ نیت کے ساتھ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے؛ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ کلمہ عرش پر پہنچ جاتا ہے۔ (البتہ یہ انعام اس صورت میں ہے کہ) جب وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو۔"

جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہیں داخل ہوں

● سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ کلمات پڑھے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللّٰهِ، وَابْنُ أَمَتِهِ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ. [2]

---

① سنن ترمذی، أبواب الدعوات، باب دعاء أم سلمة، ح:3590

② صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب من لقي الله بالإيمان وهو غير شاك فيه...، ح:28

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ یکتا ولاشریک ہے، اور یقیناً محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، اور بلاشبہ عیسیٰ (علیہ السلام) اس کے بندے، اس کی لونڈی کے بیٹے، اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم علیہا السلام کی طرف القاء کیا اور اس کی طرف سے رُوح ہیں، بے شک جنّت بھی حق ہے اور (جہنّم کی) آگ بھی حق ہے۔“

تو جنّت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے بھی وہ چاہے گا اللہ تعالیٰ اسی دروازے سے اسے (جنت میں) داخل فرمادے گا۔

جنت کے قریب اور جہنم سے دُور کر دینے والا عمل

- سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْنِينِي مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ، قَالَ: ((تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ ذَا رَحِمِكَ)) فَلَمَّا أَدْبَرَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). [1]

”ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ جس پر عمل پیرا ہونا مجھے جنّت کے قریب اور جہنّم سے دور کر دے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تُو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراتے ہوئے اس کی عبادت کیا کر، نماز کے قیام اور زکاۃ کی ادائیگی کا اہتمام کرتا رہ اور اپنے رشتے داروں کے ساتھ میل جول رکھا کر۔ پھر جب وہ آدمی واپس چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ ان کاموں پر کہ جن کے کرنے کا اسے کہا گیا ہے، پابندی سے عمل پیرا رہا تو اسے جنّت میں داخلہ

① صحیح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان الذي يدخل به الجنة وأن من تمسك بما أمر به دخل الجنة، ح:13

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیب ہو جائے گا۔“

جنت لینی ہے تو کبائر سے اجتناب کریں

● سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ جَاءَ يَعْبُدُ اللهَ، وَلَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ كَانَ لَهُ الْجَنَّةُ)).[1]

”جو شخص (روزِ قیامت اس حال میں) آئے گا کہ وہ (دنیا میں) اللہ کی عبادت کرتا تھا، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا، نماز قائم کرتا اور زکاۃ ادا کرتا تھا، اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا تھا، تو اس کو جنت عطا کر دی جائے گی۔“

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف احادیث سے استدلال کرتے ہوئے کبیرہ گناہوں کی تعداد ستّر (70) بیان کی ہے، جو کہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شرک، ناحق قتل، جادو، بلا عذر نماز چھوڑنا، نصاب تک مال پہنچنے کے باوجود زکاۃ ادا نہ کرنا، بلا عذر ماہِ رمضان کے روزے نہ رکھنا، والدین کی نافرمانی، رشتے داروں سے قطع تعلقی، زنا، اغلام بازی، سُود خوری، یتیم کا مال کھانا اور اس پر ظلم کرنا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا، میدانِ جہاد سے فرار ہونا، حکمران کا عوام پر ظلم و ستم اور انہیں دھوکہ دینا، فخر و تکبر اور خود پسندی، جھوٹی گواہی، شراب نوشی، جُوا، پاک دامن عورت پر تہمت، مالِ غنیمت میں خیانت، چوری، ڈاکہ، جھوٹی قسم، ظلم و ستم، ٹیکس وصول کرنا، حرام مال کمانا اور کھانا، خودکشی، کثرت سے جھوٹ بولنا، غلط اور جھوٹے فیصلے کرنا، رشوت خوری، عورت اور مرد کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا، دیوثی اور بے غیرتی اپنانا، حلالہ کرنا یا کروانا، پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہ کرنا، ریاکاری، دنیوی اغراض و مقاصد کے لیے علم حاصل کرنا اور علم کی بات دوسروں کو بتانے سے گریز کرنا، امانت میں خیانت، کسی پر احسان کر کے اسے جتلانا، تقدیر کو

[1] سنن نسائی، کتاب تحریم الدم، باب ذکر الکبائر، ح: 4009

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھٹلانا، لوگوں کی خفیہ خفیہ باتیں سننا، چغل خوری، لعن وطعن کرنا، عہد شکنی، نجومی کی باتوں کو سچ ماننا، خاوند کی اطاعت نہ کرنا، ذِی رُوح اشیاء کی تصویر بنانا، غم اور مصیبت کے وقت چیخنا چِلانا، کسی پر زیادتی کرنا، کمزور؛ نوکر؛ بیوی یا جانور پر تشدد کرنا، پڑوسی کو تکلیف دینا، مسلمان کو گالی دینا اور اذِیت پہنچانا، اللہ کے بندوں پر زبان درازی اور دست درازی کرنا، بلاوجہ ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا، مردوں کا سونا اور ریشمی ملبوسات پہننا، غلام کا اپنے مالک کے پاس سے بھاگ جانا، غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز، اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرنا، بغیر وجہ کے جھگڑا کرنا، ضرورت سے زائد پانی روکنا، ناپ تول میں کمی، اللہ کے عذاب سے بے خوف ہو جانا، بلا عذر جماعت چھوڑ کر اکیلے نماز پڑھنا، بلا عذر نمازِ جمعہ ترک کرنا، وصیت میں ناانصافی کرنا، چالبازی اور دھوکہ دہی، مسلمانوں کی جاسوسی کرنا، اولیاء اللہ کو برا بھلا کہنا، یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دینا۔

شرک سے اجتناب پر جنت ملتی ہے!

- سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا الْمُوجِبَتَانِ؟ فَقَالَ: ((مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ)).[1]

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (جنّت و جہنّم کو) واجب کر دینے والی دو چیزیں کون سی ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کیے بغیر فوت ہوا وہ جنّت میں داخل ہو گا اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہوا مرا وہ جہنّم میں جائے گا۔"

شرک سے مراد صرف یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرایا

---

① صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب من مات لا یشرك باللّٰه شیئا دخل الجنة ومن مات مشرکاً دخل النار، ح:93

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے، بلکہ اس کی صفات میں بھی کسی کو اس کا شراکت دار بنانا بھی عین شرک ہے۔ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو معبود ماننا اور اس کے سامنے جبینِ نیاز جھکانا شرک ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کو مخلوق میں سے کسی پر چسپاں کرنا بالاتفاق شرک ہے، مثلاً کسی انسان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ بھی روزی دیتا ہے، یہ بھی اولاد سے نوازتا ہے، یہ بھی بیڑے پار لگاتا ہے، یہ بھی مدد کرتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ یہ تمام وہ کام ہیں جو فقط ذاتِ الٰہی کو ہی سزاوار ہیں اور وہی ان کا کرنے والا ہے، اس کے علاوہ کسی کو بھی ان کا اہل سمجھنا، خواہ وہ کتنا ہی بڑا ولی اور بزرگ کیوں نہ ہو، سراسر شرک ہے۔

اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے!

- سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيناً، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةِ)).[1]

"اے ابو سعید! جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دِین ہونے پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔"

اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہونے سے مراد یہ ہے کہ فقط اسی کو اپنا پروردگار اور پالنہار مانے، اسی کو اپنا رازق اور مالک جانے، اس کے سوا کسی اور کے دَر پر نہ بھٹکتا پھرے اور نہ ہی کسی اور کے سامنے التجائیں کرتا اور نیازیں دیتا پھرے۔ اسلام کے دِین ہونے پر راضی ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ اطمینانِ قلب اور شرح صدر کے ساتھ اسلام کو اپنا دین مانے اور پھر اس کے علاوہ کسی اور دین کی راہیں نہ ڈھونڈتا پھرے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اپنا راہبر و راہنما مانے، آپ کی مکمل اطاعت بجالائے اور آپ کو آخری پیغمبر تسلیم کرے۔

---

① صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب بيان ما أعده الله تعالى للمجاهد في الجنة من الدرجات، ح:1884

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو انہیں یاد کر لے گا، وہ جنت میں جائے گا

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الجَنَّةَ)).[1]

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو (یعنی) ننانوے نام ہیں، جو شخص ان کو یاد کر لے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔“

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل اسمائے حسنیٰ بیان کیے ہیں:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِيزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْقَهَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِيمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، السَّمِيعُ، الْبَصِيرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِيفُ، الْخَبِيرُ، الْحَلِيمُ، الْعَظِيمُ، الْغَفُورُ، الشَّكُورُ، الْعَلِيُّ، الْكَبِيرُ، الْحَفِيظُ، الْمُغِيثُ، الْمُقِيتُ، الْحَسِيبُ، الْجَلِيلُ، الْكَرِيمُ، الرَّقِيبُ، الْمُجِيبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِيمُ، الْوَدُودُ، الْمَجِيدُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِيدُ، الْحَقُّ، الْوَكِيلُ، الْقَوِيُّ، الْمَتِينُ، الْوَلِيُّ، الْحَمِيدُ، الْمُحْصِي، الْمُبْدِي، الْمُعِيدُ، الْمُحْيِي، الْمُمِيتُ، الْحَيُّ، الْقَيُّومُ، الْوَاجِدُ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْأَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْوَالِي، الْمُتَعَالِي، الْبَرُّ، التَّوَّابُ، الْمُنْتَقِمُ، الْعَفُوُّ، الرَّءُوفُ، مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، الْمُقْسِطُ، الْجَامِعُ، الْغَنِيُّ، الْمُغْنِي، الْمَانِعُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، النُّورُ، الْهَادِي، الْبَدِيعُ، الْبَاقِي، الْوَارِثُ، الرَّشِيدُ، الصَّبُورُ.

---

① صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب إن لله مائة اسم إلا واحدا، ح: 7392

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ور سول سے محبت کا انعام

● سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((مَا أَعْدَدْتَ لَهَا)). قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلاَةٍ وَلاَ صَوْمٍ وَلاَ صَدَقَةٍ، وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، قَالَ: ((أَنْتَ مَعْ مَنْ أَحْبَبْتَ)). [1]

"ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تُونے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے کہا: میں نے کوئی بہت زیادہ نماز و روزے اور صدقات تو نہیں کیے، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تُو اسی کے ساتھ ہو گا جس سے تُو محبت رکھتا ہے۔"

روزِ قیامت آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ اس کو دُنیا میں محبت تھی۔ لہٰذا اگر کسی شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت ہو گی تو وہ قیامت کے دِن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت اور رفاقت کا شرف پائے گا، اگر کسی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت ہو گی تو وہ کل قیامت کے روز ان پاکباز ہستیوں کا رفیق بن جائے گا، اور جس کو ائمہ و اسلاف یا اولیاء اللہ کے ساتھ عقیدت ہو گی وہ بھی جنت میں ان نیکوکاروں کے ساتھ ہی ہو گا، لیکن اگر کسی نے اپنی محبت کا محور کسی دنیوی شہرت و نمود کے حامل شخص کو بنایا، اپنی عقیدت اور چاہت بس کسی فنکار یا فنکارہ سے ہی رکھی اور اسی کو اپنا آئیڈیل سمجھا تو قیامت کے روز اس کو اسی کا ہی ساتھ نصیب ہو گا۔ چنانچہ اپنی دنیا اور آخرت سنوارنے کے لیے اپنی محبتیں ان کے لیے وقف کریں جو کل آپ کے سرخروئی کا ذریعہ بن سکیں۔

---

① صحیح بخاري، کتاب الأدب، باب علامة حب الله عز وجل، ح:6171؛ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب المرء مع من أحب:2639

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک درود کے بدلے ڈھیروں اجر و ثواب

● سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ)).[1]

"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔"

یہ بھی کیا خوب عمل ہے! بندہ دُرود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھتا ہے اور آخرت اپنی سنوار لیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیج کر ہم آپ کی فضیلت و مرتبت میں چنداں اضافہ نہیں کر رہے ہوتے اور نہ ہی ایسا ممکن ہے کہ ہم اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھیں گے تو آپ کی رفعت میں کمی واقع ہو سکتی ہے، نہیں؛ ہرگز نہیں، بلکہ یہ تو بہانہ ہے اپنی ہی نجات کے لیے سامان کرنے کا، یہ تو پروردگار کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں متعلق کر کے ہمیں اپنی آخرت سنوارنے کا بہانہ دے دیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حقدار بن جایئے

● سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْراً، وَحِيْنَ يُمْسِي عَشْراً، أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).[2]

"جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ اور شام کے وقت دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھے تو روز قیامت اسے میری شفاعت نصیب ہو گی۔"

---

① سنن نسائي، كتاب السهو، باب الفضل في الصلاة على النبي، ح:1297

② صحيح الجامع للألباني:6357

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزِ قیامت نبی مکرم ﷺ کی شفاعت کا حصول بلاشبہ ایک عظیم نعمت اور بڑی کامیابی ہو گی۔ اس سعادت کو اپنے حصے میں مرقوم کرانے کے لیے صبح و شام نبیٔ رحمت ﷺ کی ذاتِ اطہر پر دس دس مرتبہ درود بھیجنا اپنا معمول بنالیجیے۔

یاد رہے کہ درُود کے وہی الفاظ پڑھے جائیں جو مسنون ہیں، نہ کہ من گھڑت اور غیر مستند کلمات کو درُود سمجھا جائے۔ درُود کے مسنون الفاظ کے بارے میں صحیح بخاری کی روایت ہے کہ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ پر اورآپ کے اہلِ بیت پر درود کیسے بھیجیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم (یہ کلمات) کہا کرو: **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ** ”اے اللہ! محمد (ﷺ) اورآلِ محمد پر رحمتیں نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اورآلِ ابراہیم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائی ہیں، یقیناً تو ہی قابلِ تعریف اور لائقِ تمجید ہے۔ اے اللہ! محمد (ﷺ) اورآلِ محمد پر برکات نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اورآلِ ابراہیم پر اپنی برکات نازل فرمائی ہیں، یقیناً تو ہی ستائش وبزرگی کا سزاوار ہے۔“ [1]

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل کونسا؟

- سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى أَدْوَمُهَا، وَإِنْ قَلَّ)). [2]

”اللہ تعالیٰ کی نظر میں تمام اعمال سے بڑھ کر پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشگی سے کیا

---

① صحیح بخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب واتخذ اللہ ابراهیم خلیلا، ح:3370

② صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب القصد والمداومة علی العمل، ح:6464-صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب فضیلة العمل الدائم من قیام اللیل وغیره، ح:783

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے، اگرچہ وہ عمل تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔“

جو عمل، خواہ چھوٹا سا ہی ہو، لیکن باقاعدگی اور ہمیشگی سے کیا جائے گا تو وہ اللہ کی نظر میں ان اعمال سے زیادہ محبوب ہے جو بڑے تو ہوں لیکن تسلسل اور دوام سے نہ کیے جائیں۔

ربِ رحیم کی رحمت دیکھیے!

● سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ رَبَّكُمْ رَحِيمٌ، مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ، وَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَشْرَ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ. وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَلَيْهِ وَاحِدَةٌ أَوْ مَحَاهَا اللّٰهُ)).[1]

”تمہارا رب بہت مہربان ہے، (یہ اس کی مہربانی ہی ہے کہ) جو شخص نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور ابھی اس پر اس نے عمل نہیں کیا ہوتا (پھر بھی) اس کی ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، اور اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے تو اس کے لیے دس گُنا سے لے کر سات سو گُنا تک (یا اس سے بھی زیادہ) بڑھا چڑھا کر (ثواب) لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص برائی کا ارادہ کرے لیکن برائی کا ارتکاب نہ کرے تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جو برائی کا ارتکاب کر لے اس کے لیے صرف ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے، یا اللہ تعالیٰ (اپنی رحمت فرماتے ہوئے) اسے بھی مٹا دیتا ہے۔“

اچھے کام کے اجراء سے اجر و ثواب کا اجراء

● سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا، كَانَ لَهُ أَجْرُهَا، وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ

① سنن الدارمی: 2828- المعجم الكبير للطبراني: 12760

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا، وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا)). [1]

"جس شخص نے اچھا طریقہ جاری کیا اور اس پر عمل کیا جانے لگا، تو اسے اس کا اجر بھی ملے گا اور جو شخص اس پر عمل کرے گا اس کے اجر جتنا اجر بھی اسے ملے گا، ان تمام کے اجر و ثواب میں سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جس نے کوئی بُرا طریقہ جاری کیا اور اس پر عمل کیا جانے لگا تو اس پر اس کا (اپنا) گناہ بھی ہو گا اور جو جو اس پر عمل کرے گا اس کا گناہ بھی اسے ملتا رہے گا، ان میں سے کسی کے گناہ سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔"

سُنت کا لغوی معنیٰ 'طریقہ' ہے، اور اس روایت میں لفظِ سُنت اپنے لغوی معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔

اچھا طریقہ جاری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ رفاہِ عامہ سے متعلق کسی اچھے کام کی ضرورت تھی اور کوئی اسے کر نہیں رہا تھا تو اس نے وہ کام کر دیا، یا کسی سُنت پر عمل متروک ہو چکا تھا تو اس نے اس پر عمل شروع کر دیا، اس کو دیکھ کر دوسرے لوگوں میں بھی شوق پیدا ہوا اور انہوں نے بھی اس پر عمل شروع کر دیا، تو ایسے شخص کو صرف اپنے حصے کا ہی نہیں بلکہ ان تمام لوگوں کے برابر بھی اجر و ثواب ملے گا جو اس پر عمل کریں گے۔

اور بُرا طریقہ جاری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے ایک بُرا کام موجود نہیں تھا، لیکن ایک شخص نے اس کی ابتدا کر دی، پھر اس کی دیکھا دیکھی دوسرے لوگ بھی وہ کام کرنے لگ گئے، تو اس آدمی کو اپنا گناہ بھی ملے گا اور جو جو شخص وہ کام کرتا رہے گا اس کے گناہ کے برابر اس کو بھی گناہ ملتا رہے گا۔ جیسا کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے قابیل نے سب سے پہلے ناحق قتل کیا تھا، تو قیامت تک جتنے بھی قتل ہوتے رہیں گے ان تمام کا گناہ قابیل کو بھی ملتا رہے گا۔ [2]

---

① سنن ابن ماجه، كتاب الإيمان، باب من سن سنة حسنة أو سيئة، ح:203

② صحیح بخاری: 7321-صحیح مسلم: 1677

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصولِ علم کے بدلے میں انعاماتِ الٰہیہ

- سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ، وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْبَحْرِ)).[1]

"حصولِ علم ہر مسلمان پر فرض ہے اور بلاشبہ طالبِ علم کے لیے ہر چیز بخشش کی دعائیں کرتی ہے، حتیٰ کہ سمندر میں موجود مچھلیاں بھی۔"

- سیدنا صفوان بن عسّال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَطْلُبُ الْعِلْمَ، إِلاَّ وَضَعَتْ لَهُ الْمَلاَئِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضاً بِمَا يَصْنَعُ)).[2]

"جو بھی شخص اپنے گھر سے حصولِ علم کی غرض سے نکلتا ہے، فرشتے اس کام سے خوش ہو کر جو وہ کرنے جا رہا ہے، اس کے لیے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں۔"

حصولِ علم سے فقط انسان کی ذات ہی نہیں سنورتی بلکہ اس میں اس کی اُخروی نجات کا سامان بھی مضمر ہے۔ اس سے بڑھ کر خوش بختی کیا ہو سکتی ہے کہ فرشتے اپنے نورانی پروں کو طالبِ علم کے قدموں تلے بچھا دیتے ہیں اور علم کے متلاشی کے لیے ہر ہر چیز مغفرت کی دعائیں کرتی ہے، یہاں تک کہ سمندر کی تہہ میں تیرتی مچھلیاں بھی اس کے حق میں دعا گو ہوتی ہیں۔

اس کے لیے جنت کی راہ آسان ہو جاتی ہے!

- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① صحيح الجامع للألباني:3914

② صحيح ابن حبان:85

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ سَلَكَ طَرِيقاً يَطْلُبُ فِيهِ عِلْماً سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقاً مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ، لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ)).[1]

"جو شخص حصولِ علم کے لیے کسی راہ پر گامزن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے صلے میں اس کے لیے جنت کی راہ آسان فرما دیتا ہے۔"

وضوء کے ساتھ جسم کا ہر عضو گناہوں سے پاک

● سیدنا عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ، فَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ، فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ، فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَهُ)).[2]

"جب بندۂ مومن وضوء کرتا ہے اور کُلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب ناک میں پانی چڑھا کر جھاڑتا ہے تو اس کے ناک سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں؛ یہاں تک کہ اس کی پلکوں کے نیچے سے بھی خارج ہو جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں

① صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والإستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ح: 2699

② سنن نسائی، كتاب الطهارة، باب مسح الأذنين مع الرأس وما يستدل به على أنهما من الرأس، ح:103

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے گناہ نکل جاتے ہیں؛ یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی خارج ہو جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں؛ یہاں تک کہ (کانوں کا مسح کرنے سے) اس کے کانوں سے بھی خارج ہو جاتے ہیں، اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں؛ یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی خارج ہو جاتے ہیں، پھر اس کا مسجد کی طرف چل کر جانا اور اس کی نماز اس کے لیے اضافی اجر و ثواب کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔"

یعنی گناہ تو سارے وضوء کے پانی کے ساتھ ہی بہہ جاتے ہیں اور سارا جسم گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے، پھر جو نماز پڑھتا ہے وہ گناہوں کی بخشش کے لیے نہیں بلکہ اضافی اجر و ثواب ذخیرہ کرنے کے لیے پڑھتا ہے۔

مسنون طریقے پر وضوء اور نماز سے گزشتہ گناہ معاف

- سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَن تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ، وَصَلّٰى كَمَا أُمِرَ، غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ)).[1]

"جس نے (شرعی) حکم کے مطابق وضوء کیا اور اس طرح نماز پڑھی جس طرح حکم دیا گیا ہے، تو اس کے پچھلے سارے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔"

"جس طرح حکم دیا گیا ہے" سے مراد ہے کہ مسنون طریقے سے وضوء کیا جائے اور مسنون طریقے سے نماز پڑھی جائے۔ وضوء اور نماز کا مسنون طریقہ ذیل میں بیان کیا جارہا ہے۔

وضوء کا مسنون طریقہ یہ ہے:

❖ سب سے پہلے **بِسمِ الله** پڑھیں۔ پھر تین بار دونوں ہاتھ دھوئیں، پھر تین بار کُلی کریں

---

① سنن نسائی، کتاب الطهارة، باب ثواب من توضأ كما أمر، ح:144-سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في أن الصلاة كفارة، ح:1396

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ناک میں پانی ڈالیں، پھر تین بار اپنا چہرہ دھوئیں، پھر تین بار کہنیوں تک اپنے بازُو دھوئیں، پھر پورے سر کا ایک بار مسح کریں۔ (صحیح بخاری:159، صحیح مسلم:226)

❖ مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کے ساتھ سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کرتے ہوئے گردن کے پچھلے حصے تک لے جائیں اور وہاں سے واپس شروع والے حصے تک لے آئیں۔ (صحیح بخاری:158، صحیح مسلم:235)

❖ پھر دونوں کانوں کے اندر اور باہر ایک بار مسح کریں۔(مصنف ابن ابی شیبہ: 173)

❖ پھر تین تین بار دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئیں۔ (صحیح بخاری:159، صحیح مسلم:226)

❖ وضوء کے دوران (ہاتھوں اور پاؤں کی) اُنگلیوں کا خلال کرنا چاہیے۔ (سنن ابی داؤد: 142)

❖ باریش شخص کو داڑھی کا خلال بھی کرنا چاہیے۔(سنن ترمذی:31)

❖ وضوء کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا بھی ثابت ہے۔ (سنن ابی داؤد:166)

نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے:

❖ قبلہ رُخ کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھائیں اور 'اللہ اکبر' کہہ کر نماز شروع کر دیں۔ آپ ﷺ کی یہی سنتِ مبارکہ ہے۔ (صحیح بخاری:736، صحیح مسلم:390)

❖ آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر، سینے پر رکھتے تھے۔ (مسند احمد:22313)

❖ اس کے بعد دعائے استفتاح یا ثناء پڑھیں۔ پھر سورۃ الفاتحہ پڑھیں۔ (سنن نسائی: 906)

❖ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ سورۃ الفاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ (صحیح بخاری: 756)

❖ سِرّی نماز میں آمین دِل میں کہنی چاہیے اور جہری نماز میں آمین بلند آواز سے کہنی چاہیے۔(سنن ابی داؤد:933، مسند احمد:19048)

❖ نبی ﷺ پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت یا قرآن کی کوئی سی آیات بھی پڑھتے تھے۔ (صحیح بخاری: 762، صحیح مسلم: 451) جبکہ دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ ہی پڑھتے تھے۔(صحیح بخاری:776، صحیح مسلم:155)

❖ نبی ﷺ نماز شروع کرتے وقت، رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اُٹھتے وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے (یعنی رفع یدین کرتے) تھے۔ (صحیح مسلم:390) لہٰذا قرأت سے فارغ ہو کر رفع یدین کرتے ہوئے 'اللہ اکبر' کہہ کر رکوع کریں، دونوں ہاتھوں سے مضبوطی کے ساتھ گھٹنے پکڑیں اور کمر کو بالکل سیدھا رکھیں۔ (صحیح بخاری:828)

❖ رکوع میں نبی ﷺ کا سر مبارک نہ زیادہ اونچا ہوتا تھا اور نہ زیادہ جھکا ہوا ہوتا تھا۔ (صحیح مسلم:240)

❖ رکوع میں یہ کلمات پڑھیں: **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ**۔ رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع یدین کریں اور **سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ** کہیں۔ (صحیح بخاری:735)

❖ پھر یہ دعا پڑھیں: **رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ**۔ (صحیح بخاری: 799)

❖ پھر 'اللہ اکبر' کہتے ہوئے سجدے میں جائیں۔ (صحیح بخاری:803، صحیح مسلم:392)

❖ سجدے میں جاتے ہوئے پہلے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے چاہئیں اور اس کے بعد گھٹنے رکھیں۔ (سنن ابی داؤد:840)

❖ سجدے میں بازو زمین پر بچھانے نہیں چاہئیں، بلکہ اوپر اُٹھا کر رکھے جائیں، اسی طرح بازوؤں کو بغلوں سے ہٹا کر رکھا جائے، اور نبی ﷺ سجدے میں پاؤں کی اُنگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف کرتے تھے۔ (صحیح بخاری:828)

❖ سجدے میں آپ ﷺ اپنے دونوں پاؤں کی ایڑھیاں ملا دیتے تھے۔ (سنن کبریٰ بیہقی: 2/116، ابن خزیمہ: 654، ابن حبان:1930)

❖ سجدے میں **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى** پڑھیں۔ (صحیح مسلم:772)

❖ سجدے کے بعد نبی ﷺ اتنی دیر بیٹھتے کہ صحابہ کو یوں گمان ہوتا کہ شاید آپ بھول گئے ہیں۔ (صحیح بخاری:821، صحیح مسلم:472)

❖ نبی ﷺ دو سجدوں کے درمیان میں بیٹھ کر یہ دعا پڑھتے تھے: **رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي** (سنن ابی داؤد:874، سنن نسائی:1070)

❖ نیز آپ ﷺ نے یہ دعا بھی تعلیم فرمائی ہے: **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي**۔ اس کے بعد دوسرا سجدہ کیا جائے اور اس میں بھی پہلے سجدے کے احکام پر عمل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جائے۔ پھر دوسری رکعت کے لیے اُٹھیں تو سورۃ الفاتحہ سے ہی قرأت شروع کی جائے۔(صحیح مسلم:599)

❖ تشہد میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ نبی ﷺ تشہد میں بیٹھ کر دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے تھے، پھر اپنے دائیں انگوٹھے کو اپنی درمیانی انگلی سے ملاتے (یعنی ان دونوں سے حلقہ بنا کر) شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے۔(صحیح مسلم:579)

❖ آپ ﷺ اشارہ کرتے ہوئے اپنی اُنگلی کو ہلاتے رہتے تھے۔ (سنن نسائی:1269)

❖ دو رکعت پڑھنے کے بعد اگر تیسری رکعت کے لیے اُٹھنا ہو تو پھر رفع یدین کیا جائے۔(صحیح بخاری:739)

❖ آخری تشہد کا طریقہ یہ ہے کہ نبی ﷺ اس میں 'تورّک' کرتے تھے۔(صحیح بخاری: 828) تورّک کا مطلب یہ ہے کہ نمازی کا دائیں کولہے کو دائیں پاؤں پر اس طرح رکھنا کہ وہ پاؤں کھڑا ہو اور اس کی انگلیوں کا رُخ قبلے کی طرف ہو، نیز بائیں کولہے کو زمین پر ٹیکنا اور بائیں پاؤں کو پھیلا کر دائیں طرف نکالنا۔(القاموس الوحید،ص:1841)

چلتے زمین پر، قدموں کی آہٹ جنت میں!

● سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَاَلٍ عِنْدَ صَلاَةِ الفَجْرِ: ((يَا بِلَاَلُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الإِسْلاَمِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الجَنَّةِ)) قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِي، أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَالِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ.[1]

---

① صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب فضل الطهور بالليل والنهار، وفضل الصلاة بعد الوضوء بالليل والنهار، ح:1149

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نبی ﷺ نے نمازِ فجر کے وقت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! مجھے اپنا سب سے پُر امید عمل بتلاؤ جو تم نے قبولِ اسلام کے بعد کیا ہے؛ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی چاپ سُنی ہے۔ تو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنی نظر میں اس سے زیادہ (رضائے الٰہی اور ثواب کے حصول کی) اُمید والا کوئی عمل نہیں کیا کہ میں نے رات یا دِن کے کسی بھی وقت میں جب بھی وضوء کیا تو اس وضوء سے جتنے مقدر میں ہو سکے نفل پڑھے ہیں۔"

دِن یا رات کے کسی بھی وقت جب بھی وضوء کیا جائے تو جس قدر آسانی سے ممکن ہو اتنے نوافل پڑھ لیے جائیں تو متذکرہ بالا فضیلت حاصل کی جا سکتی ہے۔

گناہوں کی معافی اور بلندیٔ درجات کے موجب اعمال

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟! إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ)). [1]

"کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند فرما دیتا ہے؟ (وہ اعمال یہ ہیں:) دِل نہ چاہنے کے باوجود کامل وضوء کرنا، مساجد کی طرف زیادہ سے زیادہ قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔"

دِل نہ چاہنے کے باوجود وضوء کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سخت سردی میں وضوء کرنا، جب پانی کو ہاتھ لگانے کو دِل نہ چاہ رہا ہو۔ مسجد کی طرف زیادہ سے زیادہ قدم اٹھانے کے دو معنی ہیں: ایک یہ کہ آدمی کا گھر مسجد سے دُور ہو لیکن وہ پھر بھی چل کر باجماعت نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں آئے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ فرض و نفل نماز پڑھنے کے لیے بار بار مسجد میں آئے۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ اپنے کام یا

---

① صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره، ح:251

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاروبار میں مصروف ہو کر نماز کو بھول نہ جاتا ہو، بلکہ ہر نماز بروقت اور باجماعت ادا کرتا ہو، اور دوسرا یہ کہ ایک نماز پڑھنے کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں مسجد میں ہی بیٹھ رہتا ہو۔

جنت کے آٹھوں دروازے کھول دِیے جاتے ہیں!

● سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ - أَوْ فَيُسْبِغُ - الْوَضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، إِلاَّ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ)).[1]

”تم میں سے جو بھی شخص اچھی طرح کامل وضوء کرے اور پھر یہ پڑھے: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ تو اس کے لیے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دِیے جاتے ہیں، وہ جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔“

دو رکعت ادائیگی سے جنت واجب ہو جاتی ہے

● سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، يُقْبِلُ بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)).[2]

”جو بھی شخص وضوء کرتا ہے تو اچھی طرح وضوء کرتا ہے، اور دو رکعت نماز ایسی پڑھتا ہے کہ جس میں اپنے دِل اور چہرے کے ساتھ انہی پر متوجہ رہتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“

● سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، ح:234

② سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب كراهية الوسوسة وحديث النفس في الصلاة، ح:906

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).[1]

”جس نے وضوء کیا اور اچھا وضوء کیا، پھر اس نے دو رکعت نماز پڑھی، ان دو رکعات میں وہ کسی قسم کی غفلت نہ برتے، تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“

یعنی ان دو رکعتوں میں وہ اپنی کامل توجہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رکھے، کسی اور خیال کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دے اور نہ ہی کسی غفلت کا شکار ہو۔

اللہ کا گھر بنائیے، اللہ جنت میں تمہارا گھر بنائے گا

- سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِداً، بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ)).[2]

”جو شخص اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں اسی جیسا (گھر) بنا دیتا ہے۔“

اذان کے وقت اللہ دو انعام فرماتا ہے

- سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ، فُتِحَت أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَاسْتُجِيْبَ الدُّعَاءُ)).[3]

”جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دُعا قبول کی جاتی ہے۔“

---

① سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب كراهية الوسوسة وحديث النفس في الصلاة، ح:905

② صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب من بنى مسجداً، ح:450-صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب فضل بناء المساجد، ح:533

③ صحيح الجامع للألباني:803-سلسلة الأحاديث الصحيحة:1413

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ قبولیتِ دعا کا وقت ہوتا ہے، لہٰذا اس وقت میں فارغ بیٹھے رہنے کی بہ جائے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے۔

جنت کے وجوب کے علاوہ ڈھیروں نیکیاں بھی!

● سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً، وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً)).[1]

''جو شخص بارہ برس اذان دے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور اذان دینے کی جزا میں روزانہ اس کی ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت کے ساتھ تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔''

محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بارہ برس تک اذان دینا ایک مشکل کام ہے، جسے فقط وہی شخص انجام دے سکتا ہے جو کامل ایمان اور استقلال کے ساتھ اس کا ارادہ کر لے۔ یہ عمل جس قدر کٹھن ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ نے اس کا عظیم اجر و ثواب رکھا ہے۔

پہلی صف والوں اور مؤذن کے لیے اجر و ثواب

● سیدنا سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ، وَيُصَدِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ، وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلّٰى مَعَهُ)).[2]

''بلاشبہ اگلی صف والوں پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا نزول فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں اور مؤذن کی جہاں تک آواز جاتی ہے وہاں تک کے

---

① سنن ابن ماجه، كتاب الأذان، باب فضل الأذان، وثواب المؤذنين، ح:728

② سنن نسائی، كتاب الأذان، باب رفع الصوت بالأذان، ح:646

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حساب سے اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اسے سننے والا ہر خشک و تَر چیز اس کی تصدیق کرتی ہے، نیز اسے اس کے ساتھ نماز پڑھنے والے (ہر شخص) کے اجر و ثواب کے برابر ثواب سے بھی نوازا جاتا ہے۔''

یعنی جہاں تک اذان کی آواز پہنچے گی وہاں تک موجود سب چیزیں روزِ قیامت مؤذن کے اس عمل کی تصدیق میں گواہی دیں گی، اسی حساب سے اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی اور اس کی اذان سُن کر جتنے بھی لوگ نماز پڑھنے آئیں گے ان تمام کے برابر اجر و ثواب سے بھی اس کو نوازا جائے گا۔ لہٰذا جس قدر ممکن ہو بلند آواز میں اذان کہنی چاہیے۔

نیز پہلی صف میں کھڑے ہونے کی بھی کوشش کرنی چاہیے، تاکہ رحمتِ خداوندی اور فرشتوں کی دعائیں حاصل ہو سکیں۔

میں نے اپنے بندے کو معاف کر کے جنت دے دی!

- سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((يَعْجَبُ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ، يُؤَذِّنُ بِالصَّلاَةِ وَيُصَلِّي، فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اُنْظُروا إِلٰى عَبْدِي هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ لِلصَّلاَةِ يَخَافُ مِنِّي، قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ)).[1]

''تمہارا رب بکریوں کے اس چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہے اور نماز پڑھے۔ اللہ تعالیٰ (اسے دیکھ کر) فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو جس نے نماز کے لیے اذان اور اقامت کہی ہے، اس نے ایسا صرف میرے خوف کی بناء پر کیا ہے، چنانچہ میں نے اپنے بندے کو معاف کرتے ہوئے اسے جنت کا داخلہ عطا کر دیا ہے۔''

یہ فضیلت اس لیے ہے کہ وہ اس مقام پہ فقط رب تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لیے یہ عمل کرتا ہے، کیونکہ وہاں ریاکاری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

---

① سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب الأذان في السفر، ح:1203

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذان واقامت کادرمیانی وقت: قیمتی وقت

● سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لاَ يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ)). [1]

''اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دُعا رد نہیں کی جاتی۔''

اذان اور اقامت کے درمیان والا وقت قبولیت کا ہوتا ہے، اس وقت میں فارغ بیٹھنے کی بہ جائے دعائیں کرنی چاہئیں، یا پھر اذکار اور قرآنِ کریم کی تلاوت میں وہ وقت صرف کرنا چاہیے۔ تلاوتِ قرآن ذکرِ الٰہی کی بہترین صورت اور بیش بہا اجر و ثواب کا موجب عمل ہے۔

پچیس اور پچاس نمازوں کا ثواب پائیے

● سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصَّلاَةُ فِي جَمَاعَةٍ تَعْدِلُ خَمْساً وَعِشْرِينَ صَلاَةً، فَإِذَا صَلاَّهَا فِي فَلاَةٍ فَأَتَمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا، بَلَغَتْ خَمْسِيْنَ صَلاَةً)). [2]

''باجماعت نماز ادا کرنا پچیس نمازوں کے برابر ہے۔ جب کوئی شخص جنگل بیابان میں نماز پڑھتا ہے اور رکوع و سجود مکمل کرتا ہے تو اسے (اس سے بھی دوگنا یعنی) پچاس نمازوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔''

اذان کا جواب دینے سے جنت کا حصول

● سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب مؤذن اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ کہے تو تم میں سے (سننے والا) شخص بھی اَللّٰهُ أَكْبَرُ

---

① سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الدعاء بين الأذان والإقامة، ح:521

② سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب ما جاء فيفضل المشي إلى الصلاة، ح:560

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهُ أَكْبَرُ کہہ کر جواب دے، پھر وہ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہے تو وہ بھی أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہے، پھر وہ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ الله کہتا ہے تو وہ بھی أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ الله کہے، پھر مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کہے تو (سننے والا) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِالله کہے اور جب وہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو (تب بھی) وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِالله کہے، پھر وہ اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ کہے تو وہ بھی اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ کہہ کر جواب دے اور جب وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہہ لے اور (جواب دینے والا بھی) خلوصِ دِل سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہے تو اسے جنت میں داخلہ نصیب ہو گا۔ [1]

مانگو؛ تمہیں عطا کیا جائے گا!

- سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْمُؤَذِّنِينَ يَفْضُلُونَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قُلْ كَمَا يَقُولُونَ، فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ)). [2]

"ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مؤذنین تو (اپنے اجر و ثواب کے لحاظ سے) ہم پر فضیلت لے جائیں گے (لہٰذا ہمیں بھی کوئی عمل بتلائیے)۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جیسے وہ کہتے ہیں تم بھی ویسے ہی کہا کرو، پھر جب تم اذان کا جواب دے چکو تو (اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مرضی) مانگو؛ تمہیں عطا کیا جائے گا۔"

اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائے گی!

- سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، ح:385

② سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا سمع المؤذن، ح:524

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص اذان سُن کر یہ دُعا پڑھتا ہے: اللھمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلاَةِ القَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الوَسِيْلَةَ وَالفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ ”اے اللہ! اس کامل پکار اور قائم نماز کے رب! محمد (ﷺ) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما، اور انہیں اس مقامِ محمود پر مبعوث فرما جس کا تو نے اس سے وعدہ کیا ہے۔“ تو اس کے لیے روزِ قیامت میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔

پانچ اعمال کیجیے، بدلے میں جنت لیجیے

- سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَمْسٌ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ مَعَ إِيمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ: مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلٰى وُضُوئِهِنَّ وَرُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَمَوَاقِيتِهِنَّ، وَصَامَ رَمَضَانَ، وَحَجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَأَعْطَى الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ، وَأَدَّى الْأَمَانَةَ)) قَالُوا: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، وَمَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ؟ قَالَ: ((الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ)).[1]

”پانچ اعمال ایسے ہیں کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ ان پر عمل کیا وہ جنت میں جائے گا: (1) جس نے نمازِ پنجگانہ کی ان کے وضوء، رکوع و سجود اور ان کے اوقات سمیت پابندی کی (2) رمضان کے روزے رکھے (3) اگر اس کے پاس سفر کے اخراجات کی طاقت ہو تو حج کیا (4) خوشی کے ساتھ زکاۃ ادا کی اور (5) امانت ادا کی۔ لوگوں نے کہا: اے ابو الدرداء! امانت کی ادائیگی سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: غسلِ جنابت۔“

نمازِ پنجگانہ کے اہتمام پر جنت دینے کا وعدہ

- سیدنا ابو قتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

① سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب في المحافظة على وقت الصلوات، ح:429

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: إِنِّي فَرَضْتُ عَلٰى أُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَعَهِدْتُ عِنْدِي عَهْدًا أَنَّهُ مَنْ جَاءَ يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِي)).[1]

''اللہ تعالیٰ نے (مجھ سے) فرمایا: بلاشبہ میں نے آپ کی اُمت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اپنے لیے یہ عہد کیا ہے کہ جو شخص اس حال میں (میرے پاس) آیا کہ وہ ان نمازوں کی مقررہ اوقات پر ادائیگی کی پابندی کرتا رہا تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جس نے ان کی پابندی نہیں کی اس کے لیے میرا کوئی عہد نہیں ہے۔''

'اس کے لیے میرا کوئی عہد نہیں ہے' کا مطلب ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرنے کے متعلق میری طرف سے کوئی ضمانت نہیں۔ ضمانت صرف اسی شخص کی ہے جو نمازِ پنجگانہ کو پابندی سے ادا کرتا رہا ہو گا۔

دو ہلکی سی رکعتوں کا اجر و ثواب

- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ دُفِنَ حَدِيْثاً فَقَالَ: ((رَكْعَتَانِ خَفِيْفَتَانِ مِمَّا تَحْقِرُونَ وَتَنْفِلُوْنَ يَزِيْدُهُمَا هٰذَا فِي عَمَلِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ بَقِيَّةِ دُنْيَاكُمْ)).[2]

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قبر کے پاس سے گزرے جس میں کوئی نئی میت دفن کی گئی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو ہلکی سی رکعتیں، جنہیں تم کمتر اور اضافی سا عمل سمجھتے ہو، یہ بندے کے اعمال میں اس قدر اضافہ کر دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو یہ باقی ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتی ہیں۔''

---

① سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب في المحافظة على وقت الصلوات، ح:429

② صحيح الجامع للألبانی:3518–الزهد لابن المبارك:31

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک طرف مختصر سی دو رکعات ہوں اور دوسری طرف ساری دنیا ہو، تو پھر بھی ان کا موازنہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ہلکی سی دو رکعتیں اس ساری دنیا سے بھی قیمتی اور افضل ہیں۔ یہ بندے کے اعمال میں اس قدر اضافہ کر دیتی ہیں کہ روزِ قیامت وہ اس کے عوض میں پوری دنیا کو بھی ہیچ سمجھے گا۔

نمازِ فجر اور نمازِ عصر کا خاص اہتمام کیجیے

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ، فَإِذَا كَانَ صَلَاةُ الْفَجْرِ نَزَلَتْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ فَشَهِدُوا مَعَكُمُ الصَّلَاةَ جَمِيعًا، ثُمَّ صَعِدَتْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَكَثَتْ مَعَكُمْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ، فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مَا تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُونَ؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: جِئْنَا وَهُمْ يُصَلُّونَ وَتَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ، فَإِذَا كَانَ صَلَاةُ الْعَصْرِ نَزَلَتْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، فَشَهِدُوا مَعَكُمُ الصَّلَاةَ جَمِيعًا، ثُمَّ صَعِدَتْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَمَكَثَتْ مَعَكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ، فَيَقُولُ: مَا تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُونَ؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: جِئْنَا وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ قَالَ: فَحَسِبْتُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ: فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّينِ)).[1]

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں، جب فجر کی نماز کا وقت ہوتا ہے تو دن کے فرشتے آجاتے ہیں اور وہ سب تمہارے ساتھ نماز میں شریک ہو جاتے ہیں، پھر رات کے فرشتے آسمانوں پہ چلے جاتے ہیں اور دن کے فرشتے تمہارے پاس رُک جاتے ہیں۔ پھر (رات کے فرشتوں سے) ان کا رب پوچھتا ہے، جبکہ وہ خود بھی اپنے بندوں کے حالات کو بہتر جانتا ہے: تم میرے بندوں کو کیا کرتا چھوڑ کر آئے ہو؟ وہ کہتے ہیں:

---

① صحيح ابن خزيمة: 321

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ہم ان کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس سے واپس آئے تب بھی وہ نماز میں ہی مشغول تھے۔ پھر جب عصر کی نماز کا وقت ہوتا ہے تورات کے فرشتے آجاتے ہیں اور وہ تمہارے ساتھ نماز میں شریک ہو جاتے ہیں، پھر دِن کے فرشتے آسمانوں پہ چلے جاتے ہیں اور رات کے فرشتے تمہارے پاس ٹھہر جاتے ہیں۔ پھر (دِن کے فرشتوں سے) ان کا پروردگار پوچھتا ہے، حالانکہ وہ خود بھی اپنے بندوں کے حالات کو بہ خوبی جانتا ہے: تم میرے بندوں کو کیا کرتا چھوڑ کر آئے ہو؟ وہ کہتے ہیں: جب ہم ان کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز میں مشغول تھے اور جب ہم ان کے پاس سے واپس آئے تب بھی وہ نماز ہی پڑھ رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ (فرشتے یہ بھی) کہتے ہیں (کہ اے اللہ!) روزِ قیامت ان کی مغفرت فرما دینا۔"

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات اور کیفیات کو بہ خوبی جانتا ہوتا ہے، پھر بھی وہ فرشتوں سے اپنے بندگان کے متعلق صرف اس لیے پوچھتا ہے تاکہ ان کو بھی گواہ بنا سکے اور انہیں یہ بتلا سکے کہ یہ وہی انسان ہے جس کی خلقت پر تم معترض تھے، آج تم ہی دیکھ رہے ہو کہ یہ کس طرح شب و روز میری عبادت میں لگے رہتے ہیں۔ پھر وہی فرشتے رب تعالیٰ کے حضور ان بندوں کی سفارش میں دعا کرتے ہیں کہ مولا کریم! اپنے ان پیارے بندوں کی مغفرت فرما دے۔

نمازِ اشراق کے بدلے جنت میں گھر!

- سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى الضُّحٰى أَرْبَعًا، وَقَبْلَ الْأُوْلٰى أَرْبَعًا، بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)).[1]

"جس نے چاشت سے پہلے (یعنی اشراق کی) چار رکعات نماز پڑھی اور ظہر سے پہلے

[1] سلسلة الأحاديث الصحيحة: 2449

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار رکعات پڑھیں تو اس کے لیے جنت میں گھر بنا دِیا جاتا ہے۔“

کسی بھی پہر مسجد میں آنے کی فضیلت

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ، أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلاً كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ)).[1]

”جو شخص صبح یا شام کے وقت چل کر مسجد میں آئے اللہ تعالیٰ اس کے ہر صبح و شام چلنے کے بدلے میں اس کے لیے جنّت میں قیام گاہ تیار فرما دیتا ہے۔“

صبح یا شام کے وقت کا مطلب ہے کہ شب و روز کے کسی بھی وقت میں مسجد میں آ جانا اپنے لیے جنت میں قیام گاہ تیار کرانے کا باعث عمل ہے۔

آپ جتنا اللہ کے قریب ہوں گے اللہ اس سے بڑھ کر ہو گا

● سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْراً تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعاً، وَإِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعاً تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعاً وَإِذَا أَتَانِي مَشْياً أَتَيْتُه هَرْوَلَةً)).[2]

”جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں، جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ کے پھیلاؤ کے بہ قدر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ چل کر میرے پاس آتا ہے تو میں لپک کر اس کے پاس

① صحیح بخاری، كتاب الأذان، باب الأذان للمسافر، إذا كانوا جماعة، والإقامة، ح:631- صحیح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب من غدا إلى المسجد أو راح، ح:669

② صحیح بخاری، كتاب الفتن، باب الفتنة التي تموج كموج البحر، ح:7098-صحیح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الحث على ذكر الله تعالى، ح:2675

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتا ہوں۔“

اللہ اپنے بندوں کو اپنی رحمت کے بہ قدر ہی نوازتا ہے، بندہ ایک قدم اللہ کی طرف اُٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر اس کی طرف آتا ہے۔ اللہ کی طرف سے رحمت اور مغفرت کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں، دیر صرف اس کے بندے کی طرف سے ہے۔ اللہ تو اپنے خطاکار بندے کی راہ دیکھتا ہے، یہی نہیں بلکہ روزانہ رات کے آخری پہر آسمانِ دنیا پر آکر خود آوازیں لگاتا ہے کہ کوئی اپنے گناہوں کو معاف کرانا چاہتا ہے تو آجائے، میں اس کو پروانۂ مغفرت تھمانے کے لیے خود آ پہنچا ہوں۔ مگر بصد افسوس! کہ بندہ ایسے خوابِ غفلت میں غرق ہوتا ہے کہ اسے خود اپنی نجات کی پرواہ ہی نہیں ہوتی۔

فرضی و نفلی نماز کے لیے جانے کا اجر و ثواب

● سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ مَشٰى إِلٰى صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ فِي جَمَاعَةٍ فَهِيَ كَحَجَّةٍ، وَمَنْ مَشٰى إِلٰى صَلاَةِ تَطَوُّعٍ، فَهِيَ كَعُمْرَةٍ تَامَّةٍ)).[1]

”جو باجماعت نمازِ فرض کی ادائیگی کے لیے چل کر جاتا ہے تو (اس کا یہ عمل) حج کی طرح ہے اور جو نفلی نماز کے لیے چل کر جائے (اس کا یہ عمل) کامل عمرے کے مثل ہے۔“

رات کے اندھیرے میں مسجد جانے کی فضیلت

● سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ مَشٰى فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ آتَاهُ اللّٰهُ نُوراً يَومَ

---

① المعجم الكبير للطبراني:7578–صحيح الجامع للألباني:6556

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقِيَامَةِ)).[1]

”جو شخص رات کے اندھیرے میں مساجد کی طرف چل کر جائے اسے روزِ قیامت اللہ تعالیٰ نور عطا فرمائے گا۔“

ہر قدم کے بدلے گناہ کی معافی اور نیکی کا ثواب

- سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ رَاحَ إِلٰى مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ، فَخَطْوَةٌ تَمْحُو سَيِّئَةً، وَخَطْوَةٌ تُكْتَبُ لَهُ حَسَنَةٌ ذَاهِبًا وَرَاجِعًا)).[2]

”جو شخص چل کر جامع مسجد میں آئے (اس کا) ہر قدم ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے اور مسجد میں آتے اور واپس جاتے ہوئے ہر قدم کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔“

دُور سے مسجد میں آنے کی فضیلت

- سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً عَنِ الْمَسْجِدِ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَبِيعَ بُيُوتَنَا، فَنَقْتَرِبَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَنَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((إِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خَطْوَةٍ دَرَجَةً)).[3]

”ہمارے گھر مسجد سے دُور تھے تو ہم نے چاہا کہ ہم اپنے گھر بیچ کر مسجد کے قریب آ جائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کر دیا اور فرمایا: یقیناً تمہارے لیے ہر قدم کے بدلے میں ایک درجہ ہے۔“

---

① صحيح ابن حبان: 2044

② صحيح ابن حبان: 2037

③ صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد، ح: 664

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کو اس لیے مسجد کے قریب گھر لینے سے منع فرمادیا کہ وہ جتنا دُور سے مسجد میں آئیں گے تو اتنے زیادہ جنت میں درجات پائیں گے۔

آتشِ جہنم اور مرضِ نفاق سے برأت پائیے

● سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ أَربَعِينَ يَوماً فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الأُولٰى، كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ)).[1]

"جو شخص اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے چالیس روز تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے اس کے لیے دو برأتیں لکھ دی جاتی ہیں: (ایک) جہنم کی آگ سے برأت اور (دوسری) نفاق سے برأت۔"

یعنی وہ جہنم سے بھی آزاد ہو جاتا ہے اور نفاق جیسی خصلتِ رزیلہ سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

روزِ قیامت نُور، بُرہان اور نجات کا حصول

● سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلاَةَ يَوماً فَقَالَ: ((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا، كَانَتْ لَهُ نُوراً وَبُرهَاناً وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظ عَلَيْهَا، لَمْ يَكُنْ لَهُ نُوراً وَلاَ بُرهَاناً وَلاَ نَجَاةً، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلْفٍ)).[2]

"ایک روز آپ ﷺ نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: جس شخص نے نماز کی

---

① سنن ترمذي، أبواب الصلاة، باب في فضل التكبيرة الأولى، ح:241

② مسند أحمد:6576

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظت کی، تو اس کے لئے نماز روشنی، دلیل اور قیامت کے دن نجات کا باعث بن جائے گی اور جس شخص نے نماز کی حفاظت نہ کی تو وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان، اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔"

ایک طرف نماز پڑھنے پر نجات سے ہمکنار ہونے کی بشارت ہے اور دوسری طرف نہ صرف اس سے محرومی کی وعید ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ بُری خبر دی جا رہی ہے کہ بے نمازی کل قیامت کے روز قارُون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف جیسے اللہ کے دشمنوں اور خدا ہونے کے دعویداروں کے ساتھ ہو گا۔ اس بھیانک سزا سے ہی بہ خوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ نماز کس قدر اہم فریضہ ہے اور اس کا اہتمام نہ کرنا کس قدر بُرے انجام کا موجب ہے۔

فجر و عصر کے اہتمام سے جنت کا حصول

- سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).[1]

"جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں (یعنی فجر و عصر) پڑھے وہ جنت میں داخل ہو گا۔"

ان دونوں کو ٹھنڈی نمازیں اس لیے کہا گیا ہے کہ فجر کے وقت تو دھوپ سِرے سے ہی نہیں ہوتی اور عصر کے وقت دھوپ ماند پڑ جاتی ہے اور تپش کافی حد تک ختم ہو چکی ہوتی ہے، چونکہ یہ دونوں وقت ٹھنڈے ہوتے ہیں، اس لیے ان میں ادا کی جانے والی نمازوں کو بھی ٹھنڈا کہہ دیا گیا۔

- سیدنا رُوَیبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا)).[2]

---

① صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب وقت العصر، ح:548–صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة علیهما، ح:635

② صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة علیهما، ح:634

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ شخص ہرگز جہنم میں نہیں جائے گا جو طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب سے قبل نماز ادا کرے۔''

طلوعِ آفتاب سے پہلے کی نماز سے مراد نمازِ فجر اور غروبِ آفتاب سے پہلے کی نماز سے مراد نمازِ عصر ہے۔

اللہ کے ہاں تمام نمازوں سے افضل نماز

● سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَوَاتِ عِنْدَ اللهِ، صَلاَةُ الصُّبْحِ يَومَ الْجُمعَةِ فِي جَمَاعَةٍ)).[1]

''بلاشبہ جمعے کے دِن صبح کی باجماعت نماز اللہ تعالیٰ کی نظر میں تمام نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے۔''

یاد رہے کہ جمعے کے دِن فجر کی نماز اسی صورت میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام نمازوں سے افضل ہو گی جب وہ جماعت کے ساتھ ادا کی جائے، اگر وہ انفرادی طور پر پڑھی جائے گی تو پھر اس فضیلت کی حامل نہیں ہو گی۔

آدھی اور پوری رات کے قیام کا ثواب پائیے

● سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ، وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ)).[2]

''جو شخص عشاء کے وقت جماعت میں حاضر ہو اُسے آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص عشاء اور فجر (دونوں نمازوں) کے وقت جماعت میں حاضر ہو اُسے ساری

---

① صحيح الجامع للألباني:1119- سلسلة الأحاديث الصحيحة:1566-شعب الإيمان للبيهقي:3045

② سنن ترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء في فضل العشاء والفجر في الجماعة، ح:221

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کے قیام کے مثل اجر و ثواب ملتا ہے۔“

گویا اگر کوئی شخص عشاء کی اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے تو وہ خواہ ساری رات سو کر بھی گزار دے تو پھر بھی اسے رات بھر کے قیام کا اجر و ثواب ملے گا۔

جماعت چھوٹ جانے پر بھی جماعت کا ثواب

- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا، أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلاَّهَا وَحَضَرَهَا، لاَ يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئاً)). [1]

”جو شخص اچھی طرح وضوء کرے، پھر وہ (مسجد میں) آئے تو دیکھے کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے بھی اسی شخص کے مثل اجر و ثواب سے نوازتا ہے جس نے وہ نماز جماعت کے ساتھ حاضر ہو کر پڑھی ہو، یہ ان کے اجر و ثواب سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا۔“

نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اگر باوجود تمام کوشش کے جماعت رہ جائے تو بھی باجماعت نماز کا ثواب مل جاتا ہے۔

نماز کے بعد اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہنے کی فضیلت

- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلاَّهُ الَّذِي صَلّٰى فِيْهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ، أَوْ يَقُمْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ)). [2]

① سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب فیمن خرج یرید الصلاة فسبق بها، ح:564– سنن نسائی، کتاب الإمامة، باب حد إدراك الجماعة، ح:855

② صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب الحدث في المسجد، ح:445

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تم میں سے کوئی بھی شخص جب تک اپنی نمازوالی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہو اور جب تک وہ بے وضوء نہیں ہو جاتا یا اُٹھ نہیں جاتا تب تک فرشتے اس کے لیے یہ دُعا کرتے رہتے ہیں: اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰھُمَّ ارْحَمْهُ "اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔"

اس لیے اگر فراغت کا کچھ وقت میسر ہو اور کوئی ضروری کام نہ ہو تو نماز کے بعد فوراً اُٹھ کر نہیں چلے جانا چاہیے، بلکہ جس قدر ممکن ہو سکے اتنی دیر ضرور بیٹھے رہنا چاہیے، تاکہ فرشتوں کی دعائیں لی جا سکیں۔

فجر کے بعد سے طلوعِ آفتاب تک ذِکرِ الٰہی کرنے کی فضیلت

- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ، ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ: كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ)). قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَامَّةٍ، تَامَّةٍ، تَامَّةٍ)).[1]

"جو شخص صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے، پھر وہ اللہ کا ذِکر کرنے بیٹھ جائے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے، پھر وہ دو رکعتیں پڑھے تو اسے ایک حج اور ایک عمرے جتنا اجر و ثواب ملتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکمل، مکمل، مکمل۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کے لیے تین بار فرمایا کہ یہ عمل کرنے والے کو مکمل حج اور مکمل عمرے کا اجر و ثواب ملے گا، تاکہ اس عمل کی فضیلت خوب واضح ہو جائے۔

جنت میں گھر اور بلندئ درجات

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① سنن ترمذي، أبواب السفر، باب ذكر ما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلاة الصبح حتي تطلع الشمس، ح:586

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

((مَنْ سَدَّ فُرْجَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيتاً فِي الْجَنَّةِ وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً)).[1]

”جو شخص فاصلے کو ختم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنادیتا ہے اوراس کاایک درجہ بلند فرمادیتاہے۔“

اس سے مراد وہ فاصلہ ہے جو باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے صف میں کھڑے دو آدمیوں کے درمیان میں ہوتا ہے۔ لہٰذا اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے نماز میں ایک دوسرے کے پاؤں کے ساتھ پاؤں اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونا چاہیے، تاکہ درمیان میں فاصلہ پیدا نہ ہوسکے اور اس فضیلت کو اپنے نامہ اعمال میں مرقوم کرایا جاسکے۔

گزشتہ گناہوں کی مغفرت کرانے والا عمل

- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا؛ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).[2]

”جب (سورہ فاتحہ) پڑھنے والا (یعنی امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ یقیناً فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، سو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافقت اختیار کر گیا؛ اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ بخش دے گا۔“

جس عمل کا ثواب تیس فرشتے لکھتے ہیں!

- سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا يَوماً نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)). قَالَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ: رَبَّنَا

---

① سلسلة الأحاديث الصحيحة:1892

② صحيح بخارى، كتاب الدعوات، باب التأمين، ح:6402-صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل قول المأموم آمين، ح: 410

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ؟)). قَالَ: أَنَا، قَالَ: ((رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلاَثِيْنَ مَلَكاً يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا)).[1]

"ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ "اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سن لیا جس نے اس کی تعریف بیان کی۔" تو پیچھے سے ایک شخص نے کہا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيهِ "بہت زیادہ اور ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، ایسی تعریف کہ جو پاک ہے اور اس میں برکت کی گئی ہے۔" جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو استفسار فرمایا: ابھی یہ کلمات بولنے والا کون تھا؟ ایک شخص نے کہا: حضور! میں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس کے قریب فرشتوں کو دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک کی یہ کوشش تھی کہ ان کلمات کا اجر و ثواب پہلے وہ لکھے۔"

ہر سجدے کے بدلے ایک درجہ بلند اور ایک گناہ معاف

- سیدنا ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَسْتَقِيمُ عَلَيْهِ وَأَعْمَلُهُ، قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ، فَإِنَّكَ لاَ تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلاَّ رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْكَ خَطِيئَةً)).[2]

"میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتلایئے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں اور اس پر عمل پیرا رہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سجدوں کا اہتمام کر، کیونکہ تو اللہ کو جو بھی سجدہ کرے گا اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند فرمادے گا اور ایک گناہ ختم کر دے گا۔"

---

① صحیح بخاری، كتاب الأذان، باب الجهر في العشاء، ح:766

② صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، ح:488

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سجدوں کے اہتمام سے مراد یہ ہے کہ فرائض کے علاوہ نوافل کی ادائیگی بھی کی جائے اور جس قدر آسانی سے ممکن ہو اتنے زیادہ نوافل ادا کرنے چاہئیں، کیونکہ ایک ایک سجدے کے بدلے میں جنت میں ایک ایک درجہ بلند ہوتا رہتا ہے اور ایک ایک گناہ معاف ہوتا رہتا ہے۔

سجدے کی جگہ کو جہنم کی آگ جلا نہیں پائے گی

● سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ قَوْماً يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ يَحْتَرِقُونَ فِيْهَا إِلاَّ دَارَاتِ وُجُوهِهِمْ حَتّٰى يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ)).[1]

"یقیناً کچھ (ایسے بھی) لوگ جہنم سے نکل کر جنت میں جائیں گے کہ جن کے چہروں کے حلقوں کے علاوہ (جسم کے باقی تمام اعضاء) جل چکے ہوں گے۔"

چہرے کے حلقے سے مراد چہرے کا وہ حصہ جو سجدے میں زمین پر لگتا ہے، یہ حصہ آگ سے محفوظ رہے گا۔

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثاً وَثَلاَثِينَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلاَثاً وَثَلاَثِيْنَ، وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلاَثاً وَثَلاَثِيْنَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)).[2]

① صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ح:191

② صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ح:597

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ **سُبْحَانَ اللہ**، تینتیس (۳۳) مرتبہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اور تینتیس (۳۳) مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھے، یہ ننانوے ہو گئے اور سو (۱۰۰) پورا کرنے کے لیے لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَه‘ لاَ شَرِيْكَ لَه‘ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کو تمام تر تعریفات سزاوار ہیں اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے) پڑھے تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔''

دو آنکھیں جہنم کی آگ کو دیکھ بھی نہیں پائیں گی!

- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَينَانِ لَا يَرَيَانِ النَّارَ: عَينٌ بَكَتْ وَجَلاً مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَعَينٌ بَاتَتْ تَكْلأُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)).[1]

''دو آنکھیں (جہنم کی) آگ کو دیکھ بھی نہیں پائیں گی: ایک وہ آنکھ جو خشیتِ الٰہی سے خوفزدہ ہو کر رو پڑی اور دوسری وہ آنکھ جس نے راہِ خدا میں رات کو جاگ کر پہرہ دیا۔''

ایک جمعہ سے اگلے جمعہ تک کے گناہ معاف

- سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لاَ يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلاَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا

[1] صحيح الجامع للألباني: 4111

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى)).[1]

”جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، نہایت اچھے طریقے سے پاکیزہ ہو جائے، تیل لگائے یا گھر کی خوشبو لگائے، پھر جمعہ کی نماز کے لئے نکلے اور دو لوگوں کے درمیان تفریق نہ ڈالے (یعنی دو آدمیوں کے درمیان میں گھُس کر نہ بیٹھے)، پھر جس قدر نوافل اس کے مقدر میں ہیں؛ ادا کرے، پھر امام کے خطبہ دینے کے وقت خاموش رہے تو اس کے اس جمعے سے لے کر اگلے جمعے کے درمیان کے سب گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“

دس دِن کے گناہ معاف کروائیں!

- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا)).[2]

”جس شخص نے اچھی طرح وضوء کیا، پھر جمعہ پڑھنے آیا، غور سے (خطبہ) سنا اور خاموشی اختیار کی، تو اس کے اس جمعہ سے لے کر (اگلے) جمعہ تک کے گناہ، اور مزید تین دِن کے (یعنی دس دِن کے گناہ) بخش دِیے جاتے ہیں، اور جس شخص نے کنکری کو چھُوا؛ اس نے فضول کام کیا۔“

جمعے کا خطبہ مکمل انہماک اور توجہ سے سننا چاہیے، اور یہ توجہ اس قدر ہو کہ کسی کنکری تک کو بھی نہ ہاتھ لگایا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ خطبہ کسی کنکری کو چھونے کو بھی فضول کام قرار دیا ہے۔ اور ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مذکور ہے کہ اگر کسی شخص نے دورانِ خطبہ (کسی باتیں کرنے والے کو اتنا سا بھی کہہ دیا کہ) خاموش ہو جاؤ، تو اس نے بھی فضول کام کیا۔ (صحیح بخاری: 934-صحیح مسلم: 851) گویا تمام تر توجہ خطبہ

---

① صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الدهن للجمعة، ح:883

② صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة، ح: 857

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سننے پر ہی مرکوز ہو اور ذرا سی توجہ ہٹانے سے بھی مذکورہ اجر و ثواب کے ضیاع کا اندیشہ ہے۔ ہاں البتہ اگر غیر ارادی طور پر یا بھول سے ایسا کوئی کام سرزد ہو جائے، تو وہ اس میں داخل نہیں ہے۔

ہر قدم کے بدلے ایک سال کی نمازوں اور روزوں کا ثواب

● سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ، وَغَدَا وَابْتَكَرَ، وَدَنَا مِنْ الإِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا)).[1]

”جس شخص نے جمعے کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا، جلدی (مسجد میں) آیا، امام کے قریب ہو کر بیٹھا اور کوئی فضول کام نہ کیا تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلے میں ایک سال کے روزوں اور قیام کا عمل لکھ دیا جائے گا۔“

جتنا جلدی آئیں؛ اتنا زیادہ ثواب پائیں

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الجُمُعَةِ غُسْلَ الجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الخَامِسَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ المَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)).[2]

”جو شخص جمعے کے دِن اس طرح غسل کرے جیسے جنابت کا غسل کیا جاتا ہے پھر وہ

---

① سنن نسائی، کتاب الجمعة، باب فضل غسل یوم الجمعة، ح:1381

② صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب فضل الجمعة، ح:881–صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب الطیب والسواك یوم الجمعة، ح:850

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اوّل وقت میں مسجد میں) آئے تو وہ (بہ لحاظِ اجر و ثواب) ایسے ہی ہے کہ جیسے اس نے اُونٹ کی قربانی کی ہے، جو دوسرے وقت میں آئے اس نے گویا گائے کی قربانی کی، جو تیسرے وقت میں آئے اس نے جیسے سینگوں والے مینڈھے کی قربانی کی ہے، جو چوتھے وقت میں آئے اس نے گویا مرغی کی اور جو پانچویں وقت میں آئے اس نے انڈے کی قربانی (کا ثواب لیا) ہے، پھر جب امام (خطبہ دینے کے لیے) نکل آتا ہے تو فرشتے بھی (مسجد میں) آ بیٹھتے ہیں اور خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔"

لہٰذا اونٹ کی قربانی کا اجر و ثواب پانے کے لیے جمعہ کے روز اوّل وقت میں مسجد میں آنا چاہیے، اس کے بعد حسبِ درجہ اس سے کم، پھر اس سے کم ثواب ملتا جائے گا۔ جس طرح سب سے پہلے مسجد میں آنے والے کو سب سے زیادہ اجر و ثواب ملتا ہے اسی طرح سب سے آخر میں آنے والا شخص سب سے کم اجر و ثواب پاتا ہے۔

امام کے قریب ہو کر بیٹھئے

- سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((احْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوا مِنَ الإِمَامِ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لاَ يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرُ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا)).[1]

"وعظ و نصیحت سننے کے لیے حاضر ہوا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو، کیونکہ آدمی مسلسل دُور ہوتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اسے جنت میں بھی پیچھے ہی رکھا جاتا ہے، اگرچہ اسے اس میں داخلہ مل بھی جائے۔"

یعنی جنت میں داخلہ پانے کے باوجود بھی وہ پچھلے مقام پر ہی رہے گا، چنانچہ جنت کے اعلیٰ درجات اور اگلی منازل پانے کے لیے جتنا ممکن ہو سکے امام کے قریب بیٹھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سننے کا یہ فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ بغور خطبہ سننے سے دِل کی گہرائی تک نصیحت اثر کرتی ہے، جو کہ انسان کی اصلاح کا مؤثر ذریعہ بن جاتی ہے۔

---

① مسند أحمد:20130–صحيح الجامع للألباني:200–سلسلة الأحاديث الصحيحة:365

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں سے چھپ کر نماز پڑھنے کی فضیلت

● سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَلاَةُ الرَّجُلِ تَطَوُّعاً حَيْثُ لاَ يَراهُ النَّاسُ تَعْدِلُ صَلاَتُهُ عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ خَمْساً وَعِشْرِينَ)).[1]

"آدمی کا اس جگہ نفلی نماز پڑھنا جہاں اسے لوگ دیکھ نہ سکتے ہوں ایسی جگہ پر نماز پڑھنے سے پچیس (۲۵) گُنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے جہاں لوگ اسے دیکھ رہے ہوں۔"

تنہائی میں بندہ اپنے رب سے گڑگڑا کر، آنسو بہا کر اور ایسی خشوع و خضوع والی حالت میں دعائیں اور باتیں کر سکتا ہے جو وہ لوگوں کے سامنے نہیں کر پاتا۔ یوں وہ اپنے رب کے ساتھ کھل کر دِل کی باتیں کر لیتا ہے اور اپنی حاجات و ضروریات کو ایک خاص اپنائیت کے ساتھ اس کے سامنے بیان کرتا ہے، اس لیے ایسی عبادت کو پچیس گُنا زیادہ اجر و ثواب سے نوازا گیا ہے۔ اس عمل کی ترغیب کا دوسرا مقصد بندے کو ریاکاری سے محفوظ رکھنا بھی ہو سکتا ہے۔

بارہ رکعات کے بدلے جنت میں گھر پائیں

● سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ ثَابَرَ عَلَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ)).[2]

"جس شخص نے بارہ سنتیں ادا کرنے کا اہتمام کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا (وہ بارہ سنتیں یہ ہیں:) ظہر سے پہلے چار رکعات اور دو رکعات اس کے بعد، مغرب کے بعد دو رکعات، عشاء کے بعد دو رکعات اور فجر سے پہلے دو رکعات۔"

---

① صحيح الجامع للألباني: 3821

② سنن ترمذی، أبواب الصلاة، باب ما جاء فيمن صلى في يوم وليلة...، ح: 414

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا ومافیہا سے بہتر دو رکعتیں

● سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)).[1]

''فجر کی دو رکعتیں دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہیں۔''

اس سے مراد فجر کی دو سُنتیں ہیں۔ یہ اس قدر اہمیت اور فضیلت کی حامل ہیں کہ ان کے مقابلے میں اگر ساری دنیا بھی ہو تو وہ بھی ہیچ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فجر کی یہ دو سُنتیں مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ (صحیح مسلم:725)

لمبے قیام والی نماز؛ افضل نماز

● سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طُولُ الْقُنُوتِ)).[2]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسی نماز زیادہ فضیلت کی حامل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لمبے قیام والی۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر لمبا قیام فرماتے ہوتے تھے کہ آپ کے پاؤں سُوجھ جاتے تھے۔ (صحیح مسلم:2819)

آتشِ جہنم کو حرام کر دینے والا عمل

● زوجۂ پیغمبر سیدہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا، حُرِّمَ عَلَى

---

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل رکعتي الفجر، ح:725

② صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب أفضل الصلاۃ طول القنوت، ح:756

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّارِ)).[1]

"جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعات کی پابندی کرتا ہے اس پر (جہنم کی) آگ حرام کر دی جاتی ہے۔"

نمازِ تہجد کے برابر عمل

- سیدنا ابو صالح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ يَعْدِلْنَ بِصَلَاةِ السَّحَرِ)).[2]

"ظہر سے پہلے کی چار رکعات نمازِ تہجد کے برابر ہیں۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے رحمت کے مستحق بنیں!

- سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعاً)).[3]

"اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعات نماز پڑھے۔"

جس گھڑی آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں

- سیدنا عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعاً بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَقَالَ: ((إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ

---

① سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب الأربع قبل الظهر وبعدها، ح:1269-سنن ترمذى، أبواب الصلاة، باب ما جاء في الركعتين بعد الظهر، ح:427-سنن نسائى، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب ثواب من صلى في اليوم والليلة ثنتي عشرة ركعة سوى المكتوبة، ح:1817

② مصنف ابن أبي شيبة:5940-صحيح الجامع للألبانى:882-سلسلة الأحاديث الصحيحة:1431

③ سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب الصلاة قبل العصر، ح:1271

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّمَاءِ، وَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِيْ فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ)).[1]

”رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے سورج زائل ہو جانے کے بعد چار رکعات نماز پڑھا کرتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے: یہ ایسا وقت ہے کہ جس میں آسمان کے دروازے کھول دِیے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی نیک عمل اس وقت میں آسمانوں پر جائے۔“

کھڑے، بیٹھ اور لیٹ کر نماز پڑھنے کا اجر

- سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الَّذِي يُصَلِّي قَاعِدًا، قَالَ: ((مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ، وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ)).[2]

”میں نے نبی ﷺ سے ایسے شخص کے بابت سوال کیا جو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو کھڑے ہو کر نماز پڑھے وہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے، جو بیٹھ کر نماز پڑھے اسے کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا اجر ملتا ہے اور جو لیٹ کر نماز پڑھے اسے بیٹھ کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔“

بیٹھ کر اور لیٹ کر صرف بیماری کی صورت میں ہی نماز پڑھی جا سکتی ہے، یا پھر کسی عذر کی بنا پر، جیسا کہ دورانِ سفر گاڑی میں نماز پڑھنا، کہ جہاں کھڑے ہو کر پڑھنا ممکن نہیں ہوتا۔

جنت میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت پایئے!

- سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَلْ لَكَ حَاجَةٌ؟))

---

① سنن ترمذی، أبواب الوتر، باب ما جاء في الصلاة عند الزوال، ح:478

② صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب صلاة القاعد بالإیماء، ح:1116

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، مُرَافَقَتُكَ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: ((أَوَغَيْرُ ذَالِكَ؟)) قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مُرَافَقَتُكَ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: ((فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ)).[1]

"رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہاری کوئی ضرورت ہے (یعنی اپنا کوئی کام کروانا چاہتے ہو)؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں جنت میں آپ کا ساتھ چاہتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ اور؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بس جنت میں آپ کی رفاقت پانے کی ہی خواہش ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر زیادہ سے زیادہ سجدوں کے ذریعے میری مدد کر۔"

زیادہ سے زیادہ سجدے کرنے سے مراد ہے کثرت سے نوافل کی ادائیگی۔ چنانچہ کثرت سے نوافل پڑھنا جنت میں نبی ﷺ کی رفاقت پانے کا موجب عمل ہے۔

رب تعالیٰ کی قربت کا وقت

- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ، وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)).[2]

"بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب جس حالت میں ہوتا ہے وہ سجدے کی حالت ہے، لہٰذا تم (سجدے میں) زیادہ سے زیادہ دُعا کیا کرو۔"

نبی ﷺ سجدوں میں مندرجہ ذیل دعائیں پڑھا کرتے تھے:

(1) رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي - (سنن أبي داؤد: 874)

"اے اللہ! میری مغفرت فرما، اے اللہ! میری بخشش فرما۔"

(2) اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ، وَجِلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ - (صحيح مسلم: 483)

---

① صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، ح:489

② صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب النهي عن رفع البصر إلى السماء في الصلاة، ح:482

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”اے اللہ! میرے سارے گناہ بخش دے، چھوٹے بھی اور بڑے بھی، اگلے بھی اور پچھلے بھی، ظاہری بھی اور پوشیدہ بھی۔“

(3) **سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي** - (صحيح بخاری: 794، صحيح مسلم: 484)

”اے اللہ! تو نہایت پاک ہے، اے میرے پروردگار! تو اپنی تعریف و ستائش کے ساتھ (نہایت پاک ہے)، اے اللہ! میری مغفرت فرما۔“

نمازِ تہجد کے خواص اور فوائد

● سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلٰى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ لِلإِثْمِ)).[1]

”تہجد کی نماز کا التزام کیا کرو، یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی خصلت ہے اور یہ تمھیں اللہ تعالیٰ کے قریب کر دینے والی، گناہوں کے اثرات مٹانے والی اور گناہ سے روکنے والی ہے۔“

اس حدیثِ مبارکہ میں نمازِ تہجد کے تین عظیم فائدے بیان ہوئے ہیں: (1) اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور بندہ اس کے مقرّبین میں شامل ہو جاتا ہے۔ (2) گزشتہ گناہوں کا کفارہ بنتی ہے۔ (3) گناہ سے باز رکھنے کا ذریعہ ہے۔ ان تینوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جو گناہ ہو چکے ہوتے ہیں نمازِ تہجد ان کا کفارہ بن کر آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھتے ہوئے باری تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے۔

افضل نفلی نماز اور افضل نفلی روزے

● سیدنا حمید بن عبد الرحمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ قِيَامُ اللَّيْلِ، وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ

---

① سنن ترمذی، أبواب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار، ح:3549

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رَمَضَانَ الْمُحَرَّمُ)).[1]

”فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت کی حامل نماز قیام اللیل (یعنی نمازِ تہجد) ہے اور ماہِ رمضان کے بعد افضل روزے محرّم کے ہیں۔“

نمازِ تہجد کے ارادے کا ثواب

● سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَتٰى فِرَاشَهُ، وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ فَيُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ حَتّٰى يُصْبِحَ، كُتِبَ لَهُ مَا نَوٰى، وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ)).[2]

”جو شخص (رات کو سونے کے لیے) اپنے بستر پر لیٹے اور وہ رات کو اُٹھ کر نماز پڑھنے کی نیت رکھتا ہو لیکن اس پر نیند ایسی غالب آئے کہ صبح کو ہی آنکھ کھلے، تو اس کے لیے اس کی نیت کے مطابق ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی نیند اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر صدقہ ہو جاتی ہے۔“

اگر نمازِ تہجد پڑھنے کے لیے اُٹھنے کی نیّت صادق ہو اور ارادہ کامل ہو تو پھر اگر غلبۂ نیند کے باعث آنکھ نہ کھلے تو بھی نیّت کے مطابق تہجد کا اجر و ثواب مل جاتا ہے، اور رات بھر کی نیند اس کے لیے اس کے پروردگار کی طرف سے صدقہ یعنی تحفہ ہو جاتی ہے۔

دعا کرو یا نماز پڑھو؛ قبول ہو گی

● سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا

① سنن نسائی، کتاب قیام اللیل وتطوع النهار، باب فضل صلاة اللیل، ح:1614
② سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلاة، باب ما جاء فیمن نام عن حزبه من اللیل، ح:1344

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. ثُمَّ قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي، غُفِرَ لَهُ، أَوْ قَالَ: فَدَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ، فَإِنْ هُوَ عَزَمَ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ)).[1]

"جس شخص کی رات کو (سوتے ہوئے) آنکھ کھل جائے اور وہ یہ کلمات پڑھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا و لاشریک ہے، اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لائق تمام تر تعریفات ہیں اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔ اللہ بہت پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کسی برائی سے بچنے کی طاقت اور کسی بھلائی کے حصول کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں ہے۔" پھر وہ کہے: رَبِّ اغْفِرْ لِي "اے میرے رب! مجھے بخش دے۔" تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔ یا فرمایا: پھر وہ دُعا کرے تو اس کی دُعا کو قبول کیا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ (قیام اللیل کا) عزم کرے اور اُٹھ کر وضوء کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز کو بھی شرفِ قبولیت بخشا جاتا ہے۔"

قیام میں دس، سو اور ہزار آیات پڑھنے کا اجر

● سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، وَمَنْ قَامَ بِمِئَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ)).[2]

"جو شخص دس آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا، جو شخص سو آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے اس کا نام فرمانبرداروں میں لکھ دیا جاتا ہے اور جو شخص ایک

---

① سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب ما يقول الرجل إذا تعار من الليل، ح:5060–سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به إذا انتبه من الليل، ح:3878

② سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب تحزيب القرآن، ح:1398

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزار آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے اسے بہت زیادہ اجر وثواب اکٹھا کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔"

آیات کے ساتھ قیام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ قیام میں دس، سو یا ہزار آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت کرے۔

ساری رات کے قیام کا اجر وثواب پائیں

● سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ بِمِئَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ، كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ)).[1]

"جو شخص ایک رات میں سو آیات پڑھے، اس کے لیے ساری رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔"

فرشتے کی دعائیں حاصل کیجیے

● سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ عَبْدٌ يَبِيْتُ طَاهِراً إِلاَّ بَاتَ مَعَهُ مَلَكٌ فِي شِعَارِهِ، لاَ يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ إِلاَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ، فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِراً)).[2]

"جو بھی بندہ پاکیزہ (یعنی باوضوء) حالت میں رات بسر کرتا ہے تو اس کے ساتھ ایک فرشتہ رات گزارتا ہے جو اس کے 'شعار' میں موجود رہتا ہے اور رات کی کسی بھی گھڑی میں جب بندہ کروٹ بدلتا ہے تو وہ (اس کے لیے یہ دُعا) فرماتا ہے: **اللهمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِراً** "اے اللہ! اپنے بندے کو بخش دے؛ کیونکہ اس نے پاکیزہ حالت میں رات بسر کی ہے۔"

شعار سے مراد وہ کپڑا ہے جو بدن سے چمٹا ہوتا ہے، یعنی تحتانی لباس۔ گویا فرشتہ اس

---

① مسند أحمد: 16999- صحيح الجامع للألباني: 6468- سلسلة الأحاديث الصحيحة: 644

② المعجم الكبير للطبراني: 13620- صحيح الجامع للألباني: 3936

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بدن کے ساتھ چمٹ کر رات بسر کرتا ہے اور رات کے کسی بھی پہر میں بندہ جب کروٹ لیتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔ اتنا بڑا انعام صرف اس چھوٹے سے عمل کے صلے میں حاصل ہو جاتا ہے کہ رات پاکیزہ حالت میں گزاری جائے، یعنی سوتے وقت وضوء کر لیا جائے۔

دنیا و آخرت کی بھلائیاں پایئے

● سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِراً، فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَسْأَلَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَيْراً مِنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)).[1]

"جو بھی مسلمان شخص (سونے کے) اذکار کر کے باوضوء حالت میں رات گزارتا ہے تو رات کو جب بھی کروٹ لیتے ہوئے وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرما دیتا ہے۔"

قدیم و جدید، عمداً و سہواً اور علانیہ و پوشیدہ؛ سب گناہ معاف

● سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"اے چچا جان! کیا میں آپ کو ایک ہدیہ، عطیہ اور تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس باتیں نہ سکھلاؤں کہ جن پر آپ عمل کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے، قدیم و جدید، غلطی سے یا جان بوجھ کر کیے ہوئے، چھوٹے بڑے اور پوشیدہ و علانیہ کیے ہوئے تمام گناہ بخش دے گا، وہ دس باتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعات پڑھیں، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سی دوسری سورت پڑھیں، پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائیں اور آپ قیام کی حالت میں ہی ہوں تو پندرہ بار یہ تسبیح پڑھیں: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

---

① سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في النوم على طهارة، ح:5042

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پھر رکوع کریں اور حالتِ رکوع میں دس بار یہی تسبیح پڑھیں، پھر رکوع سے سر اُٹھائیں اور دس بار یہی تسبیح پڑھیں، پھر سجدہ کریں تو سجدے میں دس بار یہ پڑھیں، سجدے سے سر اُٹھائیں تو دس بار یہ تسبیح پڑھیں، پھر دوسرا سجدہ کریں تو اس میں بھی دس بار یہی تسبیح پڑھیں اور سجدے سے سر اُٹھائیں تو دس بار پھر پڑھیں۔ یہ کُل پچھتر (۷۵) تسبیحات ہوئیں۔ چار رکعات میں سے ہر رکعت میں آپ اسی طرح کریں۔ اگر استطاعت ہو تو ہر روز (یہ نمازِ تسبیح) پڑھیں، اگر روز ممکن نہ ہو تو ہفتے میں ایک بار پڑھ لیا کریں، لیکن اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو مہینے میں ایک بار، اور اگر آپ سے اتنا بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار پڑھ لیں، لیکن اگر سال بھر میں بھی نہ پڑھ سکیں تو (کم از کم) اپنی زندگی میں ایک بار (ضرور) پڑھ لیں۔" [1]

ایک گناہ معاف، ایک درجہ بلند اور ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے

- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا تَنْتِفُوا الشَّيبَ، فَإِنَّهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الإِسْلَامِ، كُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، وَرُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ)). [2]

"تم سفید بال مت اُکھاڑا کرو، کیونکہ یہ مسلمان کا نُور ہیں، جس شخص کو بہ حالتِ اسلام سفید بال آجائیں ان کی وجہ سے اس کی ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، اس کا ایک گناہ ختم اور ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔"

جنت کے ریشمی لباس کے حقدار بنیں

- سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب صلاة التسبيح، ح:1297، سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة، باب ما جاء في صلاة التسبيح، ح:1387

② صحيح ابن حبان:2974

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتاً فَكَتَمَ عَلَيْهِ، غُفِرَ لَهُ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً، وَمَنْ كَفَّنَ مَيِّتاً كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ سُنْدسِ وَإِسْتَبْرَقِ الْجَنَّة، وَمَنْ حَفَرَ لِمَيِّتٍ قَبْراً فَأَجَنَّهُ فِيْهِ، أُجْرِي لَهُ مِنَ الأَجْرِ كَأَجْرِ مَسْكَنٍ أَسْكَنَهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).[1]

”جس نے کسی میّت کو غسل دیا اوراس کے عیوب کی پردہ پوشی کی تو اسے چالیس مرتبہ بخش دیا جاتا ہے، جس نے کسی میّت کو کفن پہنایا اللہ تعالیٰ اسے نرم وباریک اور موٹے ریشم کا جنتی لباس پہنائے گا اور جس نے میت کے لیے قبر کھودی اوراسے اس میں دفنایا تو اسے ایسے اجر سے نوازا جائے گا کہ جیسے اس نے اس (میت) کو قیامت تک کے لیے رہائش فراہم کر دی ہو۔“

اُحد پہاڑ سے زیادہ اجر وثواب پائیں

- سیدنا اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! الْقِيرَاطُ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ هٰذَا)).[2]

”جس نے کسی کی نمازِ جنازہ پڑھی اس کے لیے ایک قیراط (اجر) ہے اور جو میت کو دفنا دیے جانے تک جنازے کے ساتھ شریک رہا اس کے لیے دو قیراط ہیں، اوراس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! ایک قیراط اس اُحد پہاڑ سے بھی بہت بڑا ہے۔“

اللہ تعالیٰ قبر کی آزمائش سے بچا لیتا ہے!

- سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① الترغيب والترهيب للمنذري:2492

② سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ما جاء في ثواب من صلى على جنازة ومن انتظر دفنها، ح:1541

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلاَّ وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)).[1]

"جو بھی مسلمان جمعے کے دِن یا جمعے کی رات کو وفات پاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبر کے فتنے سے محفوظ رکھتا ہے۔"

جائے ولادت سے جائے وفات تک کے بقدر جنت میں جگہ

- سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِالْمَدِينَةِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((يَا لَيْتَهُ مَاتَ فِي غَيْرِ مَولِدِهِ)). فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ: وَلِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ فِي غَيرِ مَولِدِهِ، قِيسَ لَهُ مِنْ مَولِدِهِ إِلٰى مُنْقَطَعِ أَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ)).[2]

"ایک شخص مدینہ میں فوت ہو گیا اور وہ مدینہ میں ہی پیدا ہوا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھایا اور فرمایا: کاش یہ اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی اور جگہ فوت ہوتا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی اور جگہ پر فوت ہوتا ہے تو اس کی جائے پیدائش سے لے کر جائے وفات تک پیمائش کر کے اتنی ہی جگہ اسے جنت میں دے دی جاتی ہے۔"

جنت میں 'بیت الحمد' نام کا ایک گھر بنا دیا جاتا ہے

- سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کسی آدمی کا بیٹا فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے پوچھتا ہے: تم نے میرے بندے کے بیٹے کی رُوح قبض کر لی ہے؟ وہ کہتے ہیں: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم

---

① سنن ترمذی، أبواب الجنائز، باب ما جاء فيمن مات يوم الجمعة، ح:1074

② سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ما جاء فيمن مات غريبا، ح:1614

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے میرے بندے کے جگر گوشے کو فوت کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں: جی ہاں، تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: تب میرے بندے نے کیا کہا تھا؟ وہ جواب دیتے ہیں: اس نے تیرا شکر ادا کیا اور إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔[1]

اپنے جگر گوشے کی وفات سے بڑا صدمہ انسان کے لیے کوئی نہیں ہو سکتا، لیکن اس صدمے کو فقط اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تسلیم کرتے ہوئے صبر کا مظاہرہ کرنا اور آہ وبکاء کرنے کی بہ جائے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھے، تو وہ مذکورہ فضیلت کا حقدار ٹھہرے گا۔

مجھے تیرے لیے جنت سے کم ثواب پسند نہیں!

● سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَقُولُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: ابْنَ آدَمَ إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى، لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ)).[2]

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اگر تو صدمے کے پہلے وقت میں صبر کرے اور ثواب کی اُمید رکھے، تو میں تیرے لیے جنت سے کم ثواب پسند نہیں کروں گا۔“

صدمے کے پہلے وقت سے مراد ہے صدمہ پہنچنے کے فوراً بعد صبر سے کام لینا، اور در حقیقت یہی اصل صبر ہے، کیونکہ اسے صبر نہیں کہا جا سکتا جس میں پہلے تو خوب رودھولیا جائے، بعد میں کہا جائے کہ میں نے صبر کیا۔ بعد میں تو رفتہ رفتہ انسان برداشت کر ہی لیتا ہے، اصل آزمائش مصیبت اور غم پہنچنے کے فوری بعد ہوتی ہے۔ اس وقت آہ وبکاء کرنے کی بہ جائے برداشت سے کام لینے والے کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں ”بیت الحمد“ نامی ایک گھر بنا دیتا ہے۔

---

① سنن ترمذی، أبواب الجنائز، باب فضل المصيبة إذا احتسب، ح:1021

② سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الصبر على المصيبة، ح: 1597

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت سے کم کوئی جزا نہیں!

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ، إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ، إِلاَّ الْجَنَّةَ)).[1]

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے پاس اپنے اس بندے کے لیے سوائے جنت کے اور کوئی جزا نہیں ہے کہ جب میں اس کی کوئی پیاری چیز (یعنی اس کا بچہ) دنیا سے اُٹھالیتا ہوں اور پھر وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرتا ہے۔"

بچوں کی وفات پر صبر کرنے پر جنت کا انعام

● سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ، يَمُوتُ لَهُ ثَلاثَةٌ مِنَ الوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ)).[2]

"لوگوں میں سے جس بھی مسلمان شخص کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمادے گا، اور ایسا محض اس کی خاص رحمت کی بنا پر ہو گا جو وہ ان پر کرے گا۔"

روزِ قیامت شان و شوکت والا شاندار لباس

● سیدنا عمرو بن حزم اپنے باپ سے اور وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَزِّي أَخَاهُ بِمُصِيْبَةٍ، إِلاَّ كَسَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَومَ الْقِيَامَةِ)).[3]

---

① صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب العمل الذي يبتغى به وجه الله، ح:6424
② صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ما قیل فی أولاد المسلمین، ح: 1381
③ سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ما جاء في ثواب من عزى مصابا، ح:1601

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جو بھی بندۂ مومن اپنے (مسلمان) بھائی پر کوئی مصیبت آن پڑنے پر اس سے تعزیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن شان و شوکت والا شاندار لباس پہنائے گا۔“

چار، تین اور دو گواہیوں سے جنت کا حصول

● سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَيُّمَا مُسْلِمٌ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّة)). قُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: ((وَثَلاثَةٌ)). قُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ((وَاثْنَانِ)). ثُمَّ لَمْ نَسأَلهُ عَنِ الْوَاحِدِ.[1]

”جس بھی (فوت ہونے والے) مسلمان شخص کے حق میں چار بندے اس کے اچھا ہونے کی گواہی دے دیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ ہم نے عرض کیا: تین گواہی دیں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین بھی۔ ہم نے (پھر) پوچھا: اور دو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو بھی۔ پھر ہم نے ایک کا سوال نہیں کیا۔“

واضح رہے کہ میّت کے متعلق ان لوگوں کی ہی گواہی کا اعتبار ہو گا جو دِیندار اور دیانت دار ہوں، کیونکہ فاسق اور بدکردار لوگ تو اپنے جیسے شخص کی ہی تعریف کریں گے۔ اور ان لوگوں کی بھی میّت کے بارے میں گواہی معتبر نہیں ہو گی جن کی میّت کے ساتھ کوئی دشمنی یا حسد ہو، کیونکہ ایسی صورت میں وہ کبھی بھی میّت کے بارے میں اچھے تأثرات کا اظہار نہیں کریں گے۔

اس کو جنّت ملے گی!

● سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ مَظْلُومًا فَلَهُ الْجَنَّةُ)).[2]

---

① صحيح بخاری، كتاب الجنائز، باب ثناء الناس على الميت، ح:1368

② سنن نسائی، كتاب تحريم الدم، باب من قتل دون ماله، ح: 4091

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا ناحق قتل کر دیا گیا، اسے جنت ملے گی۔“

ایک روایت میں ایسے شخص کو شہید قرار دیا گیا ہے۔ (صحیح بخاری: 2480، صحیح مسلم: 141) انسان کے دِین، جان اور عزت کی حفاظت کی طرح اس کے مال کی حفاظت بھی اسلامی تعلیمات کا بنیادی عنصر ہے۔ اگر کوئی چور یا ڈاکو کسی کے مال کو ہتھیانے کی کوشش کرتا ہے تو اپنے مال کو بچانے کے لیے اس سے لڑنا شرعی حق ہے۔ پھر اس دفاع میں اگر اس کی جان چلی جاتی ہے تو اسے شہادت کا درجہ ملے گا اور یہ جنت میں داخلہ پائے گا۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ جب مال کی حفاظت کے لیے لڑنا شریعت نے جائز قرار دیا ہے تو پھر دِین، جان اور عزت کے دفاع کے لیے لڑنا بالاولیٰ جائز ہے۔

میت کو فائدہ پہنچانے والی تین چیزیں

● سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا مَاتَ الْإِنسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلاَّ مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلاَّ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ علمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْ لَهُ)).[1]

”جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس سے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے، سوائے تین اعمال کے: صدقۂ جاریہ، ایسا علم کہ جس سے فائدہ اُٹھایا جاتا ہو اور نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرے۔“

یعنی یہ تین اعمال انسان کی وفات کے بعد بھی اس سے منقطع نہیں ہوتے بلکہ اس کو ان کا اجر و ثواب ملتا رہتا ہے۔

اولاد کی نیک تربیت کیجیے؛ تاکہ آخرت سنور جائے

● سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ:

① صحيح مسلم، كتاب الهبات، باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، ح:1631

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا رَبِّ! أَنّٰى لِي هٰذِهِ؟ فَيَقُولُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ)).[1]

''یقیناً اللہ تعالیٰ نیک آدمی کا جنت میں ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے تو وہ آدمی کہتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ درجہ مجھے کیسے ملا؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیرے لیے تیری اولاد کے استغفار کرنے کی وجہ سے۔''

معلوم ہوا کہ کسی شخص کی وفات کے بعد اگر اس کی اولاد اس کے لیے مغفرت کی دعائیں کرتی رہے تو اس کا اسے فائدہ ہوتا ہے اور اس کے درجات بلند ہوتے ہیں۔

قبر کی گرمی دُور اور روزِ قیامت سائے کا حصول

- سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ أَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُورِ، وَإِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ)).[2]

''یقیناً صدقہ اپنے مالک (یعنی صدقہ کرنے والے) سے قبر کی گرمی کو ختم کر دیتا ہے اور مومن روزِ قیامت اپنے صدقے کے سائے میں ہی سایہ حاصل کرے گا۔''

ایک صدقے سے دو عظیم فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ صدقہ کرنے والا ایک تو قبر کی گھٹن اور گرمی سے محفوظ رہتا ہے اور دوسرا کل روزِ قیامت جب کوئی سایہ نہیں ہو گا، تو اس وقت یہ اپنے صدقے کے سائے میں کھڑا ہو گا۔ اس لیے ان دونوں مشکل مرحلوں میں اپنے لیے آسانی کا سامان کیجیے اور جس قدر استطاعت ہو اتنا راہِ خدا میں صدقہ کیا کیجیے۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: ((اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)) ''(جہنم کی) آگ سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے (کا صدقہ کرنے) کے ذریعے ہی۔'' (صحیح بخاری: 1417، صحیح مسلم: 1016) تو گویا اگر بہت سا مال صدقہ کرنے کی استطاعت نہ ہو تو بھی کوئی حرج نہیں، جس قدر استطاعت ہو اتنا ہی صدقہ کر دیا جائے، حتیٰ کہ اگر مکمل کھجور بھی نہ ہو بلکہ کھجور کا

---

① صحيح الجامع للألباني: 1617 - سلسلة الأحاديث الصحيحة: 1598

② المعجم الكبير للطبراني: 14207 - شعب الإيمان للبيهقي: 3347 - سلسلة الأحاديث الصحيحة: 3484

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ٹکڑا ہی میسر ہو تو اسے بھی اگر خلوص کے ساتھ اور ثواب کی نیّت سے صدقہ کر دیا جائے تو بھی مذکورہ فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

صدقے سے ستّر شیطانوں کے جبڑے ٹوٹ جاتے ہیں

- سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا يُخْرِجُ رَجُلٌ شَيْئاً مِنَ الصَّدَقَةِ، حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهَا لِحيَيْ سَبْعِيْنَ شَيْطَاناً)).[1]

”جب کوئی شخص کسی چیز کو صدقہ و خیرات میں نکالتا ہے تو ستّر شیطانوں کے جبڑے ٹوٹ جاتے ہیں۔“

صبح سویرے فرشتوں کی دعائیں لیجیے

- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ، إِلاَّ مَلَكَانِ يَنْزِلاَنِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقاً خَلَفاً، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكاً تَلَفاً)).[2]

”روزانہ صبح کو جب لوگ اُٹھتے ہیں تو (آسمان سے) دو فرشتے اترتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا اچھا بدلہ دے۔ اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! مال کو (خرچ کرنے سے) روک رکھنے والے کا مال تلف کر دے۔“

یہ دو فرشتے روزانہ اس شخص کے حق میں خیر و برکت کی دعا کرتے ہیں جو اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کرتا ہے اور جو استطاعت ہونے کے باوجود کنجوسی کرتا ہے اور صدقہ نہیں کرتا تو اس کو تباہی و بربادی کی بد دعا دیتے ہیں۔

---

① المستدرك للحاكم: 23012-مسند أحمد: 23012-صحيح الجامع للألبانی: 5814-سلسلة الأحاديث الصحيحة: 1268

② صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب قول الله تعالى: فأما من أعطى واتقى... ، ح: 1442-صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب في المنفق والممسك، ح: 1010

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کونسا صدقہ افضل ہے؟

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((جَهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ)).[1]

"اے اللہ کے رسول! کونسا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تھوڑے مال والا شخص محنت کر کے جو صدقہ کرے (وہ تمام صدقات سے افضل ہے) اور (صدقہ کرتے وقت) ان لوگوں سے ابتداء کر جن کی تو پرورش کرتا ہے۔"

جو شخص خود بہ قدرِ گزر بسر ہی کماتا ہو اور پھر اپنی محنت مزدوری کی کمائی سے اللہ کی راہ میں بھی کچھ نہ کچھ خرچ کر دیتا ہو تو یہ اس کا واقعتاً عظیم عمل ہے۔ اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے صدقے کو افضل قرار دیا ہے۔

بہترین صدقہ کونسا ہے؟

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ)).[2]

"بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد بھی انسان مالدار رہے، اور ان لوگوں سے ابتداء کر جن کی تو پرورش کرتا ہے۔"

یعنی ایسا نہ ہو کہ وہ صدقہ کرنے کے بعد خود محتاج ہو جائے، بلکہ اپنی ضرورت کے بہ قدر بچا کر رکھنے کے بعد ہی صدقہ کیا جائے، اور اگر دونوں کام ممکن نہ ہوں تو پھر بہتر صورت یہی ہے کہ صدقہ نہ کیا جائے بلکہ اپنی ضرورت کو پورا کیا جائے۔

---

① سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب طول القيام، ح:1449-سنن نسائی، كتاب الزكاة، باب جهد المقل، ح:2526

② صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب لا صدقة إلا عن ظهر غنى، ح:1426-صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى، ح:1034

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ دونوں احادیث میں آخری الفاظ یکساں ہیں، یعنی آپ ﷺ نے یہ حکم فرمایا ہے کہ صدقہ کرتے وقت پہلے ان لوگوں پر صدقہ کیا جائے جو تمہارے زیرِ کفالت ہوں۔ تو گویا معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ حق اہل خانہ اور بیوی بچوں کا ہے، پہلے ان کی ضروریات کو پورا کیا جائے، پھر اگر اضافی ہو تو اسے راہِ خدا میں صدقہ کیا جائے۔

صدقہ گناہوں کی آگ بجھاتا ہے

- سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَصَدَّقُوا وَلَوْ بِتَمْرَةٍ، فَإِنَّهَا تَسُدُّ مِنَ الْجَائِعِ وَتُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ)).[1]

”صدقہ کیا کرو، کیونکہ یہ بھوکے (کی بھوک) دُور کرتا ہے اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔“

بھوک دُور کرنے کے دو معنی ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ جس شخص پر صدقہ کیا جاتا ہے وہ اس سے اپنے لیے خورونوش کا سامان لے لیتا ہے اور اپنا پیٹ بھر لیتا ہے، دوسرا معنی یہ ہے کہ صدقہ کرنے والے کو اس کے بدلے میں مزید دولت حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت فرماتا ہے۔ پھر جس طرح پانی ڈالنے سے آگ کا نام و نشان مٹ جاتا ہے اسی طرح صدقہ کرنے سے گناہوں کا صفایا ہو جاتا ہے۔

اللہ کا محبوب ترین بندہ کون؟

- سیدنا حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللهِ تَعَالٰى أَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهِ)).[2]

”سب سے پسندیدہ بندہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ ہے جو اپنے خاندان والوں کے لیے سب

① صحيح الجامع للألباني: 2951–الزهد لابن المبارك: 651
② صحيح الجامع للألباني: 172

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ نفع رساں ہو۔“

اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر عجیب کرم فرمائیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان اگر اپنے بیوی بچوں، اہلِ خانہ اور رشتے داروں کو بھی کوئی فائدہ پہنچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنے ہاں سے رائیگاں نہیں جانے دیتا، بلکہ اس کی بھی قدر کرتا ہے اور اس کے صلے میں اسے اپنی محبت سے نوازتا ہے۔ حالانکہ بندہ درحقیقت اپنا فرض ہی ادا کر رہا ہوتا ہے۔

رشتہ دار پر صدقے کا دوہرا اجر

● سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَعَلٰى ذِي الْقَرَابَةِ اثْنَتَانِ، صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ)).[1]

”کسی مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہی ہے جبکہ کسی قرابت دار پر صدقہ کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔“

یعنی کسی عام مسکین پر صدقہ کرنے سے صرف صدقے کا اجر و ثواب ملتا ہے جبکہ کسی رشتے دار غریب پر صدقہ کرنے سے دوگُنا اجر و ثواب ملتا ہے: ایک صدقہ کرنے کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

● سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الصَّدَقَةُ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ)).[2]

”سب سے زیادہ فضیلت کا حامل صدقہ وہ ہے جو بہت زیادہ دشمنی رکھنے والے رشتہ دار پر کیا جائے۔“

اس صدقے کو افضل اس لیے قرار دیا گیا ہے کیونکہ اس سے جہاں صدقہ کرنے والے کو اجر و ثواب ملتا ہے وہاں اس سے بڑا فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ اس رشتے دار کے دِل میں

---

① سنن نسائی، كتاب الزكاة، باب الصدقة على الأقارب، ح:2582-سنن ابن ماجه، كتاب الزكاة، باب فضل الصدقة، ح:1844

② مسند أحمد:23577

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نرمی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اس کے اس حسنِ سلوک کی قدر کرتے ہوئے صلح کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے۔ یوں دو ٹوٹے ہوئے خاندان فقط ایک صدقے کے ذریعے مل جاتے ہیں اور یہ یقیناً بہت بڑی نیکی ہے۔

خرچ ایک کرے، ثواب دو کو ملے

● سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا، وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا اكْتَسَبَ، وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ)).[1]

"جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے اور اس کی نیت مال برباد کرنے کی نہ ہو تو اسے اس کا اجر ملے گا، خاوند کو وہ مال کمانے کی وجہ سے ثواب ملے گا اور عورت کو خرچ کرنے کی وجہ سے۔"

بشرطیکہ عورت کی نیّت خیر و بھلائی کی ہو، یعنی وہ کسی محتاج و مفلس کی مدد کرے، یا راہِ خدا کی کسی اور مد میں خرچ کرے۔ اس صورت میں میاں بیوی دونوں کو ہی اس صدقے کا اجر ملے گا۔

گزشتہ گناہوں کو بخش دِیا جاتا ہے!

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).[2]

"جس شخص نے ایمان اور ثواب کی نیت سے ماہِ رمضان کے روزے رکھے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں، جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا (یعنی

---

① صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب من أمر خادمه بالصدقة ولم يناول بنفسه، ح:1425- صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب أجر الخازن الأمين، والمرأة إذا تصدقت من بيت زوجها غير مفسدة، ح:1024

② سنن ترمذی، أبواب الصوم، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، ح:683

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تراویح وغیرہ پڑھیں) اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے شبِ قدر کا قیام کیا اس کے پچھلے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔"

جنت کا ایک دروازہ صرف روزے داروں کے لیے خاص

● سیدنا سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ)).[1]

"بلاشبہ جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ریّان ہے، روزِ قیامت اس سے روزے دار داخل ہوں گے، ان کے سوا اس سے کوئی بھی داخل نہیں ہو گا، آواز لگائی جائے گی کہ روزے دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہوں گے اور (جنت میں) اس دروازے سے ان کے علاوہ کوئی نہیں جائے گا، پھر جب وہ اندر چلے جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور ان کے سوا اس سے کوئی داخل نہیں ہو گا۔"

اس عمل کی جزا میں ہی دوں گا!

● سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ اللّٰهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)).[2]

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یقیناً روزہ میرے لیے (رکھا جاتا) ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا،

---

① صحيح بخاری، کتاب الصوم، باب الريان للصائمين، ح:1896-صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، ح:1152

② صحيح بخاری، کتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: يريدون أن يبدلوا كلام الله، ح:1805-صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، ح:1151

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاشبہ روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: (ایک) جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسرا) جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا اور وہ اسے جزا دے گا تو یہ خوش ہو گا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی مہک سے بھی زیادہ پیاری ہے۔“

یہ دو خوشیاں اس جزا کے علاوہ ہیں جس سے اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت نوازے گا۔ اللہ تعالیٰ نے دیگر اعمال کے اجر و ثواب کی طرح روزے کے ثواب کا بندوں کو نہیں بتلایا، بلکہ اسے اپنے پاس ہی محفوظ رکھا ہے اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ روزے دار کو اس کی جزا عنایت فرما کر اسے دو جہان کی خوشیوں سے نواز دے گا۔

اللہ کی رحمت اور فرشتوں کی دعائیں پائیے!

- سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((السَّحُوْرُ أَكْلُهُ بَرَكَةٌ فَلاَ تَدَعُوهُ، وَلَوْ أَنْ يَجْرَعَ أَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ)).[1]

”سحری کا کھانا برکت ہے، لہٰذا اسے نہ چھوڑا کرو، اگرچہ تم میں سے کوئی پانی کا گھونٹ ہی پی لے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے ان کے لیے رحمت کی دُعا کرتے ہیں۔“

یعنی اگر دیر سے آنکھ کھلنے کی وجہ سے یا کھانے کی کوئی چیز میسر نہ ہونے کے باعث سحری کھانا ممکن نہ ہو تو پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا جائے، اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فرشتوں کی دعاؤں کے حقدار بن جائیں گے۔

روزے دار کو افطاری کرانے کا اجر و ثواب

- سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① مسند أحمد: 11101–صحيح الجامع للألباني: 3683

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ فَطَّرَ صَائِماً، كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، لَا يُنْقَصُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ)). [1]

”جس نے روزے دار کی افطاری کرائی اس کے لیے روزے دار کے مثل ہی اجر وثواب لکھ دیا جاتا ہے اوراس کے ثواب سے بھی کچھ کم نہیں ہوتا۔“

افطاری کرانے والے کو اپنے روزے کا بھی ثواب ملے گا اور افطاری کرنے والے کے برابر بھی ثواب ملے گا، یعنی اسے دو گُنا ثواب سے نوازا جائے گا، اور ایسا بھی نہیں ہو گا کہ اس کو دو گُنا اجر دینے سے افطاری کرنے والے کا اجر کم کر دِیا جائے گا، نہیں بلکہ رحمتِ خداوندی اس قدر بے کراں ہے کہ اس کو بھی کامل اجر سے نوازے گا۔

سال بھر کے روزوں کے برابر اجر وثواب پائیں

- سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((جَعَلَ اللّٰهُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، الشَّهْرُ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ، وَصِيَامُ سِتّةِ أَيَّامٍ بَعْدَ الشَّهَرِ تَمَامُ السَّنَةِ)). [2]

”اللہ تعالیٰ نے نیکی کو دس گُنا تک مقرر کیا ہے، لہٰذا ایک مہینہ دس مہینوں کے برابر ہوا اور (رمضان کے) مہینے کے بعد (شوال کے) چھے دِنوں کے روزے پورے سال کے روزوں کے برابر ہیں۔“

ایک مہینے کو دس سے ضرب دِیا جائے تو دس مہینے بن جاتے ہیں، پھر چھے دِنوں کو دس سے ضرب دِیا جائے تو دو مہینے بن جاتے ہیں، یوں ایک سال مکمل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ماہِ رمضان کے روزوں کے بعد شوال کے چھے دِنوں کے روزے رکھنا گویا پورے سال کے روزے رکھنے کے برابر اجر وثواب کا حامل عمل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایک نیکی کو دس گُنا تک لکھتا ہے۔

---

① سنن ترمذی، أبواب الصوم، باب ما جاء في فضل من فطر صائما، ح:807-سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب في ثواب من فطر صائما، ح:1746

② صحيح ابن خزيمة:2115-صحيح الجامع للألباني:3094

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پچھلے اور اگلے سال کے گناہوں کا کفارہ

● سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، فَقَالَ: ((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ)). قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: ((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ)).[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یومِ عرفہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یومِ عاشوراء کے روزے کے بابت پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔"

نو(۹) ذوالحجہ کو یومِ عرفہ کہتے ہیں جس دِن وقوفِ عرفات ہوتا ہے اور عاشوراء سے مراد دس محرم کا دِن ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو دس محرم کا روزہ رکھتے دیکھا تو استفسار فرمایا کہ یہ دس محرم کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ تو انصار نے بتلایا کہ اس دِن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات دی تھی، تو اس کی خوشی میں یہ اس دِن کا روزہ رکھتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں کہ میں اپنے بھائی کی خوشی مناؤں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دِن کا روزہ رکھا، اور ساتھ یہ فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نو محرم کا بھی روزہ رکھوں گا، تاکہ یہود کی مخالفت ہو جائے۔ (صحیح مسلم:1134)

اس جیسا کوئی عمل نہیں!

● سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مُرْنِي بِعَمَلٍ أَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ، قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ

① صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر، ح:1162

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ)). 1

”اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ جس کے ذریعے میں جنت میں چلا جاؤں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: روزے رکھا کر، اس جیسا کوئی عمل نہیں ہے۔“

وہ شخص جنت میں جائے گا!

- سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ خُتِمَ لَهُ بِصِيَامِ يَوْمٍ دَخَلَ الْجَنَّة)). 2

”جس (کی زندگی) کا خاتمہ روزے کی حالت میں ہو وہ جنت میں جائے گا۔“

یعنی روزے کی حالت میں جس شخص کی وفات ہو جائے اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخلہ عطا فرما دے گا۔

ایک ہزار اور ایک لاکھ نمازوں کا ثواب

- سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيْمَا سِوَاهُ، إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَصَلاَةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مَائَةِ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيْمَا سِوَاهُ)). 3

”میری اس مسجد میں (یعنی مسجدِ نبوی میں) نماز پڑھنا اس کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے؛ سوائے مسجدِ حرام (یعنی بیت اللہ) کے، کیونکہ مسجدِ حرام میں (ادا کی جانے والی) نماز دیگر مساجد میں (پڑھی جانے والی) ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔“

---

① صحيح الجامع الصغير: 4044

② مسند البزار: 2854-الترغيب والترهيب للمنذري:976-سلسلة الأحاديث الصحيحة: 1645

③ مسند أحمد:16117-صحيح الترغيب والترهيب:1172

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دِنوں کا عمل جہاد سے بھی افضل

● سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الأَيَّامِ)) يَعْنِي الْعَشْرِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، إِلاَّ رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَالِكَ بِشَيْءٍ)).[1]

”کوئی بھی ایام ایسے نہیں ہیں کہ جن میں کیا ہوا نیک عمل اللہ تعالیٰ کو ان ایام (میں کیے ہوئے عمل) سے زیادہ پسند ہو، یعنی (ذوالحجہ کے) دس دِن، صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جہاد بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہاں) جہاد بھی نہیں، سوائے اس آدمی کے جو اپنی جان اور مال لے کر نکلے اور ان میں سے کچھ بھی واپس نہ آئے۔“

یعنی جو شخص راہِ خدا میں جہاد کے لیے نکلے اور نہ صرف اپنا مال خرچ کر دے بلکہ اپنی جان کو بھی قربان کر دے، تو فقط ایسا عمل ہی عشرۂ ذوالحجہ میں کیے جانے والے عمل کی فضیلت کو پہنچ سکتا ہے، اس کے سوا کوئی عمل ان کے برابر نہیں ہو سکتا۔

ستّر سال کی مسافت تک جہنم سے دُوری

● سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ صَامَ يَوْماً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيفاً)).[2]

”جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دِن کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے ستّر سال تک کی مسافت تک (جہنم کی) آگ کو دُور فرما دیتا ہے۔“

---

① صحیح بخاری، كتاب الجهاد والسير، باب فضل الصوم في سبيل الله، ح:2840-صحیح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل الصيام في سبيل الله لمن يطيقه، ح:1153

② مسند أحمد:1968-صحيح الترغيب والترهيب:1149

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے سے مراد یہ ہے کہ جو آدمی جہاد کے لیے بھی نکلا ہوا ہو اور ساتھ روزہ بھی رکھا ہو، تو ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کو ستّر سال کی مسافت تک دُور کر دیتا ہے۔

غربت اور گناہوں کا خاتمہ کیجیے

● سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَدِيْمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)). 1

”حج اور عمرے کی پابندی کرو، کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جس طرح آگ کی بھٹّی لوہے کے میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے۔“

پابندی کرنے سے مراد یہ ہے کہ اگر مالی طور پر استطاعت بہ خوبی ہو تو حج و عمرے میں تسلسل رکھو، ایسا کرنے سے گناہوں کا اس طرح نام و نشان مٹ جائے گا جس طرح آگ کی بھٹّی لوہے کے میل کچیل کو سرے سے ختم کر دیتی ہے۔

اس کی جزا تو بس جنت ہی ہے!

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلاَّ الْجَنَّةَ)). 2

”ایک عمرہ دوسرے عمرے تک، ان دونوں کے دوران ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور حجِ مبرور کی جزاء جنّت کے سوا کچھ نہیں ہے۔“

حجِ مبرور سے مراد ایسا حج ہے جس میں نہ کوئی گناہ کا کام کیا جائے، نہ بے ہودگی ہو اور

---

① سلسلة الأحاديث الصحيحة:1185–صحيح الجامع للألباني:253

② صحيح بخارى، كتاب الحج، باب وجوب العمرة وفضلها، ح:1773–صحيح مسلم، كتاب الحج، باب في فضل الحج والعمرة، ويوم عرفة، ح:1349

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہی کسی سے لڑائی جھگڑا کیا جائے، بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔

اس کے لیے جنت واجب ہو گئی!

- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اُغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)).[1]

"اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جس شخص نے اونٹنی کا دوبار دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے بہ قدر وقت بھی راہِ خدا میں قتال کیا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔"

مراد یہ ہے کہ جس نے بالکل تھوڑا سا وقت بھی اللہ کی راہ میں جہاد کیا؛ اس پر بھی جنت واجب ہو جاتی ہے۔

رنج و غم کو دُور کر دینے والا عمل

- سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَإِنَّهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ الْهَمَّ وَالْغَمَّ)).[2]

"جہاد فی سبیل اللہ کا اہتمام کرو، کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ رنج و غم کو ختم کر دیتا ہے۔"

گویا راہِ خدا میں جہاد کرنے سے دُنیوی اور اُخروی دونوں فوائد حاصل ہوتے ہیں، دنیا میں رنج و غم سے نجات مل جاتی ہے اور آخرت میں جنت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس لیے دنیا میں سکون و اطمینان بھری زندگی بسر کرنے کے لیے اور آخرت میں جنت کے عالی درجات پر مقام پانے کے لیے جس قدر استطاعت ہو کسی بھی مد میں جہاد میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیے۔

---

① مسند احمد: 10786 – سلسلة الأحاديث الصحيحة: 905

② مسند احمد: 22719 – صحيح ابن حبان: 4855 – سلسلة الأحاديث الصحيحة: 1941

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو جنت سے ہوا دی جاتی ہے!

● سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رِبَاطُ شَهْرٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ دَهْرٍ، وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطاً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمِنَ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَغُذِيَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهِ، وَرِيحَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيَجْرِي عَلَيْهِ أَجْرُ الْمُرَابِطِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ)).[1]

"ایک ماہ پہرہ دینا زمانہ بھر روزے رکھنے سے افضل ہے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو گیا تو اسے بہت بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رکھا جاتا ہے، اسے اس کے رزق میں سے غذا دی جاتی ہے، جنت سے اس کو ہوا دی جاتی ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا نہیں تب تک اسے پہرہ دینے کا ثواب ملتا رہے گا۔"

زخم سے کستوری کی مہک اور زعفران سا رنگ!

● سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ جُرِحَ جُرْحاً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِيحُهُ كَرِيحِ الْمِسْكِ، لَوْنُهُ لَوْنُ الزَّعْفَرَانِ، عَلَيْهِ طَابِعُ الشُّهَدَاءِ)).[2]

"جسے راہِ خدا میں کوئی زخم آیا وہ قیامت کے دِن ایسے آئے گا کہ اس (کے زخم) کی مہک کستوری کی مہک جیسی ہو گی اور اس کا رنگ زعفران کے رنگ جیسا ہو گا، اس پر شہداء کی مہر ہو گی۔"

مجاہد جہنم میں نہیں جائے گا

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① مسند احمد:23727-صحیح الترغیب والترھیب:1219

② مسند احمد:22110-صحیح ابن حبان:3191-سلسلة الاحادیث الصحیحة:2556

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَداً)).[1]

”کافر اوراسے قتل کرنے والا جہنم میں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکیں گے۔“

یعنی جس طرح مقتول کافر جہنم میں جائے گا اسی طرح اس کو قتل کرنے والا مجاہد جنت کا مہمان بنے گا۔

ایک سو سال کی مسافت کے بقدر جنت کا درجہ

● سیدنا کعب بن مُرّہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ، رَفَعَ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً لَهُ)). فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ النَّحَّامِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا الدَّرَجَةُ؟ قَالَ: ((مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ مِئَةُ عَامٍ)).[2]

”جس شخص کا تیر دشمن تک پہنچا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔ عبدالرحمٰن بن النحام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ درجہ کتنا بڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: دو دَرجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے کہ جس قدر ایک انسان سو سال میں فاصلہ طے کرتا ہے۔“

مجاہد کو تیار کرنے سے مجاہد کے برابر اجر

● سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ جَهَّزَ غَازِياً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ الْغَازِي شَيْئاً)).[3]

”جس شخص نے کسی مجاہد کو تیار کیا اسے اسی کے مثل اجر وثواب ملے گا اور مجاہد کے

---

① صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب من قتل كافرا ثم أسلم، ح:1891

② صحيح ابن حبان:4616-صحيح الترغيب والترهيب:1287

③ سنن ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب من جهز غازياً، ح:2759

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجر و ثواب سے بھی کچھ کمی نہیں ہو گی۔“

یعنی جہاد کرنے والے کو بھی پورا اجر و ثواب ملے گا اور اس کو تیار کرنے والے کو بھی کامل اجر و ثواب سے نوازا جائے گا۔ تیار کرنے سے مراد مجاہد کو اسلحہ اور زادِ راہ فراہم کرنا، یا اس کے بیوی بچوں کی کفالت کی ذِمہ داری اُٹھانا ہے۔

شہداء کا مقام و مرتبہ پایئے!

● سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ)). [1]

”جو شخص سچے دِل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مقام و مرتبے پر پہنچا دیتا ہے، اگرچہ اسے اپنے بستر پر ہی موت آئے۔“

شرط صرف یہ ہے کہ وہ خلوصِ نیت اور صدقِ دِل سے شہادت کا خواستگار ہو۔ پھر اگر وہ کسی عذر کی بنا پر میدانِ جہاد میں نہیں بھی پہنچ پاتا اور اسے بستر پر ہی موت آجاتی ہے، تو بھی اسے شہادت کا اجر و ثواب مل جائے گا۔

مجاہدین کے لیے جنت میں سو درجے

● سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِئَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيْلِهِ، بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَهُوَ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ الْعَرْشُ وَمِنْهُ تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ)). [2]

---

① صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب استحباب طلب الشهادة في سبيل الله، ح:1909

② صحيح بخارى، كتاب الجهاد والسير، باب درجات المجاهدين في سبيل الله، ح:2790

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”بلاشبہ جنت میں سو درجات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیے ہیں، دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان، سو تم جب بھی اللہ تعالیٰ سے (جنت) مانگو تو جنت الفردوس مانگو، کیونکہ یہی جنت کا درمیانی درجہ ہے اور یہی اعلیٰ درجہ ہے، اس کے اوپر عرش ہے اور اس سے جنتی نہریں پھوٹتی ہیں۔“

شہید پر اللہ تعالیٰ کے چھے انعامات

● سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيُرٰى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الأَكْبَرِ، وَيُوضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ، مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ اثْنَتَينِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ)).[1]

”شہید کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں چھے انعامات ہیں: اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اسے بخش دیا جاتا ہے، اسے جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے، عذابِ قبر سے بچا لیا جاتا ہے، بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہتا ہے، اس کے سر پر وقار کا ایسا تاج رکھا جاتا ہے کہ جس کا ایک یاقوت دنیا ومافیہا سے بہتر ہے، بہتّر (۷۲) حوروں سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے اور ستّر (۷۰) قریبی رشتے داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔“

جنت میں جانے والا قاضی

● سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: قَاضِيَانِ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ، رَجُلٌ قَضٰى بِغَيْرِ الْحَقِّ فَعَلِمَ ذَاكَ، فَذَاكَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ لَا يَعْلَمُ فَأَهْلَكَ حُقُوقَ

---

① سنن ترمذي، أبواب فضائل الجهاد، باب في ثواب الشهيد، ح:1663–سنن ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب فضل الشهادة في سبيل الله، ح:2799

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسِ، فَهُوَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ قَضٰى بِالحَقِّ فَذَالِكَ فِي الجَنَّةِ)).[1]

"قاضی (جج) تین قسم کے ہوتے ہیں: دو قاضی جہنمی ہیں اور ایک جنتی۔ وہ شخص جو ناحق فیصلہ کرے اور اسے پتہ بھی ہو کہ وہ غلط کر رہا ہے تو یہ جہنمی ہے اور دوسرا وہ قاضی جس کے پاس علم نہ ہو اور وہ (اپنی جہالت کی وجہ سے) لوگوں کے حقوق غارت کر دے تو یہ بھی جہنمی ہے، (تیسرا) قاضی وہ ہے جو حق پر مبنی فیصلہ کرتا ہے یہ جنتی ہے۔"

وہ نُور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے!

● سیدنا زہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ، الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوْا)).[2]

"بلاشبہ انصاف کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں نُور کے منبروں پر ہوں گے، رحمان عزوجل کے داہنی طرف ہوں گے، اور اس کے دونوں ہاتھ ہی داہنے ہیں، یہ وہ لوگ (ہوں گے) جو اپنے فیصلوں، اپنے اہل وعیال اور اپنے زیرِ نگیں لوگوں کے بارے میں عدل کرتے ہوں گے۔"

سات قسم کے لوگوں کو اللہ اپنے سائے میں جگہ دے گا

● سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلَّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلٰى

---

① سنن ترمذي، أبواب الأحكام، باب ما جاء عن رسول الله في القاضي، ح:1322

② صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب فضيلة الإمام العادل، وعقوبة الجائر، ح:1827

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَفْسِهَا فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ، فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ)).[1]

''سات قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ جنہیں اللہ عزوجل روزِ قیامت سایہ نصیب فرمائے گا (اور) یہ وہ دِن ہو گا کہ جس دِن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا: (۱) عادل حکمران (۲) وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ عزوجل کی عبادت میں صرف کر دی (۳) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے رو پڑا (۴) وہ بندہ جس کا دِل مسجد میں ہی لگا رہتا ہے (۵) وہ دو شخص جو آپس میں فقط رضائے الٰہی کے لیے محبت رکھتے ہیں (۶) وہ آدمی جسے مقام و مرتبہ اور حسن و جمال والی عورت نے اپنی طرف (برائی کی غرض سے) بلایا؛ لیکن اس نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۷) اور وہ شخص جس نے اسقدر چھپا کر صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہیں چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔''

قرض دینے والا جنتی شخص

- سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((دَخَلَ رَجُلٌ الْجَنَّةَ بِسَمَاحَتِهِ، قَاضِيًا وَمُتَقَاضِيًا)).[2]

''ایک شخص اس بناء پر جنت میں داخل ہو گیا کہ وہ فیصلہ کرتے ہوئے اور (قرض کی واپسی کا) تقاضا کرتے ہوئے نرمی برتا کرتا تھا۔''

عرش کا سایہ اور اُخروی پریشانیوں سے نجات پایئے

- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ

---

① صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ بالیمین، ح:1423-صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل إخفاء الصدقۃ، ح:1031

② مسند احمد:7963-صحیح الترغیب والترھیب:1750

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَرْشِهِ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ)).[1]

”جس شخص نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اسے (قرض) معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے اپنے عرش کے سائے کے نیچے جگہ دے گا جس دِن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا۔“

- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ)).[2]

”جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی پریشانیوں سے نجات دے دے تو اسے کسی تنگدست کو مہلت دینی چاہیے یا اسے معاف ہی کر دینا چاہیے۔“

یہ بھی صدقہ ہے!

- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ، أَوْ طَيْرٌ، أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ)).[3]

”جو کوئی مسلمان درخت لگائے یا کھیتی اُگائے، پھر اس سے انسان، پرندے یا چوپائے کھالیں تو یہ اس کے لیے صدقہ ہو گا۔“

- سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى أَهْلِهِ، وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً)).[4]

---

① سنن ترمذي، أبواب البيوع، باب ما جاء في إنظار المعسر والرفق به، ح:1306

② صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب فضل إنظار المعسر، ح:1563

③ سنن ترمذي، أبواب الأحكام، باب ما جاء في فضل الغرس، ح:1382

④ صحيح بخاري، كتاب النفقات، باب فضل النفقة على الأهل، ح:5351

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جب کوئی شخص نیکی کی نیّت سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے تو اس کے لیے وہ بھی صدقہ (لکھ دیا جاتا) ہے۔“

دنیا و آخرت میں آسانیوں کا سامان کیجیے

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)).[1]

”جس نے کسی تنگدست کے لیے آسانی پیدا کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا و آخرت میں آسانیاں پیدا فرمادے گا۔“

چنانچہ اپنی دُنیوی مشکلات اور اُخروی معاملات میں آسانی پیدا کرنے کے لیے کسی تنگدست کی مدد کیجیے اور اس کی اس تنگی کو دُور کرنے کے لیے اس سے ہر ممکن تعاون کیجیے۔

دو چیزوں کی ضمانت سے جنت کی گارنٹی

● سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ)).[2]

”جو شخص مجھے دو جبڑوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ کے جائز استعمال) کی ضمانت دے، میں اسے جنّت کی ضمانت دیتا ہوں۔“

وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گی داخل ہو گی!

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ)).[3]

---

① صحيح ابن حبان:5045-صحيح الترغيب والترهيب:902

② صحيح بخاري، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ح:6474

③ صحيح ابن حبان:4163-صحيح الجامع للألباني:660

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جب کوئی عورت پانچوں نمازیں پڑھے، (رمضان المبارک کے) مہینے کے روزے رکھے، اپنی عزّت کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے، تو وہ جنّت کے جس دروازے سے چاہے گی داخل ہو گی۔“

وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جائیں گی

● سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي يَعُولُ ثَلاَثَ بَنَاتٍ، أَوْ ثَلاَثَ أَخَوَاتٍ، فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ، إِلاَّ كُنَّ لَهُ سِتْراً مِنَ النَّارِ)).[1]

”میری اُمت میں سے جو بھی شخص اپنی تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرتا ہے اور ان کے ساتھ احسان کرتا ہے، تو وہ اس کے لیے (جہنم کی) آگ سے آڑ بن جائیں گی۔“

احسان کا مطلب اچھی تربیت اور اچھا سلوک ہے۔ اور آڑ بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا یہ عمل اس کو جہنم میں جانے سے بچالے گا اور اس کی نجات کا ذریعہ بن جائے گا۔

قرآن جنت کی راہ دِکھاتا ہے

● سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ، مَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ)).[2]

”قرآن سفارش کرنے والا ہے اور اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے، جو شخص اسے اپنا پیشوا بنالے گا اس کی یہ جنت کی طرف راہنمائی کرے گا اور جو اسے پسِ پُشت ڈال دے گا اسے یہ آگ میں کھینچ لے جائے گا۔“

پیشوا بنانے سے مراد یہ ہے کہ اپنے ذاتی، خانگی، معاشی اور معاشرتی معاملات میں

① سلسلة الأحاديث الصحيحة:402/7–صحيح الجامع للألباني:5372
② المعجم الكبير للطبراني:10450–صحيح ابن حبان:124

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنی تعلیمات سے راہنمائی لی جائے، ایسا کرنے والا جنت کی راہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔

صاحبِ قرآن کے لیے ڈھیروں انعامات

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! حَلِّهِ فَيُلْبَس تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ! زِدْهُ، فَيُلْبَس حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ! ارْضَ عَنْهُ، فَيَرْضٰى عَنْهُ، فَيُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَارْقَ، وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةٌ)).[1]

"روزِ قیامت قرآن آئے گا اور کہے گا: اے میرے رب! اسے (یعنی قرآن کے حافظ کو) پوشاک پہنایئے، تو اسے عزت و کرامت کا تاج پہنایا جائے گا، پھر قرآن کہے گا: اے میرے رب! اسے مزید عطا فرمایئے، تو اسے عزت و کرامت کی پوشاک پہنائی جائے گی، قرآن پھر کہے گا: اے میرے رب! اس سے راضی ہو جایئے، تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: (قرآن) پڑھتا چلا جا اور (جنت کے درجات پہ) چڑھتا چلا جا اور ہر آیت کے بدلے میں ایک نیکی کا اضافہ کر دیا جائے گا۔"

● سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا)).[2]

"صاحبِ قرآن سے (روزِ قیامت) کہا جائے گا: (قرآن) پڑھتا جا اور (جنّت کے درجات) چڑھتا جا، اور خُوب ٹھہر ٹھہر کے پڑھ جس طرح تُو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کے پڑھتا تھا، اور یقیناً تیری منزل وہی ہو گی جہاں تُو آخری آیت ختم کرے گا۔"

① سنن ترمذي، أبواب فضائل القرآن، باب ما جاء فيمن قرأ حرفا من القرآن ماله من الأجر، ح:2915

② سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب استحباب الترتيل في القراءة، ح:1464-سنن ترمذي، أبواب فضائل القرآن، باب ما جاء فيمن قرأ حرفا من القرآن ماله من الأجر، ح:2914

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

● سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ)).[1]

''قرآن میں مہارت رکھنے والا شخص اعمال لکھنے والے معزز اور برگزیدہ فرشتوں کے ساتھ ہو گا، اور جو اٹک اٹک کر قرآن پڑھتا ہے اور اس سے اُسے مشقّت اٹھانا پڑتی ہے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔''

ایک حرف کے بدلے دس نیکیاں

● سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لاَ أَقُولُ ﴿الم﴾ حَرْفٌ، وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلاَمٌ حَرْفٌ، وَمِيْمٌ حَرْفٌ)).[2]

''جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس نیکیوں کے مثل ہو گی، میں الم کو ایک حرف شمار نہیں کرتا بلکہ 'الف' ایک حرف ہے، 'لام' ایک حرف ہے اور 'میم' ایک حرف ہے۔''

موت آتے ہی جنت میں داخلہ

● سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ مَكْتُوْبَةٍ، لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلاَّ أَنْ يَمُوتَ)).[3]

① صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل الماهر في القرآن، والذي يتتعتع فيه، ح:798

② سنن ترمذي، أبواب فضائل القرآن، باب ما جاء فيمن قرأ حرفا من القرآن...، ح:2910

③ المعجم الاوسط للطبرانی:8068-سلسلة الاحاديث الصحيحة: 972

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جو ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے، اسے جنّت میں جانے سے سوائے موت کے اور کوئی چیز نہیں روک سکتی۔“

یعنی جو نہی اس کو موت آئے گی اسے اسی وقت جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

عرش کے نیچے پڑا ہوا خزانہ حاصل کیجیے

- سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُعْطِيتُ خَوَاتِمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ، وَلَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي)). [1]

”مجھے سورۃ البقرہ کی آخری آیات سے نوازا گیا ہے، جو عرش کے نیچے پڑے ہوئے خزانے میں سے ہیں، اور یہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔“

وہ فتنۂ دجال سے محفوظ رہے گا

- سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ)). [2]

”جس نے سورۃ الکہف کی پہلی دس آیات حفظ کر لیں اسے دجّال کے فتنے سے بچا لیا جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سورۃ الکہف کی آخری آیات۔“

ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک نُور ہی نُور

- سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَ

① مسند احمد: 21564

② صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل سورۃ الکهف، وآیة الکرسي، ح:809

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجُمُعَتَيْنِ)).[1]

”جو شخص جمعے کے دِن سورۃ الکہف کی تلاوت کرتا ہے، اسے دونوں جمعوں کے درمیانی عرصے میں نُور سے روشن کر دیا جاتا ہے۔“

یہ سورت عذابِ قبر نہیں ہونے دے گی

- سیدنا ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سُورَةُ ﴿تَبَارَكَ﴾ هِيَ الْمَانِعَةُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).[2]

”سورۃ الملک عذابِ قبر سے بچانے والی ہے۔“

جو شخص اس سورت کو یاد کر لے یا کثرت سے اس کی تلاوت کرتا ہو تو وہ عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔

یہ جنت میں لے جا کر ہی رہے گی

- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هِيَ إِلاَّ ثَلاَثُوْنَ آيَةً، خَاصَمَتْ عَنْ صَاحِبِهَا حَتّٰى أَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ، وَهِيَ ﴿تَبَارَكَ﴾)).[3]

”تیس آیات والی قرآن کی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کے حق میں تب تک جھگڑتی رہے گی جب تک کہ اسے جنّت میں داخل نہیں کر دیتی، اور وہ سورۃ الملک ہے۔“

ایک تہائی اور چوتھائی قرآن کی تلاوت کا ثواب

- سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ

---

① صحیح الترغیب والترهیب: 736

② سلسلة الأحاديث الصحيحة: 1140– المستدرك للحاكم: 2/498

③ المعجم الاوسط للطبرانی: 3654–صحيح الجامع للألبانی: 3644

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرآنِ))۔[1]

”سورۃ الاخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورۃ الکافرون ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔“

یعنی سورۃ اخلاص کو تین مرتبہ پڑھنے سے اور سورۃ الکافرون کو چار بار پڑھنے سے مکمل قرآن کی قرأت کا ثواب ملتا ہے۔

جنت میں محل پائیے!

● سیدنا معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ حَتّٰى يَخْتِمَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ، بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْراً فِي الْجَنَّةِ))۔[2]

”جس نے دس مرتبہ مکمل سورۃ اخلاص پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت میں محل بنا دیتا ہے۔“

یہ تجھے جنت میں لے جائے گی!

● سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی ہر نماز کی تمام رکعات میں سورۃ اخلاص پڑھتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس عمل کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتلایا کہ مجھے اس سورت کے ساتھ محبت ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الجَنَّةَ))۔[3]

”تمہاری اس سورت کے ساتھ محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔“

عذابِ الٰہی سے نجات کا سامان کیجیے

● سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة قل هو الله أحد، ح:811

② سلسلة الأحاديث الصحيحة:589

③ صحيح بخارى، كتاب الأذان، باب الجمع بين السورتين فى الركعة، ح: 775

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلاً قَطُّ أَنْجٰى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)).[1]

”آدمی ذِکرِ الٰہی سے بڑھ کر کبھی کوئی ایسا عمل نہیں کرتا کہ جو اسے اللہ کے عذاب سے نجات دِلانے والا ہو۔“

یعنی عذابِ الٰہی سے نجات دِلانے والا سب سے مضبوط تر عمل اللہ تعالیٰ کا ذِکر ہے، اور ذکرِ الٰہی کی بہترین صورت قرآنِ کریم کی تلاوت ہے۔ اس کے علاوہ تکبیر و تہلیل اور تسبیح و تحمید بھی ذِکر کی بہترین صورتیں ہیں۔ نیز مستند اور مسنون اذکار و اَدعیہ بھی وردِ زبان رکھی جائیں تو نجات کا سامان ہو سکتا ہے۔

سب سے عظیم درجے کا حامل شخص

- سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ دَرَجَةً؟ قَالَ: ((اَلذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ)).[2]

”پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے عظیم درجے پر کون فائز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرنے والے لوگ۔“

تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دِیا گیا!

- سیدنا سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِساً يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ فَيَقُومُونَ، حَتّٰى يُقَالَ لَهُمْ: قُومُوا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ، وَبُدِّلَتْ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ)).[3]

---

① مسند أحمد:22132

② شعب الإيمان للبيهقى:583

③ صحيح الجامع للألباني:5610–سلسلة الأحاديث الصحيحة:2210

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جو بھی لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، اس میں اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے ہیں، پھر جب وہ (مجلس سے) اُٹھنے لگتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہوں کو معاف فرما دیا ہے اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا گیا ہے۔“

ذکرِ الٰہی پر اس قدر عنایات ؟!

● سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)). [1]

”وہ دونوں (یعنی سیدنا ابوہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرنے کے لیے بیٹھتے ہیں فرشتے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، ان پر راحت و سکینت اترنے لگتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے ہاں موجود افراد (یعنی فرشتوں) کے پاس ان کا ذکر کرتا ہے۔“

چھوٹا سا عمل؛ سمندر کی جھاگ جتنے گناہ معاف

● سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ)). [2]

”جس نے ایک دِن میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ کہا، اس کے تمام گناہ ختم کر دیے جاتے ہیں، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔“

---

① صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والإستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ح:2700

② صحيح بخاري، كتاب الدعوات، باب فضل التسبيح، ح:6405-صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والإستغفار، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ح:2691

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میزان میں بھاری اور رب کو محبوب دو کلمے

● سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ)).[1]

"دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر (پڑھنے کے لحاظ سے) تو بہت ہلکے ہیں لیکن میزان میں (اجر وثواب کے اعتبار سے) بہت وزنی ہیں، اور وہ دونوں رحمان کے ہاں بہت ہی پسندیدہ کلمے ہیں: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ "اللہ تعالیٰ اپنی تعریف کے ساتھ بہت پاک ہے، اللہ تعالیٰ بہت پاک اور بہت عظمت والا ہے۔"

اپنے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگوائیے

● سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)).[2]

"جس نے سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ پڑھا، اس کے لیے جنّت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔"

چنانچہ جتنی زیادہ تعداد میں یہ کلمات پڑھے جائیں گے اتنے ہی زیادہ اس شخص کے لیے جنت میں کھجور کے درخت لگا دِیے جاتے ہیں۔ گویا ان کلمات کا کثرت کے ساتھ وِرد کرنا اپنے ہی لیے جنت میں کھجوروں کے باغات لگانے کا موجب ہے۔

---

① صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ونضع الموازين القسط ليوم القيامة، وأن أعمال بني آدم وقولهم يوزن، ح: 7563–صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والإستغفار، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ح:2694

② سنن ترمذي، أبواب الدعوات، باب ما جاء في فضل التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد، ح:3464

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بار پڑھنے سے جنت میں ایک درخت

● سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْساً فَقَالَ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا الَّذِي تَغْرِسُ؟)). قُلْتُ: غِرَاساً لِي، قَالَ: ((أَلاَ أَدُلُّكَ عَلٰى غِرَاسٍ خَيرٍ لَكَ مِنْ هٰذَا؟)). قَالَ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، يُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ)). [1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے (یعنی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے) پاس سے گزرے اور وہ درخت لگا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا لگا رہے ہو؟ میں نے کہا: اپنے لیے درخت لگا رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر درخت کا نہ بتلاؤں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! (ضرور بتلایئے)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمدُ لِلّٰهِ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ** اور **اَللّٰهُ أَكْبَرُ** پڑھا کر، (کیونکہ ان میں سے) ہر ایک کے بدلے میں تیرے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔"

یہ جنت کا خزانہ ہے!

● سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

((يَا أَبَا مُوسٰى، أَلاَ أَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الجَنَّةِ)) قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: ((لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)). [2]

"اے ابوموسیٰ! کیا میں تجھے جنت کے خزانے کا نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں

---

① سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب فضل التسبيح، ح:3807

② صحيح بخارى، كتاب الدعوات، باب قول: لا حول ولا قوة إلا بالله، ح:6952-صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب استحباب خفض الصوت بالذكر، ح: 2704

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں (ضرور بتلائیے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لاَحَوْلَ وَلاَقُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ (جنت کا خزانہ ہے)۔ ''

دس گناہ معاف، دس نیکیوں کا حصول اور دس غلام آزاد کرنے کا اجر

● سیدنا عمارہ بن شبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ: لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰى إِثْرِ الْمَغْرِبِ، بَعَثَ اللهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُصْبِحَ، وَكَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا عَشْرُ حسناتٍ مُوجِبَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوْبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ)).[1]

''جو شخص مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ کہے: لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے اور اس کے لیے تمام تعریفیں ہیں وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' اللہ تعالیٰ اس کے لیے لشکر بھیج دیتا ہے جو صبح تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اللہ اس کے لیے دس واجب کرنے والی (جنت کو) نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس سے دس ہلاک کرنے والی برائیوں کو مٹا دیتے ہیں اور اسے دس مومن گردنوں کو آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔''

اللہ اپنے بندے کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا!

● سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللهَ تَعَالٰى حَيِيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ

① سنن ترمذي، أبواب الدعوات، باب ما جاء في عقد التسبيح باليد، ح:3534

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَرُدَّهُمَا صَفْراً خَائِبَتَيْنِ)).[1]

''یقیناً اللہ تعالیٰ بہت حیاء اور عزت والا ہے، بندہ جب اللہ کے سامنے اپنے ہاتھ اُٹھاتا ہے تو وہ اس بات میں حیاء محسوس کرتا ہے کہ انہیں خالی و نامراد لوٹائے۔''

لہٰذا کسی بھی شخص کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نااُمید نہیں ہونا چاہیے، خواہ وہ کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو، بلکہ مغفرت کے حصول کی پُختہ اُمید رکھتے ہوئے باری تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ ضرور اُٹھائے، یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو نامراد نہیں لوٹائے گا۔

اللہ تو خود بخشش کے لیے بلاتا ہے!

- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ)).[2]

''رب تعالیٰ روزانہ رات کو آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور جس وقت رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو (اس وقت) فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اسے مغفرت سے نوازوں؟''

تین افراد کی دعاؤں کو رَد نہیں کیا جاتا

- سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلاَثُ دَعَوَاتٍ لَا تُرَدُّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ، وَدَعْوَةُ الصَّائِمِ، وَدَعْوَةُ

---

① سنن ترمذي، أبواب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله بعباده، ح:3556

② صحيح بخارى، كتاب الجمعة، باب الدعاء في الصلاة من آخر الليل، ح:1145–صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل، ح:758

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُسَافِرِ)). [1]

''تین دعائیں رَد نہیں کی جاتیں: باپ کی دُعا، روزے دار کی دُعا اور مسافر کی دُعا۔''

- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَرُدُّ اللّٰهُ دُعَاءَهُمْ: الذَّاكِرُ اللّٰهَ كَثِيْراً، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَالْإِمَامُ الْمُقْسِطُ)). [2]

''تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ جن کی دُعا اللہ تعالیٰ رَد نہیں فرماتا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذِکر کرنے والا، مظلوم اور انصاف کرنے والا حکمران۔''

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دعا قبول ہو!

- سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَرَادَ أَنْ تُسْتَجَابَ دَعْوَتُهُ، وَأَنْ تُكْشَفَ كُرْبَتُهُ، فَلْيُفَرِّجْ عَنْ مُعْسِرٍ)). [3]

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی دعا کو قبولیت سے نوازا جائے اور اس کی پریشانیاں ختم کر دی جائیں تو اسے تنگدست شخص کی مشکل اور پریشانی دُور کرنی چاہیے۔''

کسی کے لیے دعا کرنے پر فرشتہ آپ کو دعا دے گا

- سیدہ اُمِ کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((دَعْوَةُ الرَّجُلِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ وَمَلَكٌ عِنْدَ رَأْسِهِ يَقُوْلُ: آمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلِ ذَالِكَ)). [4]

''آدمی کی اپنے (مسلمان) بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے کی گئی دعا قبول کی

---

① صحيح الجامع للألباني:3032

② صحيح الجامع للألباني:3064-سلسلة الأحاديث الصحيحة:1211

③ مسند أحمد:4749

④ صحيح الجامع للألباني:3381

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے اور اس کے (یعنی دعا کرنے والے کے) سر پر فرشتہ کھڑا کہہ رہا ہوتا ہے: آمین اور اسی کے مثل تجھے بھی ملے۔“

اپنے مسلمان بھائی کے حق میں غائبانہ دعا کرنا گویا اپنے حق میں فرشتے کی دعائیں لینے کا باعث عمل ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص کسی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے دعا کرتا ہے تو اس سے نہ صرف وہ اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگ رہا ہوتا ہے بلکہ اپنے لیے فرشتے کی دعائیں بھی حاصل کر رہا ہوتا ہے، جو اس کی دعا پر آمین کہنے کے ساتھ ساتھ یہ دعا دے رہا ہوتا ہے کہ جو بھلائی تم اپنے مسلمان بھائی کے لیے مانگ رہے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اس سے بہرہ مند فرمائے۔

دعا کرے گا تو قبول ہوگی، مانگے گا تو عطا کیا جائے گا

- سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِى لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ، الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ)).[1]

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یہ کہتے سنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ ”اے اللہ! میں تجھ سے اس وجہ سے سوال کرتا ہوں کہ تُو یکتا ہے، بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنم دیا ہے اور نہ ہی اسے کسی نے جنم دیا ہے اور اس کا کوئی ہمسر بھی نہیں ہے۔“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے ایسے اسمِ اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ساتھ اُس سے مانگا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس کے ساتھ اُس سے دُعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔“

① سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب اسم الله الأعظم، ح:3857

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شخص کے لیے جنت کی بشارت ہے!

● سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((طُوبٰی لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهُ، وَوَسِعَهُ بَيْتُهُ، وَبَكٰى عَلٰى خَطِيئَتِهِ)).[1]

”اس شخص کے لیے (جنت کی) بشارت ہے جس نے اپنی زبان پر قابُو پا لیا، اس کا گھر اس کے لیے کشادہ رہا اور وہ اپنے گناہوں پر روتا رہا۔“

یہ کلمات پڑھنے سے بڑے بڑے گناہ معاف

● سیدنا زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ قَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لاَ إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ)).[2]

”جس شخص نے یہ پڑھا: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لاَ إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ”میں اس بہت عظمت والے اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔“ تو اسے بخش دیا جائے گا، اگرچہ وہ میدان جنگ سے ہی فرار ہوا ہو۔“

میدانِ جنگ سے فرار ہونا کبیرہ گناہ ہے، تو ان کلمات کو پڑھنے سے نہ صرف صغائر بلکہ کبائر بھی معاف ہو جاتے ہیں۔

ہر مومن مرد و عورت کے بدلے میں ایک نیکی!

● سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ

---

① صحيح الجامع للألباني: 3929

② سنن ترمذي، أبواب الدعوات، باب في دعاء الضيف، ح: 3577

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً))۔[1]

”جو شخص (تمام) مومن مردوں اور عورتوں کے لئے بخشش کی دعا کرتا ہے، اس کے لیے ہر مومن مرد وعورت کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔“

کس قدر مختصر عمل ہے اور اس کے صلے میں کتنا بڑا اجر وثواب ہے۔

ماں کے قدموں تلے جنت ہے!

● معاویہ بن جاھمہ سلمی بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ، فَقَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَالْزَمْهَا، فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا))۔[2]

”سیدنا جاھمہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہوں اور میں آپ سے (اس بارے میں) مشورہ لینے آیا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تمہاری ماں (زندہ) ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خوب خدمت کر، کیونکہ یقیناً اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔“

عمر میں اضافہ اور جنت کی بشارت

● سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوبٰى لَهُ، زَادَ اللّٰهُ فِي عُمْرِهِ))۔[3]

”جو شخص اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے اس کے لیے (جنت کی) بشارت ہے، اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرمائے۔“

---

① صحيح الجامع للألباني: 6026

② سنن نسائی، كتاب الجهاد، باب الرخصة في التخلف لمن له والدة، ح: 3104

③ المعجم الكبير للطبراني: 198/20

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کی خدمت کرنا، ان کا خیال رکھنا اور ان کے ساتھ نرم رویّہ اپنانا جنت کا بھی موجب ہے اور عمر میں اضافے کا بھی باعث ہے۔

جنت کے درمیانی دروازے کی حفاظت کیجیے!

● سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((اَلوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الجَنَّةِ، فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذَالِكَ البَابَ أَوْ احْفَظْهُ)).[1]

"والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے، لہٰذا چاہو تو اسے ضائع کر بیٹھو یا چاہو تو اس کی حفاظت کر لو۔"

یعنی اگر تم اپنے والد کی خدمت و فرمانبرداری کرو گے اور اس کے ساتھ اچھے رویّے سے پیش آؤ گے تو تم جنت کے درمیانی دروازے سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے، لیکن اگر تم اس کے برعکس رویّہ رکھو گے تو اس دروازے کو کھو بیٹھو گے، یعنی جنت میں داخل نہیں ہو پاؤ گے۔

جنت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ پائیے

● سیدنا سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا)). وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوَسْطٰى.[2]

"میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنّت میں اس طرح (ایک ساتھ اکٹھے) ہوں گے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا۔"

گویا جس طرح انگشتِ شہادت اور درمیان والی اُنگلی بالکل ساتھ ساتھ ہیں اسی طرح یتیم کی کفالت کرنے والا بھی جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل ساتھ ہو گا۔

---

① سنن ترمذی، أبواب البر والصلة، باب ما جاء من الفضل في رضا الوالدين، ح:1900
② صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب فضل من یعول یتیماً، ح:6005

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہد، روزے دار اور قیام کرنے والے کا اجر پائیں

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ، أَوْ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ)).[1]

”بیوہ اور مسکین (کی خدمت) کے لیے کوشاں شخص راہِ خدا میں جہاد کرنے والے یا رات کو قیام کرنے اور دِن کو روزہ رکھنے والے کے مانند ہے۔“

راہِ خدا میں جہاد کرنا اور دِن کو روزہ اور رات کو نوافل کی ادائیگی، دونوں ہی بہت عظیم عمل ہیں۔ کسی بیوہ اور مسکین کی خدمت کرنا ان دو عظیم اعمال کے برابر اجر و ثواب پانے کا باعث ہے۔

میں نے اس کو بخش دِیا!

● سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ، فَيَشْهَدُ لَهُ أَرْبَعَةُ أَهْلِ أَبْيَاتٍ مِنْ جِيرَتِهِ الأَدْنَيْنَ أَنَّهُمْ لا يَعْلَمُونَ إِلاَّ خَيْراً، إِلاَّ قَالَ اللهُ جَلَّ وَعَلَا: قَدْ قَبِلْتُ عِلْمَكُمْ فِيهِ، وَغَفَرْتُ لَهُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ)).[2]

”جو بھی مسلمان شخص فوت ہو اور اس کے چار قریبی ہمسائے گھر اس کی گواہی دے دیں کہ وہ (اس کی) اچھائی اور بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اس بارے میں تمہارا علم قبول کر لیا اور اس کے وہ گناہ بھی معاف فرما دیے جو تم نہیں جانتے تھے۔“

اہل علم نے اس بارے میں یہ شرط عائد کی ہے کہ گواہی دینے والے نیک لوگ ہوں

---

① صحيح بخاری، كتاب الأدب، باب الساعي على الأرملة، ح:6006-صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم، ح:2982

② صحيح ابن حبان:3015

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ فاسق و فاجر شخص اپنے ہی جیسے شخص کے حق میں گواہی دے گا۔ جبکہ نیک شخص اسی آدمی کے بارے میں گواہی دے گا جو اس کا اہل ہو گا۔

اس کا ہر عضو جہنم سے آزاد کر دِیا جاتا ہے

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً، أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِنْهَا إِرْبًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ)).[1]

"جس نے ایک مسلمان غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس (غلام) کے ہر عضو کے بدلے میں آزاد کرنے والے کا ہر عضو (جہنم کی) آگ سے آزاد فرما دے گا۔"

آج کل غلاموں والی صورت چونکہ پائی نہیں جاتی تو کسی بے گناہ قیدی کو جیل سے آزاد کرانا بھی اسی ضمن میں آئے گا، لہٰذا یہ اجر پانے کے لیے کسی ایسے قیدی کو آزاد کرا دیا جائے جو ناکردہ جرم میں پھنسا دیا گیا ہو اور سراسر بے گناہ ہو۔

میزانِ عمل میں اس سے بھاری کوئی عمل نہیں

● سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ)).[2]

"میزانِ عمل میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہے۔"

عظیم درجات اور عزت و شرف کی منازل پائیں

● سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَبْلُغُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ عَظِيمَ دَرَجَاتِ الْآخِرَةِ وَشَرَفَ

---

① صحيح مسلم، كتاب العتق، باب فضل العتق، ح:1509

② سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في حسن الخلق، ح:4799

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَنَازِلِ، وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْعِبَادَةِ، وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ بِسُوْءِ خُلُقِهِ أَسْفَلَ دَرْكٍ فِي جَهَنَّمَ)).[1]

"یقیناً اللہ تعالیٰ بندے کو اس کے حسنِ اخلاق کے باعث عظیم اُخروی درجات اور عزت و شرف کی منازل تک پہنچا دیتا ہے حالانکہ وہ عبادت میں کمزور ہوتا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ بندے کو اس کے برے اخلاق کے باعث جہنم میں نچلے گڑھے تک بھی پہنچا دیتا ہے۔"

گویا اگر عبادات میں کچھ کمی بھی رہ جائے تو اسے اللہ تعالیٰ حسنِ اخلاق کی وجہ سے معاف فرما دے گا لیکن اگر انسان کا اخلاق بُرا ہو اور اس کی بد اخلاقیوں سے لوگ بھی تنگ ہوں تو پھر خواہ کتنا بھی عبادت گزار ہو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ڈال دے گا، جیسا کہ نبی مکرم ﷺ کے پاس ایک عورت کا تذکرہ کیا گیا کہ فلاں عورت رات کو نوافل پڑھتی ہے اور دِن کو روزہ رکھتی ہے، لیکن زبان کی اتنی بُری ہے کہ اس کے ہمسائے بھی اس سے بہت تنگ ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جہنمی ہے۔ پھر آپ ﷺ سے دوسری عورت کا ذِکر کیا گیا کہ فلاں عورت صرف فرض نمازیں ہی پڑھتی ہے اور روزے بھی صرف رمضان کے ہی رکھتی ہے، یعنی نفل نمازیں اور نفل روزے نہیں رکھتی، البتہ زبان کی اتنی اچھی ہے کہ کسی کو تکلیف نہیں دیتی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جنتی عورت ہے۔ (المستدرک للحاکم: 7304)

جنت کے تمام حصوں میں ایک ایک گھر پائیں

- سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ يَتْرُكُ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ)).[2]

"میں اس شخص کے لیے جنّت کے ایک گوشے میں بنے گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو حق

---

① المعجم الكبير للطبراني: 754

② سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في حسن الخلق، ح:4800

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے، اور درمیانِ جنّت (میں قائم گھر) کا اس کے لیے ضامن ہوں جو مزاح میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور جنّت کے اعلیٰ درجے میں تعمیر گھر کی اسے ضمانت دیتا ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔"

اچھی گفتگو کیجیے، اللہ سے جنت لیجیے!

● سیدنا ہانی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ شَيْءٍ يُوْجِبُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ، وَبَذْلِ الطَّعَامِ)).[1]

"اے اللہ کے رسول! کونسا عمل جنت کو واجب کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی گفتگو کیا کرو اور (محتاج و مساکین کو) کھانا کھلایا کرو (تم پر جنت واجب ہو جائے گی)۔"

خود کو جہنم کی آگ سے بچایئے!

● سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ القِيَامَةِ)).[2]

"جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کا دفاع کیا، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کے چہرے سے جہنم کی آگ کو دُور کر دے گا۔"

عزت کا دفاع کرنے سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی ناجائز تذلیل کر رہا ہو، اس کو لوگوں کے سامنے بے عزت کر رہا ہو تو اس کو ایسا کرنے سے روکے۔ یا کوئی شخص کسی مسلمان کی عدم موجودگی میں دوسرے لوگوں کے پاس اس کی برائی بیان کرے تو اس کو بھی اس برے فعل سے روکے۔ اسی طرح اگر کوئی طاقتور کسی کمزور مسلمان کو مار پیٹ

---

① صحيح الجامع الصغير: 4049، المستدرك للحاكم: 61

② سنن ترمذى، أبواب البر والصلة، باب ما جاء في الذب عن عرض المسلم، ح: 1931

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا ہو تو وہاں کھڑے ہو کر تماشہ دیکھنے کی بہ جائے اس کو اس ظالم سے بچانا چاہیے۔ غرضیکہ ہر وہ صورت جس سے کسی مسلمان بھائی کی اہانت ہو رہی ہو اس میں اس کا دفاع کرنا جہنم سے خلاصی پانے کا ذریعہ ہے۔

تین کاموں سے اجتناب پر جنت ملے گی

● سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ فَارَقَ الرُّوحُ الجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ: الكِبْرِ وَالغُلُولِ وَالدَّيْنِ، دَخَلَ الجَنَّةَ)).[1]

''جس جسم سے رُوح اس حالت میں نکلی کہ وہ تین چیزوں (یعنی) تکبر، خیانت اور قرض سے بری تھی، تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔''

گویا جس شخص کی موت کے وقت یہ حالت ہو کہ نہ تو اس کے دِل میں کوئی تکبر اور بڑائی ہو، نہ کسی قسم کی خیانت ہو اور نہ ہی اس نے کسی کا قرض دینا ہو، تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

چالیس ہزار سال پہلے جنت میں داخلہ

● سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِيْنًا، وَأَمِتْنِي مِسْكِيْنًا، وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: ((إِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيْفاً، يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي الْمِسْكِينَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، يَا عَائِشَةُ أَحِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ، فَإِنَّ اللهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).[2]

---

① سنن ترمذی، أبواب السير، باب ما جاء في الغلول، ح: 1573

② سنن ترمذي، أبواب الزهد، باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم، ح:2352

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھا، مسکین فوت کرنا اور قیامت کے دن مساکین کی جماعت میں میرا حشر کرنا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیونکہ مساکین؛ مالداروں سے چالیس ہزار سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہ! تو مسکین کو خالی نہ لوٹایا کر؛ اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی دو۔ اے عائشہ! مساکین سے محبت کر اور انہیں قریب رکھ؛ یقیناً اللہ تعالیٰ (اس کے صلے میں) قیامت کے دن تجھے قریب کرے گا۔"

ان پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے

- سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ، فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلاَّ ظِلَّهُ، يَغْبِطُهُمْ بِمَكَانِهِمِ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ)).[1]

"اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر باہم محبت کرنے والے اس دِن عرش کے سائے میں ہوں گے جس دِن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، ان کے مقام و مرتبے پر انبیاء و شہداء بھی رشک کریں گے۔"

اس شخص پر جہنم کی آگ حرام ہے!

- سیدنا ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ)). قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: ((عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ)).[2]

"کیا میں تمہیں اس شخص کا نہ بتلاؤں جس پر (جہنم کی) آگ حرام ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں (ضرور بتلایئے)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر باوقار و

---

① صحیح ابن حبان:576

② صحیح ابن حبان:470

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنجیدہ، نرم مزاج، قربت رکھنے والے اور (لوگوں کے لیے) آسانی پیدا کرنے والے شخص پر۔"

سچ جنت کی راہ پر چلاتا ہے

● سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ، حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقاً، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ، حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّاباً)).[1]

"اپنے آپ پر سچ بولنا لازم کرلو؛ کیونکہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کی جستجو میں رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت سچا شخص لکھ دیا جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو جھوٹ سے بچائے رکھو؛ کیونکہ جھوٹ برائی گناہ کی راہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے، آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ ہی کی جستجو میں رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی جھوٹا شخص لکھ دیا جاتا ہے۔"

جو حُور پسند ہوگی وہی مل جائے گی

● سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى أَنْ يُنْفِذَهُ، دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُوْسِ

---

① صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب قول اللہ تعالی: ﴿یا أیها الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین﴾ وما ینهی عن الکذب، ح:6094-صحیح مسلم، کتاب البروالصلة، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله، ح:2607

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ)). 1

”جس نے اپنے غصے پر قابو پایا؛ حالانکہ وہ غصہ نکالنے پر قادر ہو اللہ تعالیٰ اسے تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا، یہاں تک کہ اسے اختیار دے گا جو بھی حُور چاہے لے لے۔“

اس کے بدلے تجھے جنت ملے گی!

- سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةُ)). 2

”میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیے جو مجھے جنت میں لے جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ مت کیا کر؛ تجھے جنت مل جائے گی۔“

دنیا میں بھلا کرو؛ اللہ آخرت میں صلہ دے گا

- سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). 3

”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے تنہا چھوڑتا ہے، اور جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگ جاتا ہے، اور جو کسی مسلمان کا دُکھ دُور کرتا ہے اللہ تعالیٰ

---

① سنن ترمذي، أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، ح:2493

② المعجم الأوسط للطبراني:2353-صحيح الجامع للألباني:7374

③ صحيح بخارى، كتاب المظالم، لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، ح:2442-صحيح مسلم، كتاب البروالصلة، باب تحريم الظلم، ح:2580

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزِ قیامت اس سے دُکھ دُور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کے گناہوں پر پردہ ڈالے گا۔"

● سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْداً فِي الدُّنْيَا إِلاَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).[1]

"جو بھی بندہ کسی دوسرے بندے (کے عیبوں) پر پردہ ڈالتا ہے؛ اللہ تعالیٰ قیامت کے دِن اس (کے گناہوں پر) پردہ ڈال دے گا۔"

چھے کاموں کی ضمانت دے کر جنت کی ضمانت لیں

● سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُكْفُلُوا لِي بِسِتٍّ أَكْفُلْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: إِذَا حَدَّثَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَكْذِبْ، وَإِذَا وَعَدَ فَلَا يُخْلِفْ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ فَلَا يَخُنْ، وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ)).[2]

"تم مجھے چھے اعمال کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دے دوں گا، (وہ چھے اعمال یہ ہیں) جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ کرے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے، اپنی نگاہیں جھکا کر رکھو، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (یعنی ان کا ناجائز استعمال نہ کرو) اور اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو (یعنی لوگوں کو تکلیف مت دو)۔"

سلامتی سے جنت میں داخل ہو جائیں!

● سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ،

---

① صحيح مسلم، كتاب البروالصلة، باب بشارة من ستر الله تعالى عيبه في الدنيا، بأن يستر عليه في الآخرة، ح:2590

② المعجم الكبير للطبراني:8018

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)).[1]

''اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، (ضرورت مندوں کو) کھانا کھلاؤ، رشتے داری کو ملاؤ، رات کو نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، (ان تمام اعمال کے صلے میں) تم جنّت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔''

دس، بیس اور تیس نیکیاں کمائیں

● سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: ((عَشَرَةٌ)) ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: ((عِشْرُوْنَ)) ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: ((ثَلَاثُوْنَ)).[2]

''ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دیا اور فرمایا: (اس نے) دس نیکیاں (حاصل کیں)۔ پھر دوسرا آیا اور اس نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دیا اور فرمایا: (اس نے) بیس نیکیاں (حاصل کیں)۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ کہا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بھی جواب دیا اور فرمایا: (اس نے) تیس نیکیاں (حاصل کیں)۔''

---

① سنن ترمذي، أبواب الأطعمة، باب ما جاء في فضل إطعام الطعام، ح: 1855-سنن ابن ماجه، كتاب الأطعمة، باب إطعام الطعام، ح: 3251

② سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب كيف السلام؟، ح: 5195-سنن ترمذي، أبواب الإستئذان، باب ما ذكر في فضل السلام، ح: 2689-الآداب للبيهقي: 214-عمل اليوم والليلة للنسائي: 118

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین لوگوں کے جنت میں داخلے کا ضامن اللہ ہے

● سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ إِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ، وَإِنْ مَاتَ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ، مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ، وَمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ)). 1

”تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ ان تمام کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے: (ایک) وہ شخص کہ اگر اس کی زندگی ہو تو اسے بہ قدرِ کفایت رزق ملتا رہے اور اگر اسے موت آجائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمادے، (دوسرا) وہ شخص جو اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہے؛ اس کا بھی اللہ تعالیٰ ضامن ہے اور (تیسرا) وہ شخص جو مسجد کی طرف روانہ ہو؛ اس کا بھی اللہ ضامن ہے اور جو راہِ خدا میں نکلتا ہے اس کا بھی اللہ تعالیٰ ضامن ہے۔“

سُوکھے پتوں کے مثل گناہ جھڑنے لگتے ہیں!

● سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا ذُنُوبُهُمَا، كَمَا تَتَحَاتُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ فِي يَوْمِ رِيحٍ عَاصِفٍ، وَإِلَّا غُفِرَ لَهُمَا، وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُهُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). 2

”بلاشبہ ایک مسلمان شخص جب اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اور (مصافحے کے لیے) اس کا ہاتھ پکڑتا ہے تو ان دونوں کے گناہ اس طرح جھڑنے لگتے ہیں جس طرح تیز ہوا میں خشک درخت کے پتے جھڑتے ہیں اور ان دونوں کو بخش دیا جاتا ہے، اگرچہ ان کے گناہ

---

① صحیح ابن حبان: 499

② المعجم الکبیر للطبرانی: 6150

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔“

جو شخص چاہتا ہو کہ اسے جنت مل جائے

● سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ مَا يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ)).[1]

”جو شخص یہ پسند کرے کہ اسے جہنم سے بچا لیا جائے اور جنّت کا داخلہ نصیب کر دیا جائے تو اسے اس حالت میں موت آنی چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو، اور وہ لوگوں کو بھی وہی کچھ دینا پسند کرتا ہو جو وہ اپنے لیے دیا جانا پسند کرتا ہے۔“

یعنی جو چیز اور جو کام وہ اپنے لیے پسند کرتا ہو؛ دوسروں کے لیے بھی اسی کا انتخاب کرے اور اسی کا مشورہ دے۔

دس سال کے اعتکاف کا ثواب اور جہنم سے بچاؤ

● سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ مَشٰى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنَ اعْتِكَافِ عَشْرِ سِنِينَ، وَمَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ، كُلُّ خَنْدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ)).[2]

”جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے چلتا ہے تو (اس کا یہ عمل) اس کے لیے دس سال کے اعتکاف سے بہتر ہے اور جو شخص رضائے الٰہی کے حصول کی جستجو میں ایک دِن کا اعتکاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں

---

① صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب الأمر بالوفاء ببيعة الخلفاء، الأول فالأول، ح:1844

② المعجم الأوسط للطبراني:7326

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنا دیتا ہے، ہر خندق دوسری خندق سے اُفق کے کنارے تک کی دُوری پر ہوتی ہے۔"

ادنیٰ سے عمل پر بھی جنت!

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ تُؤْذِي النَّاسَ)).[1]

"میں نے جنّت میں ایک آدمی ٹہلتا گھومتا دیکھا (جس نے یہ عمل کیا تھا کہ) سرِ راہ لگے ہوئے ایک ایسے درخت کو کاٹا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔"

جس میں یہ خصلتیں ہوں؛ وہ جنتی ہے!

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز استفسار) فرمایا:

((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَا، قَالَ: ((فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَا، قَالَ: ((فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَا، قَالَ: ((فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)).[2]

"آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ گویا ہوئے: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی میں یہ (خوبیاں) جمع ہوں وہ جنت میں

---

① صحیح مسلم، کتاب البروالصلة، باب بیان الشهداء، ح:1914

② صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب من جمع الصدقة وأعمال البر، ح:1028

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہو گا۔"

جنتی لوگوں کی پہچان

● سیدنا حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ. أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ)). [1]

"کیا میں تمہیں جنتی لوگوں کا نہ بتلاؤں؟ ہر کمزور اور تواضع اختیار کرنے والا شخص (جنتی ہے) اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم ڈال دے تو اللہ اس کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے۔ کیا میں تمہیں جہنمیوں کا نہ بتلاؤں؟ ہر اکھڑ مزاج، اکڑ کر چلنے والا اور متکبر شخص (جہنمی ہے)۔"

● سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْتَصِدٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ بِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ، وَفَقِيرٌ عَفِيفٌ مُتَصَدِّقٌ)). [2]

"جنّتی لوگ تین طرح کے ہوں گے: (پہلا) ایسا صاحبِ سلطنت شخص کہ جو میانہ رو ہو، صدقہ و خیرات کرنے والا ہو اور (بھلائی) کی توفیق سے نوازا گیا ہو، (دوسرا) وہ مہربان شخص جو ہر قرابت دار اور ہر مسلمان کے لیے نرم دِل ہو اور (تیسرا) وہ غریب شخص جو (لوگوں سے مانگنے) سے بچتا ہوا اور (حتی الوسعت) صدقہ و خیرات کرتا ہو۔"

مرض اور تکلیف کے بدلے بھی گناہ معاف

● سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① صحيح بخاری، كتاب الأدب، باب الكبر، ح:6071–صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، ح:2853

② صحيح مسلم، كتاب صفة الجنة، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، ح:2865

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى، مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ، إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَاتِهِ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)). [1]

"جس بھی مسلمان کو بیماری کی یا کوئی اور تکلیف ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اس طرح گراتا (یعنی ختم) کرتا ہے جس طرح درخت اپنے (سُوکھے) پتے گراتا ہے۔"

● سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا، إِلاَّ كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ)). [2]

"کسی مسلمان کو اگر کانٹا بھی چبھتا ہے یا اس سے بھی چھوٹی کوئی چیز اسے تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور ایک گناہ ختم کر دیا جاتا ہے۔"

● سیدہ ام العلاء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

عَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضَةٌ، فَقَالَ: ((أَبْشِرِي يَا أُمَّ الْعَلَاءِ، فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ خَطَايَاهُ، كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ)). [3]

"میں بیمار تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمِ علاء! خوش ہو جا، کیونکہ مسلمان کی بیماری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح آگ سونے اور چاندی کا میل کچیل ختم کر دیتی ہے۔"

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَيَبْتَلِي عَبْدَهُ بِالسَّقَمِ حَتَّى يُكَفِّرَ ذَالِكَ عَنْهُ كُلَّ

---

① صحيح بخارى، كتاب المرضى، باب وضع اليد على المريض، ح:5660-صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض، أو حزن، أو نحو ذلك، ح:2571

② صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض، أو حزن، أو نحو ذلك، ح:2572

③ سنن أبي داؤد، كتاب الجنائز، باب عيادة النساء، ح:3092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذَنْبٍ)).[1]

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماری کے ساتھ آزماتا ہے، یہاں تک کہ یہ (بیماری) اس کے ہر گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے۔“

جنت کے پھل چُننے والا عمل

● سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ أَتٰى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَائِداً، مَشٰى فِي خَرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسَ، فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ، فَإِنْ كَانَ غُدْوَةً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ)).[2]

”جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس عیادت کی غرض سے آتا ہے تو وہ مریض کے پاس آکر بیٹھ جانے تک جنت کے پھل چُنتا آتا ہے، پھر جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو اس پر رحمت سایہ فگن ہو جاتی ہے، اگر وہ صبح کے وقت عیادت کرے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کرے تو صبح تک ستّر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔“

تُو نے جنت میں گھر بنا لیا!

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَادَ مَرِيْضاً أَوْ زَارَ أَخاً لَهُ فِي اللهِ، نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً)).[3]

”جو شخص محض اللہ کی رضا کے لیے کسی مریض کی عیادت یا اپنے بھائی سے ملاقات

---

① المستدرك للحاكم: 1286

② سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ما جاء في ثواب من عاد مريضاً، ح: 1442

③ سنن ترمذي، أبواب البر والصلة، باب ما جاء في زيارة الإخوان، ح: 2008

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے تو آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے کہ خوش ہو جا؛ تیرا (اللہ کی رضا کے لیے جانا) اچھا ہے اور تو نے جنت میں گھر بنالیا۔"

جس کو بینائی نہ ملی، اسے جنت ملے گی

● سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ، عَوضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةِ)).[1]

"یقیناً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پیاری چیزوں (یعنی آنکھوں کی بینائی چھین لینے) کے ذریعے آزماتا ہوں تو ان کے عِوض میں اسے جنت دے دیتا ہوں۔"

بینائی بہت بڑی نعمت ہے۔ جسے یہ حاصل نہ ہو اس کے لیے ساری زندگی بے رنگ ہوتی ہے۔ یہ یقیناً بہت بڑی آزمائش ہے، اور جتنی بڑی آزمائش ہے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ نے اس کا اجر و ثواب رکھا ہوا ہے۔ باری تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو شخص اپنی اس محرومی کو فقط میری رضا مانتے ہوئے اور ثواب کے حصول کی نیّت سے صبر کا مظاہرہ کرتا ہے تو میں اسے جنت سے کم کوئی انعام نہیں دُوں گا۔

ستّر ہزار لوگ بغیر حساب جنت میں جائیں گے

● سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ)).[2]

① صحیح بخاری، کتاب المرضى، باب فضل من ذهب بصره، ح:5653

② صحیح بخاری، کتاب الطب، باب من اکتوی أو کوی غیره، وفضل من لم یکتو ح:5705-صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنة بغیر حساب ولا عذاب، ح:218

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”میری امت کے ستّر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ تو دَم جھاڑ کرواتے ہوں گے اور نہ فال لیتے ہوں گے، بلکہ اپنے پروردگار پر ہی توکل کرتے ہوں گے۔“

میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں!

- سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، وَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟))، فَقَالَ ثَوْبَانُ: أَنَا، فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا.[1]

”کون ہے جو مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگے گا، تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ تو ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ چنانچہ آپ کسی سے بھی کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔“

کثرت سے جنت مانگو، ضرور ملے گی!

- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَأَلَ الْجَنَّةَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ)).[2]

”جو شخص تین مرتبہ (اللہ تعالیٰ سے) جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اس کو جنت میں داخل کر دے۔ اور جو شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! اس کو جہنم سے بچا لے۔“

---

① سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب كراهية المسألة، ح: 1643 –مسند أحمد: 22374 – المعجم الكبير للطبراني: 1433

② سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة الجنة، ح: 4340 –مسند أحمد: 12170– صحيح ابن حبان: 1014

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت سے محرومی کے اعمال نہ کیجیے

- سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)).[1]

”رشتہ داری توڑنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔“

- سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((لَا يَدْخُلُ الجَنَّةَ قَتَّاتٌ)).[2]

”چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔“

- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)).[3]

”وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کی تکلیفوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔“

کس عمل میں نجات مضمر ہے؟

- سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَقِيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُلْتُ: مَا النَّجَاةُ؟ فَقَالَ: ((يَا عُقْبَةُ، امْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلٰى خَطِيئَتِكَ)).[4]

”ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو میں نے پوچھا: کس عمل میں نجات ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ! اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھ، تمہارا گھر تمہیں کھلی جگہ

---

① صحيح مسلم، كتاب كتاب البر والصلة، باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها، ح:2556

② صحيح بخاری، كتاب الأدب، باب ما يكره من النميمة، ح:6056 صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان غلظ تحريم النميمة، ح:105

③ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان تحريم إيذاء الجار، ح:46

④ سنن ترمذی، أبواب الزهد، باب ما جاء في حفظ اللسان، ح:2406

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے اور اپنے گناہوں پر رویا کر۔"

گناہ کی آسانی سے معافی

- سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنباً، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَينِ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِذَالِكَ الذَّنْبِ، إِلاَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)). [1]

"جو کوئی بھی بندہ گناہ کرتا ہے، پھر وہ وضوء کر کے دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی بخشش مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے۔"

اس کے لیے جنت کی بشارت ہے!

- سیدنا عبد اللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((طُوبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا)). [2]

"اس شخص کے لیے جنت کی بشارت ہے جو (قیامت کے روز) اپنے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پائے گا۔"

یعنی جو دنیا میں کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتا رہے گا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے۔ خود نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم دِن میں سو بار استغفار کیا کرتے تھے۔ باوجودیکہ آپ سیّد الانبیاء والمرسلین اور اللہ تعالیٰ کے محبوب پیغمبر ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت تھی تو پھر ہم ایسے گناہ گاروں کے لیے تو استغفار وردِ زبان رہنا چاہیے۔

استغفار کے جہاں بہت سے اُخروی فوائد ہیں وہاں حدیثِ مبارکہ میں تین اہم دُنیوی فوائد بھی بیان ہوئے ہیں۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَمِنْ كُلِّ

---

① صحیح ابن حبان: 623

② سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب الإستغفار، ح: 3818

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ)) ”جو شخص استغفار کی پابندی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر غم سے نجات دیتا ہے، اس کے لیے ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔“ (سنن أبي داود: 1518، سنن ابن ماجہ: 3819) یہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے لیکن استغفار کے مذکورہ فوائد قرآن کی ان آیات سے بھی ثابت ہوتے ہیں، جن میں حضرت نوح علیہ السلام کی اپنی قوم کو یہ نصیحت بیان کی گئی ہے کہ: ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَكُمْ أَنْهَارًا﴾ ”اپنے رب سے استغفار کرو، یقیناً وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ (اس کے صلے میں) تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا، تمہیں مال و اولاد میں ترقی دے گا، تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔“

توبہ کا دروازہ تب تک کھلا رہتا ہے۔۔۔!

- سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ العَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ)).[1]

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ تب تک قبول فرماتا ہے جب تک نزع کا عالم طاری نہ ہو۔“

- سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ؛ سَبْعَةٌ مُغْلَقَةٌ، وَبَابٌ مَفْتُوحٌ لِلتَّوْبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ)).[2]

”جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سات دروازے بند ہیں اور ایک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اور یہ تب تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہو جائے گا۔“

---

① سنن ترمذي، أبواب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله بعباده، ح:3537-سنن ابن ماجه، كتاب الزهد, باب ذكر التوبة، ح:4253

② المعجم الكبير للطبراني:10479

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مہلت سے فائدہ اٹھایئے!

● سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ صَاحِبَ الشِّمَالِ لَيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِئِ - أَوِ الْمُسِيءِ -، فَإِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللهَ مِنْهَا أَلْقَاهَا، وَإِلاَّ كُتِبَتْ وَاحِدَةً)).[1]

"یقیناً (انسان کا نامۂ اعمال لکھنے والا) بایاں فرشتہ گناہ کرنے والے مسلمان بندے کا گناہ لکھنے کے لئے چھے بار قلم اٹھاتا ہے، پھر اگر وہ (بندہ اپنے گناہ پر) شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے استغفار کر لیتا ہے تو فرشتہ قلم رکھ دیتا ہے (یعنی اس کا گناہ نہیں لکھتا) اور اگر وہ استغفار نہیں کرتا تو ایک گناہ لکھ دیا جاتا ہے۔"

یعنی گناہ گار کو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کی اس قدر مہلت دی جاتی ہے کہ فرشتہ اس کا گناہ لکھنے کے لیے چھے بار قلم اٹھاتا ہے اور ہر بار لکھنے سے ہاتھ کھینچ لیتا ہے کہ شاید اب ہی یہ توبہ کر لے، اتنی وسیع مہلت میں اگر بندے کو احساس ہو جائے اور اس کے دل میں اللہ کا ڈر پیدا ہو جائے اور وہ معافی مانگ لے تو اس کو بارگاہِ خداوندی سے پروانۂ مغفرت جاری کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر اس کی بد بختی اس پر غالب آ جائے اور اس قدر مہلت ملنے کے بعد بھی اس کو معافی کی توفیق نہ ہو تو تب اس کا صرف ایک گناہ لکھ دیا جاتا ہے۔ رحمتِ الٰہی کا یہ بے مثال مظہر ہے کہ اگر بندۂ مسلم نیکی کرتا ہے تو اس کی نیکی تو دس گُنا تک، بلکہ اللہ کی مشیئت ہو تو اس سے بھی بڑھا چڑھا کر لکھا جاتا ہے لیکن اگر اس سے کوئی برائی سرزد ہو جاتی ہے تو اس کا صرف ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے اور وہ بھی تب کہ جب بندہ معافی مانگنے کی وسیع تر مہلت ملنے کے بعد بھی معافی نہ مانگے۔

جسے کلمہ نصیب ہو گیا؛ وہ جنتی ہے!

● سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] صحيح الجامع للألباني: 2097- سلسلة الأحاديث الصحيحة: 1209

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ كَانَ آخِرُ كَلاَمِهِ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ)). [1]

”جس شخص کی آخری کلام لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ ہو گی؛ وہ جنت میں جائے گا۔“

موت کے وقت کلمہ نصیب ہو جانا اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے اور یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے اور اسے اپنی جنت کا مہمان بنانا چاہتا ہے، اسی لیے آخری وقت میں اسے اپنی توحید کے اقرار کی توفیق دے دی ہے۔ موت کے وقت کلمہ اللہ تعالیٰ کے انہی برگزیدہ بندوں کو نصیب ہوتا ہے جنھوں نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی قدر کرتے ہوئے اور اس سے شرم کرتے ہوئے گزاری ہو، لیکن جس نے اپنی تمام تر زندگی اللہ کی معصیت میں اور اس سے بغاوت کرتے ہوئے بسر کر دی ہو، اسے باوجود تلقین کے بھی کلمہ نصیب نہیں ہوتا۔ بلکہ اسے اس وقت یہ نامانوس سا کلمہ لگتا ہے، وہ یا تو متذبذب سی کیفیت میں مبتلا ہو جاتا ہے یا پھر کوشش کے باوجود بھی زبان تک کو ہلا نہیں پاتا۔ اس کے پس منظر میں اس کی زندگی کے وہ تمام حقائق ہیں جن کے باعث وہ اس انجام سے دوچار ہو رہا ہوتا ہے۔ یہ حقیقت ہے اور ایسا بہت بار سننے اور دیکھنے میں بھی آیا ہے کہ قریب المرگ شخص کے پاس بیٹھے لوگ اس کے پاس قرآن کی تلاوت کر رہے ہوتے ہیں، کلمہ پڑھ رہے ہوتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر یہ بھی پڑھے، بلکہ بعض تو اسے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ کلمہ پڑھ لو، لیکن اس وقت اس سعادت سے صرف وہی بہرہ مند ہوتا ہے جس نے اپنی زندگی اللہ و رسول کے تابع رہ کر گزاری ہو، لیکن جو شخص اس کے برعکس رہا ہو، وہ پھر حسرت و افسوس کی تصویر بنا ہوتا ہے!! فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ.

❁ ❁ ❁

---

[1] سنن أبی داؤد، كتاب الجنائز، باب في التلقين، ح:3116

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُسنِ خاتمہ! عظیم دولت

انسان کا بدن مٹی سے بنا ہے اور مٹی میں ہی مل جائے گا۔ قبر میں جا کر خوبصورت آنکھیں جنہیں سُرمے اور کاجل سے سنوارا جاتا ہے اور یہ بال اور رُخسار، جنہیں انسان خوبصورت بنانے کی تگ و دو میں لگا رہتا ہے اور یہ پیٹ کہ جس کی بھوک مٹانے کے لیے طرح طرح کے جتن کیے جاتے ہیں اور انسان حلال و حرام کی تمیز بھی بھلا دیتا ہے، یہی آنکھیں پھُوٹیں گی اور ان کا پانی چہرے کے رُخساروں پر بہہ پڑے گا، بال خود بہ خود گل کر ٹوٹ گریں گے، پیٹ بدبودار ہو کر پھٹ جائے گا، قبر کے کیڑے مکوڑے اس مٹی کے بدن کو اپنی غزا بنالیں گے، یہ وہ حالات ہیں جسے انسان دنیا میں بالکل فراموش کیے رکھتا ہے، حالانکہ دنیا سے جانے کے بعد پہلے ہی مرحلے پر، یعنی قبر میں انسان کو ان سے واسطہ پڑتا ہے۔

اسی جانب متوجہ کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''قبر روزانہ یہ اعلان کرتی ہے کہ اے اولادِ آدم! تو مجھے کیسے بھول گیا؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں تنہائی کا گھر ہوں، میرا مقام وحشت ناک ہے، اور میں کیڑوں مکوڑوں کی جگہ ہوں؟ میں تنگ جگہ ہوں، البتہ اس شخص کے لیے نہیں جس پر اللہ تعالیٰ مجھے وسیع کر دے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قبر یا تو جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے، یا جنت کی پھلواریوں میں سے ایک پھلواری ہے۔''[1]

یعنی جس شخص نے اپنی زندگی اللہ کی تابع فرمانی اور رسول اللہ ﷺ کی فرماں برداری میں گزاری اس کے لیے قبر جنت کا باغیچہ بن جائے گی لیکن جس نے ساری زندگی اللہ و رسول سے بغاوت کرتے ہوئے گزار دی اس کے لیے قبر جہنم کے گڑھے کی صورت اختیار کر لے گی۔ البتہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی قدر کرتا ہے جو اس کی قدر کرتے ہیں۔ جو اپنی زندگی کو اللہ کا امتحان سمجھ کر اسی کی منشا کے مطابق گزارتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اعزاز میں اپنی بے مثال

---

① مجمع الزوائد: 46/3

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدرت کا اس طرح بھی اظہار فرماتا ہے کہ ان نیک بندوں کے لیے قبر کی تمام تر مشکلات ٹال دیتا ہے اور انہیں ایسی راحت و اطمینان پہنچاتا ہے کہ وہ دُلہن کی طرح نہایت سکون سے قبر میں سو رہتا ہے۔ لٰہذا یہ اعزاز پانے کے لیے ضروری ہے کہ اپنی زندگی کو اللہ کے نام کر دیا جائے اور یہاں کچھ اعمال کر لیے جائیں جو آگے فائدہ دے سکیں۔ کیونکہ قبر میں صرف انسان کا عمل جائے گا، دُنیوی عہدہ و منصب اور مال و متاع قبر کی زندگی میں کام نہیں آ سکے گا۔ اگر انسان کے پاس ایمان اور عملِ صالح کی دولت ہوئی تو سفر آخرت کے ہر موڑ پر، خواہ وہ قبر کا معاملہ ہو یا بعد کا، آرام ہی آرام ہو گا، لیکن اگر وہ ایمان اور عمل صالح کے سرمائے سے تہی دامن ہوا تو پھر محرومی ہی محرومی ہے۔ اسی لیے نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

((اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ)) [1]

"عقلمند آدمی وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور مرنے کے بعد والی زندگی کے لیے عمل کرتا رہے۔"

واقعی دانشمندی کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا کی محدود اور عارضی زندگی میں جی لگانے کے بہ جائے آخرت کی دائمی زندگی کو سنوارنے پر محنت کی جائے اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کیے جائیں، کیونکہ ایک یہی چیز ہے جو اس دنیا سے انسان کے ساتھ جاتی ہے، باقی سب کچھ تو یہیں رہ جاتا ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ: يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ)) [2]

"تین چیزیں (قبرستان تک) میت کے پیچھے جاتی ہیں، دو تو واپس آ جاتی ہیں لیکن ایک اس کے ساتھ باقی رہتی ہے (یعنی اس کے ساتھ ہی جاتی ہے): اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کا عمل اس کے پیچھے جاتے ہیں، پھر اس کے گھر والے اور اس کا مال واپس آ جاتے ہیں

---

① سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والإستعداد، ح: 4260

② صحيح بخاري، كتاب الرقاق، باب سكرات الموت، ح: 6514-صحيح مسلم، كتاب الزهد وارقائق، ح: 2960

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس کا عمل (اس کے ساتھ ہی) رہ جاتا ہے۔‘‘

کوئی کتنا ہی قریبی عزیز کیوں نہ ہو، اسے قبرستان میں چاروناچار چھوڑ کر آنا پڑتا ہے، اسی طرح مال بھی ساتھ نہیں جاتا بلکہ انسان کی آنکھیں بند ہوتے ہی وہ مال خود بہ خود وارث کی ملکیت میں چلا جاتا ہے۔ مگر ایک چیز ہے جو کام آسکتی ہے، اور وہ ہے انسان کا عمل! یہ ایسا پکا اور وفادار دوست ہے کہ جو دنیا میں بھی ساتھ رہتا ہے، قبر میں بھی ساتھ ہی جاتا ہے اور روزِ قیامت بھی اپنی وفاداری خوب نبھائے گا اور اپنے عامل کو اس کے اصل ٹھکانے تک پہنچا کر دَم لے گا، اگر وہ وہ عمل نیک ہوا تو اسے جنت میں لے جائے گا لیکن اگر وہ برا ہوا تو جہنم میں جا پھینکے گا۔ لہٰذا ابھی سے غفلت کی چادر اتار پھینکیے اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے مابعد الموت زندگی کی تیاری شروع کر دیجیے۔ ابھی سے اچھے عمل کے ساتھ دوستی کر لیجیے تاکہ یہ جنت تک ہمارا ساتھ نبھائے۔

جس شخص کو ایمانِ کامل اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ دنیا سے رحلت نصیب ہو جائے تو یہ ایسی عظیم دولت ہے کہ جس کے مقابلے میں کائنات کی ہر دولت ہیچ ہے۔ اس لیے ان تمام اسباب کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے جو حسنِ خاتمہ کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ نفع بخش اور مفید چیز اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔ پانچ وقت اس کے سامنے جبینِ نیاز کو جھکایا جائے۔ فرائض کی بجاآوری میں ذرہ بھر کوتاہی نہ کی جائے۔ جملہ امور و معاملات میں اتباعِ خداوندی کو ملحوظ رکھا جائے۔ تمام گوشہ ہائے زندگی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کو نافذ کیا جائے۔ نوافل و اذکار کے ذریعے رب تعالیٰ کے قریب تر ہونے کی کوشش کی جائے۔ کیونکہ بندہ جب جب اللہ کو یاد کرتا ہے تب تب اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر اس کی جانب آتا ہے اور اس سے بہتر اسے جواب دیتا ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ سے جتنا زیادہ تعلق رکھے گا؛ اسی قدر اسے اپنے قریب پائے گا، جیسا کہ نبی مکرم ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ نصیحت فرمائی تھی کہ:

((اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ)) [1]

① سنن ترمذي، أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، ح: 2516

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ؛ وہ تجھے یاد رکھے گا، اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ؛ تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔“

جب انسان اللہ تعالیٰ سے لَو لگا لیتا ہے تو اس کی نہ صرف دنیوی مشکلات آسان ہوتی چلی جاتی ہیں بلکہ اس کا خاتمہ بھی نیک ہوتا ہے۔ اسے دنیا میں معاشی، معاشرتی یا خاندانی، کوئی بھی پریشانی آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے اس مصیبت و پریشانی سے نجات پانے کی اس طرح راہیں کھولتا ہے کہ عقلِ انسانی محوِ حیرت رہ جاتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس کی اُخروی زندگی بھی سنور جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنا برگزیدہ بندہ بنالیتا ہے اور آخری وقت تک اسے اپنی اطاعت کا شیدا بنائے رکھتا ہے۔ اس کا خاتمہ نیک کر دیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید پر قائم رہتے ہوئے، اس کی بندگی کو بجالاتے ہوئے اور نیک اعمال کرتے ہوئے اس جہانِ فانی سے رُخصت ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ حسنِ خاتمہ سے مراد مرنے والے کی محض ظاہری حالت نہیں ہے، کیونکہ بسا اوقات ایسے ہوتا ہے کہ بڑے سے بڑا صالح اور بزرگ شخص بہت خطرناک موت سے دوچار ہو جاتا ہے اور کبھی یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک بد عمل شخص بڑی آسانی سے رحلت کر جاتا ہے۔ بلکہ حسنِ خاتمہ کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کامل ایمان کے ساتھ، اچھے اعمال کرتے ہوئے، عذابِ الٰہی کا خوف دِل میں جاگزیں کیے ہوئے اور رحمتِ خداوندی کی اُمید رکھتے ہوئے بارگاہِ ایزدی میں پہنچے۔ ان حالات کے ساتھ ظاہری طور پر اسے کتنی ہی تکلیفیں کیوں نہ پہنچیں؛ کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ اور اگر مذکورہ صفات انسان میں معدوم ہوں تو پھر محض آسانی کی موت سے آخرت میں کچھ فائدہ حاصل نہ ہو گا۔

اسی بارے میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیثِ مبارکہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْراً عَسَلَهُ قَبْلَ مَوْتِهِ)). [1]

”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کی موت سے پہلے

① صحیح ابن حبان: 344

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے محبوب بنالیتا ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! موت سے پہلے محبوب بنانے کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ)). ''اس کی موت سے پہلے اسے نیک عمل کی توفیق دے دیتا ہے، یہاں تک کہ اس سے راضی ہو جاتا ہے۔''

یعنی اللہ تعالیٰ جس بندے سے محبت رکھتا ہے اس کی آخرت سنوارنے کے لیے اور اپنی جنتوں کا مہمان بنانے کے لیے اسے نیک اعمال کرنے کی توفیق بخش دیتا ہے۔ یاد رہے کہ توفیق بھی اسی وقت ملتی ہے جب بندہ خود ایسا بننے کی کوشش کرے۔ اُخروی زندگی کو دنیوی زندگی پر ترجیح دے اور دنیا میں آنے کا واحد مقصد، یعنی اللہ تعالیٰ کی بندگی کو فراموش نہ کرے، بلکہ ہر دم اسی کو احسن سے احسن انداز میں بجالانے کے لیے فکر مند رہے۔ جب بندہ خود اس کی سعی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کا مددگار بن جاتا ہے اور اسے نیک راہ پر ایسا چلاتا ہے کہ دنیا میں ہی اس سے راضی و خوش ہو جاتا ہے۔ پھر ایسے بندے کا اللہ تعالیٰ کی جنتوں کا مہمان بننے کے لیے صرف موت کی رکاوٹ رہ جاتی ہے۔ اِدھر وہ اس دنیا سے منہ موڑتا ہے اور اُدھر رب تعالیٰ کی طرف سے اس کو یہ صدا الگ جاتی ہے کہ:

﴿يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ، ارْجِعِي إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً، فَادْخُلِي فِي عِبَادِي، وَادْخُلِي جَنَّتِي﴾

''اے نفسِ مطمئن! تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل، اس طرح کہ تو اس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے خوش ہے۔ تو میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں چلی جا۔''

❁ ❁ ❁

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جنت...... اللہ کے محبوب بندوں کا آخری مقام...... اطاعت گزاروں کے لیے رب تعالیٰ کا عظیم انعام...... جنت اور اس کی لازوال نعمتیں ایسی چیز ہیں کہ جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ ہی کسی دِل میں ان کا تصور آ سکتا ہے......

جنت کا حصول بہت آسان ہے!...... یہ ہر اس شخص کو مل سکتی ہے جو صدقِ نیت سے اس کے حصول کے لیے کوشش کرے...... اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے بندوں کے لیے ہی بنایا ہے...... اور یقیناً اس نے اپنے بندوں کو ہی عطا کرنی ہے...... لیکن ضرورت صرف اس اَمر کی ہے کہ ہمیں کماحقہٗ اس کا 'بندہ' بننا پڑے گا...... صرف اتنی سی زحمت ہمیں جنت کا مہمان بنا سکتی ہے......!!

اس کتاب میں صحیح اور مستند احادیث سے ماخوذ ایسے ہی اعمال کو جمع کیا گیا ہے کہ جو قاریٔ کتاب کو راہِ جنت پر گامزن کر سکتے ہیں...... یہ اعمال مختصر بھی ہیں اور بیش بہا اجر وثواب کے موجب بھی...... ان چھوٹے چھوٹے اعمال سے اللہ تعالیٰ کے اتنے بڑے بڑے انعامات حاصل ہو سکتے ہیں کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت اور بے حساب مغفرت دیکھ کر ورطہ حیرت میں ڈوب جاتا ہے...... اور اسے یقین ہو جاتا ہے کہ...... دیر تو بس ہماری طرف سے ہے...... ورنہ......

جنت تو ہمیں خود بُلا رہی ہے......!

J-22

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

E-Mail: nomania2000@hotmail.com

Noon Printers 0321-4167895, 4503606